مُسلسل اِشاعت کے 60 سال

عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت کا ترجمان

ماہنامہ لولاک ملتان

Email: khatmenubuwwat@ymail.com

شمارہ : ۷ — جولائی 2023ء

جلد: ۲۷ — ذوالحج ۱۴۴۴ھ

Email: khatmenubuwwat@ymail.com

مولانا! کی استقامت کو سلام

قربانی ... جذبۂ فدائیت کا عدیم المثال نمونہ

تحفظِ ختمِ نبوت کانفرنس جلال پور پیروالا ضلع ملتان

آہ! مولانا محمد ریاض خان سواتی گوجرانوالہ

قادیانیوں کی قانونی و دینی حیثیت

منیٰ کا ایک خوبصورت منظر

www.khatm-e-nubuwwat.com, www.lolaak.clickhere2.net, www.laulak.info

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان
ماہنامہ
لولاک
ملتان

شمارہ: ۷ جلد: ۲۷

بیاد

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام مولانا لال حسین اخترؒ
حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
خواجہ خواجگان حضرت مولانا خان محمد صاحبؒ
حضرت مولانا عبدالرحمن میانویؒ
فاتح قادیان حضرت مولانا محمد حیاتؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہؒ
حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ
حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ
پیر طریقت حضرت مولانا شاہ نفیس الحسینیؒ
حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ
حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندرؒ
حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خانؒ
حضرت مولانا محمد شریف بہاولپوریؒ
حضرت مولانا سعید احمد صاحب جلالپوری شہیدؒ
صاحبزادہ طارق محمودؒ
مولانا محمد اکرم طوفانیؒ

مجلس منتظمہ

مولانا غلام رسول دینپوری	مولانا محمد اسماعیل شجاعبادی
علامہ احمد میاں حمادی	مولانا فقیر اللہ اختر
مولانا مفتی حفیظ الرحمن	مولانا محمد طیب فاروقی
مولانا قاضی احسان احمد	مولانا محمد اسحاق ساقی
مولانا مفتی محمد راشد مدنی	مولانا محمد وسیم اسلم
مولانا محمد حسین ناصر	چوہدری محمد اقبال
مولانا محمد قاسم رحمانی	مولانا عبدالرزاق
مولانا عبدالرشید غازی	مولانا محمد اویس

بانی: مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ
زیر سرپرستی: حضرت مولانا حافظ محمد ناصر الدین خاکوانی صاحب
زیر سرپرستی: حضرت مولانا سید سلیمان یوسف بنوری صاحب
نگران اعلیٰ: حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری
نگران: حضرت مولانا اللہ وسایا
چیف ایڈیٹر: حضرت مولانا عزیز احمد
حضرت مولانا مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی
ایڈیٹر: صاحبزادہ حافظ مبشر محمود
مرتب: مولانا عزیز الرحمن ثانی
کمپوزنگ: یوسف ہارون

ناشر: عزیز احمد مطبع: تشکیل نو پرنٹرز ملتان
مقام اشاعت: جامع مسجد ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

رابطہ: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ
حضوری باغ روڈ، ملتان فون: 0333-8827001, 061-4783486

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

کلمۃ الیوم

مولانا! کی استقامت کو سلام	مولانا اللہ وسایا	03

مقالات و مضامین

پرانے چراغ گل کردو (منظوم)	آغا شورش کاشمیری رحمۃ اللہ علیہ	06
شمائل نبوی ﷺ	مولانا شاہد ندیم	07
سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور دفاع ختم نبوت	مولانا اللہ وسایا	10
قربانی...... جذبہ فدائیت کا عدیم المثال نمونہ	مولانا محمد طیب کراچی	15
ادعیّہ مسنونہ	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی	18
انتخاب لاجواب	حافظ محمد انس	19
مناظرۃ الہند الکبریٰ یعنی ہندوستان کا عظیم مناظرہ (قسط:18)	مولانا رحمت اللہ کیرانوی/مولانا غلام رسول	21
حضرت مولانا مفتی رضاء الحق مفتی اعظم جنوبی افریقہ کا خطاب	مولانا محمد طیب صوابی	26

شخصیات

مولانا سید انور شاہ دیپال پوری کا وصال	مولانا اللہ وسایا	30
آہ! مولانا محمد ریاض خان سواتی گوجرانوالہ	// //	31
آہ! مجاہد ختم نبوت...... حضرت مولانا محمد رفیق جلال پور پیروالا	مولانا محمد وسیم اسلم	33

ردقادیانیت

قادیانیوں کی قانونی و دینی حیثیت	جناب رفیق گوریجہ ملتان	35
محاسبہ قادیانیت جلد ۲۸ کا دیباچہ	مولانا اللہ وسایا	39
قادیانیوں سے چند سوالات	مولانا عتیق الرحمٰن	45
تحفظ ختم نبوت کانفرنس جلال پور پیروالا ضلع ملتان	مولانا محمد وسیم اسلم	47

متفرقات

تبصرۂ کتب	مولانا اللہ وسایا	49
جماعتی سرگرمیاں	ادارہ	51
ضروری اعلان	مولانا اللہ وسایا	56

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

کلمۃ الیوم

مولانا! کی استقامت کو سلام

ہمارے اصل حکمران از قسم باجوہ، نیلہ دولہا کے فیض درجت کی دریافت نے ہمارے ملک کو جناب عمران خان نیازی (خرقہ خیل قبیلہ میانوالی) کے معروف کرکٹ کپتان جیسا وزیراعظم مہیا کیا۔ جناب حکیم محمد سعید کراچی، جناب ڈاکٹر اسرار احمد اور حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب تینوں حضرات نے قرار دیا کہ عمران خان امریکی مفادات کے تحفظ کے لئے یہودی لابی کے کارپرداز ہیں۔ یہ پاکستان کے مفادات کی بجائے اپنے آقاؤں کے ان ایجنڈوں پر کام کریں گے۔ (۱) اسرائیل کو تسلیم کرانا (۲) پاکستان کے اسلامی تشخص کو برباد کر کے مادر پدر آزاد نوجوان نسل کی تیاری و تشکیل (۳) پاکستان کے آئین سے اسلامی شقوں بالخصوص قادیانیت سے متعلق ترامیم کو کالعدم یا بے اثر قرار دینا۔ اس مشن کی تکمیل کے لئے ان کو لایا گیا ہے۔

جناب حکیم صاحب اور ڈاکٹر اسرار احمد تو اس حادثہ کو برداشت نہ کر سکے اور اللہ رب العزت کے حضور چل دیئے۔ مگر روز اول سے آج تک جس جرأت و استقلال، استقامت و ثابت قدمی کے ساتھ حضرت مولانا فضل الرحمٰن مدظلہم اپنے موقف پر قائم اور پہاڑ کی طرح ڈٹے ہوئے ہیں ان کی استقامت تاریخ کا سنہری باب ہے۔ ہمارے بعض علماء ریاست مدینہ کے پرفریب نعرہ پر فدائے عمران ہو گئے اور بعض نے تو اتنا سفر طے کر لیا کہ ان کے لئے اب واپسی ہزار پشیمانیوں کا باعث ہے۔ عدت گزارنے کا انتظار نہ کرنے والوں کا یہی انجام ہوتا ہے۔ چرا کارے کند عاقل کہ باز آید۔

گیلانی خاندان ملتان کا پرانا سیاسی خاندان ہے۔ جن کی سیاسی حس اتنی تیز ہے کہ ہوا کا رخ دیکھ کر وہ پیشگی اپنا قبلہ رخ بیت الارباب کی طرف کر لیتے ہیں اور اس امر میں وہ ید طولیٰ رکھتے ہیں۔ اس خاندان کے ایک نامور سیاسی رہنما جناب ...... کے ملنے والے ایک رہنما نے بتایا کہ میں نے ......صاحب سے مزاحاً دریافت کیا کہ آپ اس بار عمران خان کی طرف نہیں گئے ''مرغ بادنما'' نے صحیح سمت متعین کرنے میں مستعدی نہیں دکھلائی؟ تو جناب...... گیلانی صاحب نے فرمایا کہ نہیں میں نے حالات کا رخ دیکھا ان کے ہاں جانے کا خیال کیا مگر ''مجھے تو پورا ربوہ عمران خان کے گرد و پیش کھڑا نظر آیا'' تو میں نے عمداً ارادہ بدل لیا۔ واقعہ ہے کہ

عمران خان کے آنے پر جس طرح کفر نے آزادانہ ماحول پا کر پر پرزے نکالے۔ وہ ایک مستقل گوشہ فکر ہے۔

جناب عمران خان کا اوّل سے آخر تک جولب ولہجہ رہا۔ تو تو، میں میں، اوے توے، نہیں چھوڑوں گا، اکیلا کافی ہوں، تم ایسے، تم ویسے، چور، ڈاکو، لٹیرے۔ پناہ بخدا اس لب ولہجہ اور طرز تخاطب کے تصور سے پردہ اخلاق پر لرزہ طاری ہو جاتا ہے کہ یہ ملک کے پرائم منسٹر کے فرمودات کا رنگ ڈھنگ ہے تو بیرونی دنیا میں ہمارے ملک کے بارے میں کیا تاثر قائم ہوگا۔ ہوٹنگ، استہزا، ناچ گانا، جسموں کا تھرکنا، کندھے ہلانے، اوپر، نیچے کے زاویے، حصہ اعلیٰ واسفل کے پہاڑ وغار، مستانی اور عریاں اداکاریاں، بڑوں کی پگڑی اور گریبان سے کھیلنا، مخلوط اجتماعات کے برہنہ مناظر، ہزاروں جوانوں میں بنت حوّا کا اپنا کرتہ اتار کر سینہ کے ابھار کا جوار بھاٹا لانا، مساجد سے بیزاری، دین دشمنی، شعائر کی اہانت، اپنے آئیڈیل کو مقدس بنانے کے لئے واضح طور پر مقدسیات کے تقدس کو پاؤں تلے روندنا۔ اس طرح کے بار بار مناظر دیکھنے کو ملے کہ جن کے بعد چار سو اندھیرا چھانے لگا۔

مولانا فضل الرحمٰن مدظلہم کی بیدار مغز سوچ کو سلام، آپ نے پہلے دن سے جس مؤقف کا علم بلند کیا روز بروز اسے بلند سے بلند تر کرتے گئے۔ لوگ ملتے گئے کارواں بنتا گیا۔ جناب عمران خان نے جارحانہ رویہ اپنایا، اسے پذیرائی بھی ملی۔ اس کو دیکھ کر بیرونی آقاؤں نے اس کو اتنا پمپ کیا کہ اس پر توشہ خانہ، غیر ملکی فنڈنگ، القادر ٹرسٹ سمیت کرپشن کے کیس قائم ہوئے۔ اس کے باوجود بیرونی ایجنڈے کی تکمیل کے لئے وہ اتنے آگے بڑھے کہ واپسی کے راستے خود مسدود کر دیئے۔ ادھر سعودی عرب، ایران، پاکستان، افغانستان چین نے یکجہتی کا روپ دھارا۔ امریکہ بہادر سی پیک کے مسئلہ پر پہلے سے پاکستان پر غضب ناک تھا اس خطے کے نئے روپ پر زیر پا آتش ہوگیا۔ اس نے اشارہ کیا کٹھ پتلی نے زقند لگائی کہ ۹ رمئی کا حادثہ ہوگیا۔ افواج کی تنصیبات اور شہداء کی یادگاروں کو بھسم کیا گیا، سرکاری گاڑیوں کو نذر آتش کیا، مسجد کو پھونک دیا گیا۔ قائداعظم ہاؤس کو آگ لگا دی گئی۔ کلمہ اسلام کے بورڈوں پر ڈنڈے برسائے گئے۔

عمران خان کے لانے والوں کو اس حد تک اس کے جانے کی توقع نہ تھی۔ وہ چیخ اٹھے کہ افواج پاکستان کے ساتھ یہ رویہ تو ازلی دشمن اختیار نہ کر سکا جو اس پالتو نے کر دیا ہے۔ جناب عمران خان کی تیار کردہ نئی نسل کے خلاف، ملکی قانون نے اپنا راستہ بنانا شروع کیا تو ایوان عدل کے مخصوص ومتعین، تین رکنی، پانچ رکنی، سات رکنی فیکس بینچ بار بار عدل کے محفوظ راستے عمران خان کو مہیا کرتے رہے۔ سپریم کورٹ کے سینئر ترین جج کو جس طرح کارنر کیا گیا اس کے لئے اخلاقی جواز تلاش کرنا تو درکنار قانونی جواز تراشنا بھی دوبھر ہوگیا۔ ادھر کال پر کال پکڑے جانے کے عمل نے راز اگلنے کا وہ ریکارڈ قائم کیا کہ اس چانن کو جس نے دیکھا

خیرہ چشم ہوگیا۔فوج کی تنصیبات کو نشانہ بنایا گیا تو آرمی ایکٹ اور فوجی عدالتوں نے میدان میں اترنے کا فیصلہ کیا۔اب جو کن ٹٹے ، دانہ چگنے کے لئے جن اشاروں پر آئے تھے، انہوں نے انہیں اشاروں پر واپسی کی اڑان کا ریکارڈ قائم کیا۔ یہ آنیاں جانیاں دیکھ کر دنیا حیران و دم بخود ہوگئی۔ آستان کے آستان خالی ہو گئے۔ آشیانے ویران کیا ہوئے کہ الوؤں نے پناہ بخدا کے ترانے بلند کرنے شروع کر دیئے۔ ادھر عمران خان نے مذاکراتی ٹیم کا اعلان کیا، ادھر دوسری جانب سے صدا برنخواست کا معاملہ ہوا۔ اس کو کہتے ہیں: بڑے بے آبرو ہوکر تیرے کوچہ سے ہم نکلے۔

قوت، قانون، صدارت، وزارت، قوت نافذہ، انصاف سب نے اپنی پیشانی سے پشیمانی کا پسینہ پونچھنا شروع کیا۔ آج ۷رجون کو فارمیشن کمانڈرز کانفرنس نے اعلان کر دیا کہ ''۹رمئی کے ماسٹر مائنڈ کو قانون کی مضبوط گرفت میں لایا جائے گا۔ انسانی حقوق کی فرضی خلاف ورزیوں کے پیچھے ان کو نہیں چھپنے دیا جائے گا۔'' عمران خان کو لانے والے اب فرانس کے بند گھروں کی سیڑھیوں پر ایک رکنی عوامی غضب کو پشت دکھا کر منہ چھپانے کا ریکارڈ قائم کرنے کی دوڑ لگا رہے ہیں: کاشکے ترا مادر نہ زادے!

شہدائے وطن کو بے آبرو کرنے والوں کو کون لایا؟ تشخیص تو الم نشرح ہو چکی، اس کا علاج تجویز نہیں کیا جا رہا۔ آئی۔ایم۔ایف امریکہ بہادر کی پالیسی کو فالو نہ کرنے کے جرم میں پاکستان کو بے یقینی کی صلیب پر لٹکائے ہوئے ہے۔ اس تمام تر صورت حال کو سامنے رکھیں اور پھر فارمیشن کمانڈرز کانفرنس کا یہ اعلان پڑھیں کہ ۹رمئی کے ماسٹر مائنڈ کو قانون کی مضبوط گرفت میں لایا جائے گا۔ کھیل ختم پیسہ ہضم!

جہانگیر ترین کی استحکام پاکستان پارٹی کا تولد، زرداری صاحب کی پیپلز پارٹی کی نئی بساط، چوہدری شجاعت کی بیماری، چوہدری پرویز الٰہی کی گرفتاری...... جناب عمران خان کو رات ایک بجے معدہ کا درد۔ کہتے ہیں جوارش زرعونی عنبری معدہ کی طاقت اور پیشاب کی کثرت کی روک کے لئے اکسیر ہے۔ کشتہ بیضہ مرغ بھی شامل کرلیں تو تیر بہدف۔ ورنہ ککڑوں کوں تو یقینی ہے، خبر ہے کہ مرغی کا گوشت چھ سو چالیس روپے ہو گیا ہے، چار سو بیس کے عادی، آٹھ سو چالیس کے عادی ہو جائیں تو: انجام گلستان کیا ہوگا؟

احمد پور سیال ضلع جھنگ میں دو بھائیوں کا قبول اسلام

۵/۳ آر احمد پور سیال میں دو بھائیوں محمد اشفاق اور محمد شہباز نے امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت احمد پور سیال سید عبدالرحمٰن شاہ کے روبرو قادیانیت پر لعنت بھیج کر اسلام قبول کرلیا۔ انہوں نے اس بات کا اقرار بھی کیا کہ ہم نے بغیر کسی جبر کے اپنی رضا سے اسلام کو قبول کیا۔ نو مسلمین کے لئے استقامت کی دعا کی گئی۔

پرانے چراغ گل کردو

آغا شورش کاشمیریؒ

دوستو! ولولۂ ذوق سفر لے کے چلو
یہ سیہ رات ہے اب اذان سحر لے کے چلو
عشرت قتل گہ اہل محبت یہ ہے
سر کٹانے کی تمنا ہے تو سر لے کے چلو
فہم میں ختم نبوت کا مقام آئے گا
شرط یہ ہے کہ ابوذرؓ کی نظر لے کے چلو
جن کا خون غازۂ ناموس پیمبر ٹھہرا
ان شہیدوں کے لئے لعل وگہر لے کے چلو
قادیان پنجۂ احرار میں دم توڑ گیا
اس کی بربادی کامل کی خبر لے کے چلو
ایک خود کاشتہ پودے کو خزاں چاٹ گئی
اپنی مشکور مساعی کا ثمر لے کے چلو
اب جو نکلے ہو تو دربار رسول اللہ میں
ہمرہ قلب صفا دیدۂ تر لے کے چلو
اس کشاکش میں کئی سخت مقام آتے ہیں
جانثاران پیغمبرؐ کی نظر لے کے چلو
محو ہوجائے گا دزدان نبوت کا گروہ
اپنے لہجہ میں بخاریؒ کا اثر لے کے چلو

(کلیات شورش کاشمیری ص۴۰۳)

دنیا پور ضلع لودھراں میں قادیانی فیملی کا قبول اسلام

پورے خاندان نے قادیانیت پر لعنت بھیج کر اسلام قبول کرلیا اور محمد عربی ﷺ کی غلامی قبول کر لی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہ نما مفتی محمد راشد مدنی کی دعوت سے متاثر ہوکر دنیاپور میں معروف قادیانی پرائیویٹ سکول کی پرنسپل قدسیہ مسعود زوجہ مسعوداوران کے تین بچوں محمد خان ولد مسعود، محمد احمد ولد مسعود نے قادیانیت سے توبہ کرلی اور کلمہ طیبہ پڑھ لیا۔اس موقع پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت دنیا پور کے امیر جناب حافظ طیب عثمان، ڈاکٹر طلعت باری، عظمت باری، شہزاد سلیم، رحیم یار خان سے محمد نعیم، جناب مدثر شہزاد، بابا صادق مجاہد نمائندروزنامہ اسلام محمد عمر سمیت کثیر تعداد میں اہلیان دنیا پور نے شرکت کی۔اختتامی دعا حضرت مفتی محمد ظفر اقبال مدظلہ چیچہ وطنی نے فرمائی۔ نیز مفتی حفیظ الرحمٰن کی صحت یابی کی بھی دعا کی گئی۔جامعہ مسجد مدرسہ علی المرتضٰی میں ان کے اعزاز میں بھرپور تقریب منعقد کی گئی۔

شمائل نبوی ﷺ

مولانا سعد حسن خان ٹونکی: تلخیص: مولانا شاہد ندیم

سونے اور جاگنے کی سنتیں

۱۰۹...... آں حضرت ﷺ اوّل رات آرام فرماتے اور نصف آخر کے اوّل حصہ میں اٹھ جاتے۔

۱۱۰...... شروع رات میں جب کسی قدر گہری نیند ہوتی سیدھی کروٹ اس طرح سوتے کہ سیدھے ہاتھ کی ہتھیلی پر سیدھا رخسار رکھ لیتے اور تین مرتبہ یہ الفاظ ارشاد فرماتے: ’’رب قنی عذابک یوم تبعث عبادک‘‘

۱۱۱...... کسی شخص کو پیٹ کے بل اوندھا لیٹا ہوا دیکھتے تو بہت ناراض ہوتے اور پاؤں سے چھیڑ کر اس کو اٹھا دیتے۔

۱۱۲...... آں حضرت ﷺ کھجور کی چھال سے بھرے ہوئے چمڑے کے گدیلے پر، چٹائی پر، ٹاٹ پر، بان کی بنی ہوئی چارپائی پر، صرف چمڑے پر، سیاہ کپڑے پر اور کبھی زمین پر آرام فرمایا کرتے تھے۔

۱۱۳...... جس ٹاٹ پر حضور اکرم ﷺ آرام فرماتے اس کو صرف دو تہہ کر کے بچھانے کا حکم دیتے۔ آں حضرت ﷺ سونے میں خرّاٹے لینے کے عادی تھے۔

۱۱۴...... آپ ﷺ کبھی پشت کے بل لیٹتے اور پاؤں پر پاؤں رکھ کر آرام فرماتے مگر اس طرح کہ ستر نہیں کھلتا۔ اگر ستر کھلنے کا اندیشہ ہو تو ایسے لیٹنے سے حضور اقدس ﷺ نے ممانعت فرمائی ہے۔

۱۱۵...... عشاء سے پہلے آں حضرت ﷺ کبھی نہیں سوتے تھے۔

۱۱۶...... آپ ﷺ رات کو ایسے گھر میں آرام نہیں فرماتے تھے کہ جس میں چراغ نہ جلایا گیا ہوتا۔

۱۱۷...... اگر حضور ﷺ بحالت جنابت آرام فرمانے کا ارادہ فرماتے تو پہلے ناپاک جگہ کو دھو لیتے اور پھر وضو کر کے سو رہتے۔

۱۱۸...... آں حضرت ﷺ عام طور سے سونے سے پہلے وضو کر کے سونے کے عادی تھے۔

۱۱۹...... اگر رات کے کسی حصہ میں آنکھ کھلتی تو قضائے حاجت کے بعد صرف چہرے اور ہاتھ کو دھو کر سو رہتے۔

۱۲۰...... سونے سے پہلے دوسرے کپڑے کی تہبند باندھتے اور کرتا اتار کر لٹکا دیتے اور پھر آرام فرماتے۔

۱۲۱...... رات کو جناب نبی اکرم ﷺ آرام فرماتے تو چارپائی کے نیچے ایک لکڑی کی حاجتی رکھی رہتی رات کو جاگتے تو اس میں پیشاب کرتے۔

۱۲۲...... آپ ﷺ کے سرہانے ایک سرمہ دانی رکھی رہتی ہر رات سوتے وقت سرمہ لگاتے۔

۱۲۳...... آں حضرت ﷺ سیاہ رنگ کی سرمہ دانی رکھا کرتے تھے۔

۱۲۴...... آں حضرت ﷺ سرمہ لگاتے تو ہر آنکھ میں تین تین مرتبہ سلائی لگاتے اور کبھی ہر آنکھ میں دو دو مرتبہ لگاتے اور آخری ایک سلائی دونوں آنکھوں میں لگا لیتے۔

۱۲۵...... آں حضرت ﷺ سوتے وقت اپنے اہل بیت سے کچھ ادھر ادھر کی باتیں کیا کرتے۔ کبھی گھر کے متعلق اور کبھی عام مسلمانوں کے معاملات کے بارے میں۔

۱۲۶...... ہر رات حضور اکرم ﷺ کا یہ معمول تھا کہ تکیہ پر سر رکھنے کے بعد آخری تین قل ایک ایک مرتبہ پڑھ کر دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں پر پھونک کر مٹھی بند کر لیتے۔ پھر ان کو کھول کر پورے بدن مبارک پر جہاں تک ہاتھ جاتا، پھیر لیتے اور ہاتھوں کو سر اور چہرے کی جانب پھیرنا شروع کرتے۔ اس طرح تین مرتبہ کرتے۔

۱۲۷...... نیند سے آں حضرت ﷺ بیدار ہوتے تو یہ الفاظ ارشاد فرماتے۔ **الحمدللہ الذی احیانا بعد ما اماتنا والیہ النشور۔**

آں حضرت ﷺ کی عادات برگزیدہ خوشبو کے بارے میں

۱۲۸...... آں حضرت ﷺ آخر رات میں خوشبو لگایا کرتے تھے۔

۱۲۹...... سونے سے بیدار ہوتے تو قضائے حاجت سے فراغت کے بعد وضو کرتے اور پھر خوشبو منگا کر لباس پر لگاتے۔

۱۳۰...... خدمت اقدس میں خوشبو اگر ہدیۃً پیش کی جاتی تو آپ ﷺ اس کو ضرور قبول فرماتے۔ خوشبو کی چیز کو واپس کرنے کو ناپسند فرماتے تھے۔ ۱۳۱...... ریحان خوشبو کو بہت پسند فرماتے۔

۱۳۲...... مہندی کے پھول کو حضور اقدس ﷺ بہت محبوب رکھتے تھے۔

۱۳۳...... آں حضرت ﷺ مشک اور عود کی خوشبو کو تمام خشبوؤں میں زیادہ محبوب رکھتے۔

۱۳۴...... آپ ﷺ خوشبو سر مبارک پر بھی لگایا کرتے تھے۔

آں حضرت ﷺ کی عادات پسندیدہ کنگھا کرنے اور تیل لگانے میں

۱۳۵...... آں حضرت ﷺ سوتے وقت مسواک کرتے اور وضو کرتے اور سر کے بالوں اور داڑھی مبارک میں کنگھا کرتے۔

۱۳۶...... آں حضرت ﷺ سفر میں ہوتے یا حضر میں ہمیشہ بوقت خواب آپ ﷺ کے سرہانے سات چیزیں رکھی رہتیں۔ تیل کی شیشی، کنگھا، سرمہ دانی، قینچی، مسواک، آئینہ اور ایک لکڑی کی چھوٹی سی سیخ جو سر وغیرہ کے کھجانے کے کام آتی تھی۔

۱۳۷...... آپ ﷺ کنگھا ہاتھی دانت کا رکھتے۔

۱۳۸...... آپ ﷺ پہلے داڑھی اور سر مبارک میں تیل لگاتے اور پھر کنگھا کرتے۔

۱۳۹...... داڑھی مبارک پر تیل لگاتے تو داڑھی کے اس حصہ سے شروع فرماتے جو گردن سے ملا ہوا ہے۔

۱۴۰...... سر میں تیل لگاتے تو پہلے پیشانی کے رخ سے شروع فرماتے۔

۱۴۱...... آپ ﷺ نے اکثر عمر میں سر پر بال رکھے ہیں، کبھی کان کی لو سے اونچے رکھے، کبھی کان کی لو تک اور کبھی اس سے بھی نیچے کاندھے تک۔

۱۴۲...... شروع میں ویسے ہی چھوڑے رکھتے مانگ نہیں نکالتے مگر بعد کی زندگی میں آپ ﷺ مانگ نکالنے لگے تھے۔

۱۴۳...... سر کے بالوں میں کثرت سے تیل لگانے کے عادی تھے۔ اسی وجہ سے اکثر وبیشتر سر مبارک پر کپڑا ڈالے رکھتے تھے کہ کپڑوں کو چکنائی سے وہ کپڑا بچائے۔ چنانچہ یہ کپڑا تیل میں ہر وقت چکنا رہتا۔

۱۴۴...... آپ ﷺ پانی لگا کر بھی داڑھی مبارک میں کنگھا کیا کرتے تھے۔

۱۴۵...... آپ ﷺ جب آئینہ میں چہرہ انور کو دیکھتے تو یہ الفاظ زبان مبارک پر ہوتے: ’’اَللّٰھُمَّ حَسَّنْتَ خَلْقِیْ فَحَسِّنْ خُلُقِیْ وَاَوْسَعْ عَلَیَّ فِیْ رِزْقِیْ‘‘

آں حضرت ﷺ کا معمول ناخن کٹوانے میں

۱۴۶...... ہاتھ کے ناخن کٹوانے میں آں حضرت ﷺ ترتیب ذیل ملحوظ فرماتے:

سیدھا ہاتھ: شہادت کی انگلی، بیچ کی انگلی، بیچ کی انگلی کے برابر والی انگلی چھنگلیا، الٹا ہاتھ: چھنگلیا، اس کے برابر والی انگلی، بیچ کی انگلی، بیچ کی انگلی کے ساتھ شہادت والی انگلی، انگوٹھا۔

۱۴۷...... پاؤں کے ناخن کاٹنے میں حضور ﷺ حسب ذیل ترتیب ملحوظ فرماتے: سیدھا پاؤں، چھنگلیا سے شروع کرتے اور بالترتیب انگوٹھے تک ختم کرتے، الٹا پاؤں: چھنگلیا سے شروع کرتے اور بالترتیب انگوٹھے تک ختم فرماتے۔

۱۴۸...... آں حضرت ﷺ پندرہویں دن ناخن کٹواتے۔

(جاری ہے)

سیدنا عثمان غنیؓ اور دفاع ختم نبوت

مولانا اللہ وسایا

(شہادت: ۱۸؍ذی الحجہ ۳۵ھ)

نام مبارک عثمان، لقب ذوالنورین معنی دونوروں والا اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ کی دو صاحبزادیاں حضرت رقیہ وام کلثوم یکے بعد دیگرے آپ کے نکاح میں آئیں۔ حضرت عثمانؓ کے سوا دنیا میں کوئی دوسرا شخص ایسا نہیں جس کے نکاح میں کسی نبی کی دو صاحبزادیاں آئی ہوں۔ پانچویں پشت میں آپ کا نسب رسول للہ ﷺ کے نسب عالی سے ملتا ہے۔ آپ کی والدہ رسول اللہ ﷺ کی پھوپھی ام حکیم بنت عبد المطلب کی صاحبزادی تھیں۔

واقعہ فیل کے چھ سال بعد ولادت باسعادت ہوئی سیدنا ابوبکر صدیقؓ کی تبلیغ سے مشرف با اسلام ہوئے۔ آپ کے اسلام لانے کی خبر سے کفار مکہ کو بے حد تشویش ہوئی۔ آپ کو بڑی دردناک ایذائیں دی گئیں تاریخ الخلفاء کی روایت کے مطابق ایک دن آپ کے چچا حکم ابن عاص نے آپ کو رسی سے باندھ کر سخت مارا اور کہا کہ خدا کی قسم میں اس وقت تک آپ کو نہ کھولوں گا۔ جب تک آپ نئے دین کو ترک نہ کردیں۔ آپ نے جواب دیا کہ خدائے بزرگ و برتر کی قسم میں دین اسلام کو کبھی ترک نہیں کروں گا۔ گرچہ جان کی قربانی کیوں نہ دینی پڑے۔ آخر ظالم اپنے ظلم سے تنگ آ گئے۔ اور آپ کو رہا کر دیا گیا۔ مصائب و آلام کا یہ سلسلہ جاری رہا۔ حتی کہ ہجرت کا حکم آ گیا۔ سرور کائنات ﷺ کی اجازت سے آپ اپنی اہلیہ رقیہ بنت رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ ہجرت کر کے حبشہ چلے گئے۔ آپ کی ہجرت پر رسول اللہ ﷺ نے سیدنا صدیق اکبرؓ سے فرمایا کہ حضرت ابراہیم اور حضرت لوط علیہما السلام کے بعد پہلے شخص عثمانؓ ہیں جنہوں نے اپنے اہل بیت کے ہمراہ ہجرت کی ہے۔ کچھ عرصہ بعد مدینہ میں آ گئے۔

<u>مالی قربانی:</u> جانی قربانیوں کی طرح آپ کی مالی قربانیاں بھی بے شمار ہیں۔ غزوہ تبوک میں آپ نے سب سے بڑھ کر سامان جہاد مہیا کیا۔ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے ساتھیوں کے لئے کھانے کا سامان کئی اونٹوں پر لاد کر حاضر کیا۔

اسی موقعہ پر آقائے نامدار ﷺ نے آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا کر تین مرتبہ فرمایا تھا کہ یا اللہ میں عثمان سے راضی ہوں تو بھی ان سے راضی ہو جا۔ آپ ﷺ نے صحابہ کرام سے فرمایا کہ تم بھی میرے عثمان

کے لئے دعا کرو چنانچہ سب صحابہ کرام رضی اللہ عنہ نے دعا فرمائی۔ ایک دفعہ آنحضرت ﷺ کے گھر میں چار دن فاقہ رہا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو پتہ چلا تو آپ نے کئی بوریاں آٹا، گیہوں، چھوہارے بکری کا گوشت اور نقدی آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کیں۔ کنواں خریدنے کا واقعہ مشہور ہے۔ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے دور میں قحط پڑ گیا حضرت عثمان نے ایک ہزار اونٹ غلہ مدینہ کے فقرا میں تقسیم کیا۔ اس روز حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے خواب میں دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ نے نورانی لباس پہنا ہوا ہے ترکی گھوڑے پر سوار ہیں اور بڑی تیزی سے آگے جا رہے ہیں حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ مجھے تو آپ ﷺ سے ملنے کا شدید اشتیاق ہے۔ آپ ﷺ کہاں تشریف لے جا رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ آج حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ایک ہزار اونٹ میرے شہر مدینہ کے غریبوں میں تقسیم کیا ہے جس کو اللہ رب العزت نے قبول فرما لیا ہے بدلہ میں جنت کی حوروں میں سے ایک حور کا ان سے نکاح ہونا ہے جس کی محفل عروسی میں مجھے شریک ہونا ہے۔

مسجد نبوی کی قریبی زمین بک رہی تھی حضور ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص زمین خرید کر کے میری مسجد میں شامل کرے گا۔ خدا تعالیٰ اسے جنت میں جگہ دیں گے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے پچیس ہزار روپے میں زمین خرید کر کے مسجد نبوی میں شامل کر دی۔

فضائل خصائل: آپ صائم الدہر تھے۔ حتی کہ جس دن شہادت ہوئی اس دن بھی آپ روزہ سے تھے۔

ہر جمعہ کو ایک غلام آزاد کیا کرتے تھے۔ کسی جمعہ اگر ناغہ ہو جاتا تو دوسرے جمعہ دو غلام آزاد کرتے۔

ہجرت کے بعد تمام غزوات میں شامل رہے۔ غزوہ بدر کے موقعہ پر آپ کی گھر والی حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا بیمار تھیں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ عثمانؓ تم ان کی تیمارداری کرو۔ تم کو بدر میں شرکت کا ثواب مل جائے گا۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے آپ کو بدریوں میں شمار فرما کر غنیمت کے مال کا حصہ عنایت فرمایا۔ بیعت رضوان آپ کی فضیلت پر واضح دلیل ہے جس میں رسول اللہ ﷺ نے حضرت عثمانؓ کا بدلہ لینے کے لئے تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور اپنے آپ ﷺ کو جنگ میں جھونک دینے کے لئے بیعت لی جس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس بیعت میں شریک ہونے والوں سے ہم راضی ہیں۔ واہ عثمانؓ تیری عظمت پر قربان جائیں۔ کہ اس بیعت میں آقائے نامدار نے اپنے ہاتھ مبارک کو تمہارا ہاتھ قرار دے کر دوہرے ثواب میں آپ کو شریک فرما لیا۔

دفاع ختم نبوت: جس طرح موسم برسات کے آغاز میں بسیط ارض پر طرح طرح کی نئی مخلوق ظاہر ہونے لگتی ہے۔ سینکڑوں قسم کے کیڑے مکوڑے ادھر ادھر رینگتے دکھائی دیتے ہیں اور ہزاروں لاکھوں پتنگے فضائے محیط پر مسلط ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح حضرت مفخر موجودات ﷺ جب قصر نبوت کی تکمیل فرما کر

اس خراب آباد عالم صوری سے اوجھل ہوئے۔ بیسیوں ہوا پرست مدعی اٹھ کھڑے ہوئے اور بہتوں نے خود ساختہ نبوت کی دکانیں کھول کر اپنے تقدس کی ڈفلی بجانی شروع کر دی۔ ان میں سے ایک مسیلمہ کذاب تھا جس نے آپ ﷺ کے زمانہ حیات میں ہی جھوٹی نبوت کا دعویٰ کیا۔ آپ ﷺ کے اس دنیا سے پردہ فرما جانے کے بعد سیدنا صدیق اکبرؓ منصب خلافت پر براجمان ہوئے تو ان کے سامنے جہاں اور کئی سارے چیلنجز تھے ان میں سے ایک جھوٹے مدعیان نبوت کا سلسلہ بھی تھا۔ جس کے آگے سیسہ پلائی دیوار کھڑی کرنے کی ضرورت تھی۔

اس وقت حضرت سیدنا صدیق اکبرؓ نے مسیلمہ کذاب کے خلاف جہاد کرنے کے لئے تین لشکر روانہ فرمائے جن میں سے ایک کی قیادت حضرت عکرمہؓ اور ایک کی قیادت حضرت شرحبیل بن حسنہؓ اور ایک کی قیادت حضرت خالد بن ولیدؓ فرما رہے تھے۔ اس ساری صورت حال میں سیدنا صدیق اکبرؓ کے ساتھ حضرت عمر فاروقؓ اور حضرت عثمان ذوالنورینؓ بھی آپ کے دست و بازو بنے ہوئے تھے۔ اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ جس وقت حضرت خالد بن ولیدؓ لشکر لے کر روانہ ہوئے تو ان کی مدد کے لئے حضرت صدیق اکبرؓ نے ایک لشکر تیار فرمایا۔ اس لشکر کے افراد کے متعلق حضرات شیخین کے درمیان اس بات پر اختلاف ہوا کہ بدری صحابہ کرامؓ کو اس لشکر میں بھیجنا چاہیے یا نہیں۔ حضرت عمر فاروقؓ فرماتے تھے کہ ان حضرات کو شامل کیا جائے۔ اور ان حضرات کو فوجوں کی امارت پر مقرر کیا جائے۔ بہر حال سیدنا صدیق اکبرؓ نے حضرت عمرؓ کی رائے سے اتفاق کرتے ہوئے اصحاب بدرؓ کو بھی ان معرکوں میں شریک کر لیا۔

جہاں مسیلمہ کذاب کے خلاف جنگ کی کامیابی کا سہرا حضرات شیخینؓ کو جاتا ہے وہیں حضرت عثمان ذوالنورینؓ کو بھی جاتا ہے کہ آپ ہی ان حضرات کے قریبی ساتھیوں میں سے تھے اور مستقبل پر نظر رکھے ہوئے مشورے دے رہے تھے اور سیدنا صدیق اکبرؓ اپنے دوستوں اور مستقبل کے منصب خلافت کے حقداروں کی بات مانتے ہوئے ان پر عمل پیرا تھے۔ جس کا نتیجہ ہر ایک کے سامنے ہے کہ مسیلمہ کذاب کے اس سخت فتنے کو کلی طور پر کچل دیا گیا۔

خلافت: سیدنا فاروق اعظمؓ کے بعد آپ مسند خلافت پر متمکن ہوئے۔ بارہ دن کم بارہ سال آپ کی مدت خلافت ہے۔

فتوحات: آپ کے زمانہ کی فتوحات کی دو قسمیں ہیں۔ ایک وہ فتوحات جو سیدنا فاروق اعظمؓ کے دور میں ہوئی تھیں۔ بعد میں فسادات اور بغاوت کی وجہ سے دوبارہ کنٹرول کے لئے جنگ کی صورت پیدا

ہوئی اور بالآخر مکمل کنٹرول حاصل کرلیا گیا۔ ان میں سکندریہ، آذربائیجان، آرمینیہ وغیرہ شامل ہیں۔

دوسری فتوحات جو صرف اور صرف آپ کے دور میں ہوئیں۔ مثلا افریقہ کی جنگ عظیم جو اسلام کی تاریخ میں حرب العبادلہ کے نام سے مشہور ہے اس میں فتح افریقہ، طرابلس، اندلس، اور دوسرے شہر شامل ہیں۔

حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے مشورہ پر بحری جنگوں کا آغاز بھی آپ کے دور میں ہوا۔ خراسان، فیروز آباد، شیراز، طوس، نیشاپور، ہرات، اور بلخ ایرانی علاقے بھی آپ کے دور میں فتح ہوئے۔ قیصر روم بھی آپ کے عہد خلافت میں مارا گیا۔ امت مسلمہ کی بدنصیبی کہ اس پرفتن دور میں بعض اسلام کے ٹھیکیدار حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی مثالی خدمات سے صرف نظر کر کے آپ کی شان میں کیڑے نکالنے کی ناپاک کوشش سے نہیں شرماتے حالانکہ اللہ تعالیٰ کے فرشتے آسمان پر اور رسول اللہ ﷺ زمین پر ان کے حیا کے معترف تھے۔ فیاللعجب۔

<u>رسول اللہ ﷺ کی پیش گوئیاں:</u> بخاری ومسلم کی عشرہ مبشرہ والی روایت جس میں حضور سرور کائنات ﷺ نے فرمایا کہ عثمان کو جنت کی خوشخبری سناؤ۔ اس مصیبت پر جو ان کو پہنچے گی۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک فتنہ کا ذکر کرتے ہوئے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ یہ اس فتنہ میں ظلماً قتل کئے جائیں گے۔ (ترمذی)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اے عثمان اللہ تعالیٰ تم کو ایک قمیض پہنائیں گے۔ اگر لوگ اس کو اتروانا چاہیں تو تم نہ اتارنا۔ (ترمذی)

حضرت انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ کی تلوار اس وقت تک میان میں رہے گی جب تک عثمان زندہ ہیں اور جس وقت ان کو شہید کر دیا گیا۔ وہ تلوار میان سے نکال لی جائے گی اور پھر قیامت تک میان میں نہ جائے گی۔ (تاریخ الخلفاء)

<u>شہادت:</u> آپ کی خلافت کے آخری دنوں میں بعض غلط فہمیوں کی بنا پر اختلاف رونما ہوا جس نے آگے چل کر بغاوت کی شکل اختیار کر لی۔ باغیوں نے آپ کا محاصرہ کیا حتی کہ اس کنوئیں کا پانی بند کر دیا گیا جو آپ نے مدینہ رسول ﷺ کے رہنے والوں کے لئے خرید کر وقف کیا تھا۔ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اس کی خبر ملی تو آپ نے کچھ پانی بھجوایا جو بمشکل آپ کو ملا۔ اس کے مل جانے کے لئے کئی حضرات زخمی ہوئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما کی ڈیوٹی لگائی کہ آپ تلوار لے کر دروازے پر پہرہ دیں۔ تاکہ کوئی بدطینت آپ کو نقصان نہ دے سکے۔ بلوائیوں نے تیراندازی کی حضرت حسن رضی اللہ عنہ خون میں نہا گئے۔ حضرت محمد بن طلحہ رضی اللہ عنہ بھی شدید زخمی ہوئے۔ آپ کے مکان کے پیچھے سے تین شخص دیوار پھلانگ کر

اندر گئے جن میں محمد بن ابی بکر بھی تھے۔ حضرت عثمان نے ان کو دیکھ کر فرمایا کہ محمد بن ابی بکر اگر آج آپ کے والد گرامی حضرت ابوبکرؓ تم کو میرے ساتھ یہ برتاؤ کرتے ہوئے پاتے تو ان کو بہت رنج ہوتا۔ یہ سن کر محمد بن ابی بکر پر لرزہ طاری ہوگیا اور وہ پیچھے ہٹ گئے۔ باقی دو نے حضرت عثمانؓ کو ۱۸ ذوالحجہ ۳۵ھ کے دن بے دردی سے شہید کر دیا۔

حضرت نائلہؓ آپ کی امداد کے لئے آئیں تو ان کے ہاتھ کی انگلیاں بھی کاٹ دی گئیں۔ حضرت نائلہ نے بہت فریاد کی مگر ان کی آواز باہر نہ سنی گئی۔ بالآخر انہوں نے کوٹھے کی چھت پر کھڑے ہو کر لوگوں کو کہا کہ اے لوگو! امیر المومنین شہید کر دیئے گئے ہیں۔ قاتل مکان کی پچھلی دیوار جہاں سے آئے تھے کود کر بھاگ گئے۔ حضرت نائلہ کی آواز پر لوگ آئے تو دیکھا کہ امام مظلوم سیدنا عثمانؓ شہید کر دیئے گئے ہیں۔ حضرت علیؓ نے اپنے دونوں صاحبزادوں کو مارا کہ تم دونوں دروازے پر کھڑے رہے اور امیر المومنین شہید کر دیئے گئے۔ حضرت حسینؓ نے کہا کہ ہم کیا کر سکتے تھے ہمیں تو علم ہی نہیں تھا۔ قاتل دروازے سے نہیں بلکہ مکان کی پشت سے اندر داخل ہوئے ہوں گے۔ حضرت عثمانؓ جس وقت شہید ہوئے اس وقت تلاوت کلام پاک میں مشغول تھے۔ ان کے خون کا پہلا قطرہ قرآن مجید کی آیت **فسیکفیکھم اللہ وھو السمیع العلیم** پر گرا یہ قرآن مجید آج بھی تاشقند کی لائبریری میں محفوظ ہے۔ سابق صدر محمد ایوب خاں مرحوم جب روس کے دورہ پر گئے تھے تو ان کو اس صفحہ کی فوٹو سٹیٹ پیش کی گئی تھی۔ صحیح روایات میں ہے کہ حضرت عثمانؓ نے شہادت کے دن پہلے فرمایا تھا کہ میں نے رات خواب میں آقائے نامدار ﷺ کو دیکھا ہے آپ ﷺ نے فرمایا ہے کہ اے عثمان آج افطار ہمارے ساتھ کرے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

<u>نتائج شہادت:</u> آپ کی شہادت مظلومیت بے کسی کے اعتبار سے پوری اسلامی تاریخ میں منفرد شہادت ہے۔ آپ کی شہادت سے پہلے پوری امت متفق و متحد تھی۔ آپ کی شہادت کے بعد اختلاف وانتشار، تشتت وافتراق کی ایسی مسموم فضا چلی جو بڑھتی چلی گئی اور آج تک برابر بڑھتی چلی جارہی ہے۔ آپ کی شہادت سے برکات نبوت چھین لی گئیں۔ بالخصوص اتفاق واتحاد کی برکت ایسی چھینی گئی کہ آج چودہ سو سال گذر جانے کے باوجود امت مسلمہ ایک پلیٹ فارم پر جمع نہیں ہوسکی۔ وہی تلوار جو کفر کے مقابلہ میں چلتی تھی۔ آج مختلف روپ دھار کر امت کے اتحاد کو پارہ پارہ کر رہی ہے۔ آج ہمیں سیدنا عثمانؓ کی شہادت کا یہ سبق ہے کہ متحد ہو جاؤ دنیا کی کوئی طاقت تمہیں گزند نہ پہنچا سکے گی۔ کیونکہ اتحاد ہی ایسی نعمت ہے جس کے لئے جان کی بازی لگانی پڑے تو لگادو مگر اتفاق کو ہاتھ سے نہ جانے دو۔ مسلمانوں میں قتل (اختلاف) کو رواج نہ دو (مگر نقار خانے میں طوطی کی کون سنتا ہے) فیا حسرتا!

قربانی ...... جذبہ فدائیت کا عدیم المثال نمونہ

مولانا محمد طیب حنیف متخصص جامعہ بنوری ٹاؤن کراچی

قصہء ذبحِ اسماعیل سے مستنبط علمی فوائد و لطائف

’’فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْیَ قَالَ یٰبُنَیَّ اِنِّی اَرٰی فِی الْمَنَامِ ...... وَفَدَیْنٰهُ بِذِبْحٍ عَظِیْمٍ‘‘

ترجمہ: سو جب وہ لڑکا ایسی عمر کو پہنچا کہ ابراہیم کے ساتھ چلنے لگا تو ابراہیم نے فرمایا: برخودار میں خواب میں دیکھتا ہوں کہ میں تم کو ذبح کرر ہا ہوں، سو تم بھی سوچ لو، تمہاری کیا رائے ہے؟ وہ بولے کہ اے ابا جان، آپ کو جو حکم ہوا ہے آپ کیجئے، ان شاء اللہ آپ مجھ کو صبر کرنے والوں میں سے دیکھیں گے۔ غرض جب دونوں نے تسلیم کرلیا، اور باپ نے بیٹے کو کروٹ پر لٹایا اور ہم نے ان کو آواز دی کہ ابراہیم، تم نے خواب کو خوب سچ کر دکھایا۔ وہ وقت بھی عجیب تھا، ہم مخلصین کو ایسا ہی صلہ دیا کرتے ہیں۔ حقیقت میں تھا بھی بڑا امتحان، اور ہم نے ایک بڑا ذبیحہ اس کے عوض میں دیا۔ (ترجمہ از بیان القرآن)

قربانی کی نعمت سے سابقہ امتیں بھی برابر مستفید ہوتی رہی ہیں، البتہ طریقہ ادائیگی اختلاف شرائع کی بناء پر مختلف رہا ہے، لیکن یہ بات مسلّم اور ثابت شدہ ہے کہ قربانی کا عمل حق تعالیٰ شانہ کے تقرب کا نہایت مستند و مفید ذریعہ ہے، پھر خواہ اس قربانی کا تعلق ذبیحہ سے ہو یا راہِ خدا میں جان و مال کا نذرانہ پیش کرنے سے ہو۔ قربانی کی اصل حقیقت تو یہ ہے کہ عاشق اپنے محبوب ذات کی بارگاہ میں اپنی جان کا نذرانہ پیش کرے، مگر حق تعالیٰ شانہ نے اپنی حکمتِ بالغہ کے تحت جانور کو اس کا قائم مقام بنا کر سنت ابراہیمی کو رہتی دنیا تک کے لئے مشروع ٹھہرایا۔

۱...... منصب نبوت پر فائز شخص پر القاء وحی کی ایک صورت خواب ہے، جو حجت شرعیہ کے درجہ میں ہوتی ہے، یہی وجہ ہے ابراہیم علیہ السلام نے بغیر کسی حِیل و حجت پیش کیے خواب میں مشاہد حکم کی تعمیل کا اقدام کیا۔ برخلاف عام انسانوں کے خواب کہ وہ محض بشارت و طُمانیت کا درجہ رکھتے ہیں، ان کو حجت تصور کرنا نہایت سنگین غلطی ہے، نیز اس واقعہ سے وحی کی ایک قسم غیر متلو کا بھی ثبوت ملتا ہے۔

۲...... خواب کی تعبیر کا تحقق تین طرح ممکن ہوتا ہے: (الف) خواب کا امرِ مشاہَد کے عین موافق واقع ہو جانا، جیسا کہ حضور علیہ السلام نے فتح مکہ سے قبل مسجد حرام میں امن و سکون کے ساتھ مسلمانوں کو داخل ہوتے دیکھا، اس خواب کو اللہ رب العزت نے کچھ عرصہ بعد اسی کیفیت سمیت پورا فرما دیا لقد صدق اللہ

رسولہ الرؤیا بالحق ......الخ۔(ب)امرِ مشاہد کے بالکل برعکس ہوجانا، جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے لختِ جگر کو ذبح کرتے دیکھا، مگر اللہ تعالیٰ نے مینڈھے کو ذبح کرنے کے ساتھ خواب کی تکمیل فرمائی قد صدّقت الرؤیا......الی قولہ: وفدیناہ بذبح عظیم. (ج)امرِ مشاہد کا تاویل وتعبیر کا محتاج ہونا، جیسا کہ حضرت یوسف علیہ السلام نے سورج، چاند اور گیارہ ستاروں کو اپنے سامنے سجدہ ریز ہوتے دیکھا تو یہ خواب تعبیر کا محتاج تھا، جو ایک طویل عرصہ بعد تعبیر سمیت پورا ہوا وَرَفَعَ اَبَوَیۡهِ عَلَی الۡعَرۡشِ وَخَرُّوۡا لَهٗ سُجَّدًا وَقَالَ یٰۤاَبَتِ هٰذَا تَاۡوِیۡلُ رُءۡیَایَ مِنۡ قَبۡلُ قَدۡ جَعَلَهَا رَبِّیۡ حَقًّا۔

۳...... نوعمر بچوں کو محنت ومشقت آمیز کام کا مکلّف بنانا انسانی فطرت کے بھی خلاف ہے: بچوں کو ایسے کاموں پر مامور کرنا جو اس کی طاقت وقوت سے بالاتر ہوں، ایسے کام اس کے جسمانی وذہنی قویٰ پر گہرا اثر ڈالتے ہیں، جس سے بچہ کی صحت ونشوونما شدید متاثر ہوتی ہے، چنانچہ ایک شفیق والد اپنے بچے کی صحت کا پورا پورا خیال رکھتا ہے۔فلما بلغ معہ السعی۔

۴...... حضرت ابراہیم علیہ السلام کا اپنے لختِ جگر سے رائے طلب کرنے میں حکمت: مفسرین نے چند حکمتیں ذکر کی ہیں: (الف) اپنے بیٹے کا طاعتِ خداوندی کے ولولہ وجذبہ سے سرشار ہونے کے پیمانہ کا جائزہ لینا مقصود تھا۔(ب) امتثالِ حکم کی کیفیت واحساس کا جائزہ لیکر کامل ومکمل اجر وثواب کا مستحق ٹھہرانا تھا۔(ج) طبعی وپدری شفقت تعمیلِ حکم میں رکاوٹ وحائل نہ بن جائے، لہٰذا ذہنی طور پر تیار کردیا کہ اگر بیٹے کے دل میں کچھ تذبذب ہو تو اس کو سمجھایا جاسکے۔

۵...... فرشتے کے ذریعہ پیغام ووحی بھیجے جانے کے بجائے بذریعہ خواب حکم دے کر حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اطاعت شعاری کو کمال کے ساتھ ظاہر فرمانا مقصد تھا، خواب میں مشاہد حکم جو مختلف حِیل وتاویل کی گنجائش کا محتمل تھا۔اس سب کے باوجود کمالِ انقیادِ ظاہری وباطنی کا ثبوت دیا۔

۶...... حضرت اسماعیل علیہ السلام کا اپنے معاملہ کو خدا تعالیٰ کے سپرد کرکے دعویٰ نفسانی کی ظاہری صورت کو بھی زائل فرمادینا غایتِ ادب وتواضع کا اظہار تھا، یہی وجہ ہے کہ صوفیاء کہتے ہیں کہ اس معاملہ کو مشیت خداوندی کے سپرد کرنے کے نتیجہ میں ہی ان کو اس سخت ابتلاء پر صبر کی توفیق مرحمت فرمائی گئی۔نیز خود کو صبر وہمت سے متصف کرنے کے بجائے یوں فرمانا مجھے ان شاء اللہ صبر کرنے والوں میں پائیں گے۔گویا بزبانِ حال اللہ رب العزت کے سامنے اپنے عجز وقصور کا اعتراف کرتے ہوئے عرض کرنا تھا کہ اس سخت امتحان میں صبر وضبط کا عمل تنہا میرا کمال نہیں، بلکہ اس مقام ورتبہ پر متعدد شخصیات نے اپنے سر پر کامیابی کا سہرا سجایا ہے۔

۷...... حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنی پیرانہ سالی وضعیف العمری کے باوجود رحمتِ خداوندی سے مایوس نہ ہوئے اور نیک اولاد نرینہ کی دعا مانگی، جو اجابت کو پہنچی اور حلم و بردباری کی صفت سے متصف بچہ کو ان کی اہلیہ نے بانجھ ہونے کے باوجود جنم دیا، جس سے حق تعالیٰ شانہ کی قدرت کاملہ پر ایمان و یقین کی کیفیت میں مزید اضافہ ہوا۔ ربّ ھب لی من الصالحین.

۸...... اس واقعہ میں لختِ جگر کو ذبح کرنے کا عزم محض تعمیلِ حکمِ خداوندی کے تحت تھا، یہ ایک مشفق ضعیف العمر باپ کے لئے اپنی ایسی اولاد کو ذبح کرنا جو آئندہ زندگی میں اس کے بڑھاپے کا سہارا بن سکتی ہو، بہت بڑی قربانی کا عمل تھا، جس کو درجہ قبولیت سے نوازتے ہوئے اس عمل کے طفیل ہی صاحبزادے کو نبوت سے سرفرازی کی بشارت کا فیصلہ سنایا گیا یہی دینی وملی قربانیوں کا نتیجہ ہوتا ہے، قرآن مجید میں فرمایا ومن اراد الآخرۃ وسعی لھا سعیھا وھو مؤمن فاولئک کان سعیھم مشکورا. ترجمہ: جو شخص آخرت کی نیت رکھے گا، اور اس کے لئے جیسی سعی (کوشش) کرنی چاہیے ویسی ہی سعی بھی کرے گا بشرطیکہ وہ شخص مؤمن بھی ہو، سو ایسے لوگوں کی یہ سعی مقبول ہوگی۔ (ترجمہ از بیان القرآن)

ذکر کردہ مضمون کی مناسبت سے مولانا یوسف کاندھلوی صاحبؒ کا تاریخی جملہ پیش کرنا بے موقع نہ ہوگا، وہ فرماتے ہیں: اسلام جب بھی چمکا، قربانیوں کی بدولت چمکا ہے، اور آج بھی قربانیوں سے چمکے گا۔ جب اسلام کے لئے قربانیاں ہوں تو دشمنانِ اسلام کے گھیرے میں اپنی آب وتاب کے ساتھ چمکے گا، اور جب قربانیاں پیش کرنے میں کمی نمایاں ہونے لگے تو یہ اپنی بادشاہت میں بھی مٹ جاتا ہے۔

۹...... اس واقعہ سے ثابت ہوتا ہے کہ اعمال صالحہ حالات کی سختی و مصیبت سے نجات دلانے اور امتحان میں پورا اترنے کے لئے مؤثر ذریعہ ہیں، ظاہر ہے یہی اعمال قربِ الٰہی کا موجب ہیں، جس کا دنیوی واخروی حالات کی تبدیلی میں بڑا دخل ہے۔ اِنَّا کَذٰلِکَ نَجْزِی المحسنین۔

۱۰...... اس واقعہ کی روشنی میں امام اعظم ابوحنیفہؒ نے ایک فقہی مسئلہ مستنبط کیا ہے کہ اگر کسی شخص نے اپنے بیٹے کو ذبح کرنے کی نذر مانی تو اس کی جگہ ایک بکری ذبح کرنے سے نذر پوری ہو جائے گی۔

تحفظ ختم نبوت کانفرنس کسوانہ احمد پور سیال

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام چک نمبر ۳/۵۔ ایل نزد اڈا کسوانہ احمد پور سیال میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی جس کی صدارت صاحبزادہ خواجہ عزیز احمد نے کی۔ قاری غلام مرتضیٰ اور جناب ابوبکر مدنی نے نعتیہ کلام پیش کیا۔ مولانا عبدالرشید سیال، مولانا محمد راشد مدنی اور مولانا نور محمد ہزاروی کے بیانات ہوئے۔

ادعیّہ مسنونہ

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

جس کی زبان تیز ہو کیا پڑھے: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے سرور دو عالم ﷺ سے عرض کی: اے اللہ کے رسول میں ایک تیز زبان آدمی ہوں اور یہ تیزی زیادہ تر بیوی پر ہوتی ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تو تم استغفار کیوں نہیں کرتے؟ آپ نے فرمایا کہ میں تو دن میں یا فرمایا دن رات میں سو مرتبہ اللہ تعالیٰ سے استغفار کرتا ہوں۔

کثرت سے استغفار کرنا: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے زیادہ کثرت سے یہ کلمات پڑھتے ہوئے کسی کو نہیں دیکھا: ''اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ''

کثرت سے استغفار کا ثواب: حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو آدمی کثرت سے استغفار کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو ہر غم سے نجات، ہر تنگی سے کشادگی عطا فرمائے گا۔ جہاں سے اس کا گمان بھی نہ ہوگا۔

کلمات استغفار: حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کو ایک مجلس میں سو مرتبہ یہ کلمات کہتے ہوئے سنا کرتے تھے: ''رَبِّ اغْفِرْلِیْ وَتُبْ عَلَیَّ اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُوْر'' دوسری حدیث میں الفاظ ہیں ''اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَتُبْ عَلَیَّ اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُوْر'' حضرت خباب ابن ارت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا اے اللہ تعالیٰ کے رسول ہم استغفار کیسے کریں۔ آپ نے فرمایا یوں کہو: ''اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلَنَا وَارْحَمْنَا وَتُبْ عَلَیْنَا اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ''

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بیشک سید الاستغفار یہ ہے: ''لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُکَ، اَنَا عَلٰی عَھْدِکَ وَوَعْدِکَ مَا اسْتَطَعْتَ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ، اَبُوْءُ لَکَ بِنِعْمَتِکَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ'' کئی ایک احادیث میں سرور دو عالم ﷺ نے سید الاستغفار سیکھنے اور پڑھنے کی تلقین فرمائی اور یہ بھی فرمایا اگر اس کو صبح کے وقت یقین سے پڑھا اور مر گیا تو وہ جنت میں داخل ہوگا اور اگر شام کے وقت یقین کے ساتھ پڑھا اور مر گیا تو جنت میں داخل ہوگا۔ (عمل الیوم واللیلۃ یعنی نبوی لیل ونہار)

انتخاب لاجواب

حافظ محمد انس

قحط الرجال: ناشکرگزاری کا نتیجہ بے ہنری کی صورت میں سامنے آتا ہے اور جہاں ناشکر گزار اور بے ہنر جمع ہو جائیں وہاں منافقت کا دور دورہ رہتا ہے۔ جب اشراف کی حاجت ہی نہ رہے تو کوئی ان کی تلاش اور دلجوئی کیوں کرے۔ ہنر کی قدر ناشناسی سے بے ہنری کو فروغ ملتا ہے۔ کم ظرف کو سر آنکھوں پر بٹھایا جائے تو اشراف کی عزت میں کمی ہو جاتی ہے۔ منافقت کے لئے یہ فضا بڑی سازگار ہوتی ہے۔ منافق کے دل میں کچھ ہوتا ہے اور زبان پر کچھ اور، وہ دو قدم زبان کے ساتھ اٹھاتا ہے اور چار قدم دل ہی دل میں پیچھے چلا جاتا ہے۔ جس قافلے میں ایسے مسافر شامل ہوں اسے نہ کبھی سمت ملی ہے اور نہ منزل۔ جہاں سے اسے آگے روانہ ہونا چاہئے وہاں سے وہ پسپائی اور رسوائی کی راہ پر نکل جاتا ہے۔ ایسے کارواں میں عبرت اور ذوق کی کمی اور بے کسی و بے دلی کی فراوانی ہوتی ہے۔ کیوں کہ عبرت وہ پکڑتے ہیں جو شکر کرنا جانتے ہوں، ذوق ان میں ہوتا ہے جو شرف و ہنر رکھتے ہوں، تمنا ان کی جواں ہوتی ہے جو منافقت سے نا آشنا ہوں۔ اگر دل تشکر کی طرف نہیں آتا، دماغ ہنر کی طرف نہیں جاتا اور زبان حق کی طرف مائل نہیں ہوتی تو انسان انسان نہیں رہتا بلکہ دشت و صحرا میں بدل جاتا ہے۔ جب چاروں طرف بیکراں دشت آدم زاد کی شکل میں پھیلے ہوں تو اس صورت حال کو قحط الرجال کہتے ہیں۔ (آواز دوست ص ۷۲)

آزادی ہند اور علی گڑھ یونیورسٹی: آزادی بڑی کافر صورت اور جان لیوا نکلی۔ بس غدر مچ گیا۔ سر کٹ گئے اور سامان لٹ گیا۔ لہٰذا لوگ بے سروسامان ہو گئے۔ مرنے والوں کو کسی نے دفن نہ کیا مگر بچ رہنے والے زندہ درگور ہو گئے۔ ہر شہر اور قریہ میں قتل و غارت کا بازار گرم تھا۔ مگر مسلم یونیورسٹی ابھی تک محفوظ تھی۔ پھر بری بری خبریں آنے لگیں۔ یونیورسٹی پر حملے کی تیاری ہو رہی ہے، قرب و جوار کے دیہات میں باقاعدہ تربیت دی جا رہی ہے، حملہ سخت اور کئی سمت سے ہوگا۔ ادھر یہ طے ہوا کہ حملے کی صورت میں عورتیں اور بچے سرسید ہال کی کشادہ اور محفوظ عمارت میں محصور ہو جائیں گے اور نوجوان باہر نکل کر مقابلہ کریں گے۔ کچھ ایسے انتظامات بھی کئے گئے کہ حملے کی اطلاع اگر ممکن ہو تو پہلے ہی مل جائے۔ یہ بات سب کو معلوم تھی کہ حملے کی صورت میں یونیورسٹی کا سائرن بجایا جائے گا تاکہ فوری طور پر ہر ایک کو خبر ہو جائے۔ صبح شام مقررہ وقت پر بجنا اس کا معمول تھا۔ مگر دو ایک بار جب سائرن کو ناوقت بجایا گیا تو وہ راتیں جو یوں ہی بے آرام

تھیں لوگوں نے آنکھوں میں کاٹ دیں۔ایک ایک رات بھاری تھی،ایک ایک دن کٹھن تھا۔بے چینی ضرور تھی مگر بے یقینی بالکل نہ تھی۔ ہر شخص اس حقیقت سے واقف تھا کہ ایک منزل سر ہو چکی ہے اور اب کتنے ہی بے گناہ سر اس کی پاداش میں کٹ جائیں گے۔تعجب صرف اس بات پر تھا کہ یہ قربانی اس وقت طلب ہوئی جب ہم منزل پر پہنچ چکے تھے۔خیال تھا کہ رستہ کٹ گیا تو پاپ بھی کٹ جائے گا۔مگر منزل شاد باد پر مہاجروں کا میلا لگا ہوا تھا اور منزل برباد پر مرگ انبوہ کا جشن بپا تھا۔ایسے جشن اور میلے کسی کا لحاظ نہیں کرتے، نہ جوانی اور بزرگی کا، نہ کم سنی اور نسوانیت کا۔ یہ وقت اور مقام کے پابند بھی نہیں ہوتے، نہ کسی کی مجبوری دیکھتے ہیں اور نہ کسی کی فریاد سنتے ہیں۔اصول یہ ہے کہ پانی نشیب کی طرف بہتا ہے اور خون کے لئے ناطاقتی ہی نشیب کا درجہ رکھتی ہے۔لیکن جسے اللہ رکھے وہ اس ابتلاء سے بھی بچ نکلتا ہے، چنانچہ مسلم یونیورسٹی بالکل محفوظ رہی۔

(آوازدوست ص۱۷۲)

<u>برف اور آگ</u>: (جہاز) میں اڑان اتنی اونچی ہو جاتی ہے کہ چہار سو ایک بے نشان خلا کے سوا کچھ نظر نہیں آتا۔البتہ غور سے دیکھیں تو اس خلا میں دروازے ہی دروازے ہیں اور سیڑھیاں ہی سیڑھیاں، جس دروازے پر چاہیں دستک دیں اور جس دنیا میں چاہیں داخل ہو جائیں۔جس سیڑھی پر چاہیں چڑھ جائیں اور جس ستارے پر چاہیں جا اتریں۔ایک روز مسافر جلال و جمال کے دروازے سے داخل ہوا اور سیڑھی اسے ایک برفانی اور نورانی چوٹی پر لے گئی۔ دور تک پھیلے ہوئے سلسلہ کوہ کی برف سے لپٹی ہوئی خوبصورت وادیوں اور ڈھکی ہوئی بارعب چوٹیوں کو ہوائی جہاز کے دریچہ سے پہلی بار دیکھا تو پتہ چلا کہ گمراہی میں بے ذوقی اور کفر میں کم نظری کو کتنا دخل ہے۔

اتنے خوش منظر اور پائیدار برف کدے کے ہوتے ہوئے لوگ کیوں کر آتش پرست ہو گئے۔ آگ میں وہ کیا بات ہے جو برف میں نہیں۔اس میں حدت اس میں شدت، وہ طلائی یہ نقرئی، وہ دھواں دھواں، یہ اجلی اور بے داغ اور دونوں معمولات زندگی کے لئے درکار اور کارآمد۔ایک جنگ میں آتش انتقام بھڑکائی جاتی ہے اور دوسری سرد جنگ کہلاتی ہے۔شعر کا ایک مصرع اگر آتش شوق کے ذکر سے شروع ہو تو دوسرا آہ سرد پر ختم ہوتا ہے۔رزم ہو کہ بزم اگر آگ لازم ہے تو یخ ملزوم۔

واقعات میں خیالات کی تونگری کہاں اور شعور میں شوق کی ثروت کہاں۔ واقعہ یک زمانی ہوتا ہے،سو رات گئی بات گئی۔خیال پر کوئی ایسی بندش نہیں۔جب چاہا اور جہاں چاہا بات دہرالی۔قند مکرر کا مزہ لیا اور رات پھر سے سجالی۔کچھ ایسا فرق شعور اور شوق میں بھی ہوتا ہے۔جو شئے وہاں غائب وہ یہاں موجود اور ارزاں، جو بات وہاں محال وہ یہاں ممکن اور آسان۔ (سفر نصیب ۱۲اص ۱۴امختار مسعود)

مناظرۃ الہند الکبریٰ یعنی ہندوستان کا عظیم مناظرہ

قسط نمبر 18 ...... متکلم اسلام مولانا رحمت اللہ کیرانویؒ ...... ترجمہ: مولانا غلام رسول دین پوری

مباحثہ میں باقاعدگی لانے کے لئے فریقین میں جو اہم اور مفید ترین باتیں ہوں ان کو نوٹ بھی کیا جائے اور لکھ کر فریقِ مخالف کو پیش کیا جائے اور اس سے دستخط بھی لے لئے جائیں اور دونوں فریق دستخط کرنے کے پابند ہوں۔ پھر ''شیخ کیرانویؒ'' نے اپنی بات واضح کرنے کے لئے مثال دے کر سمجھایا کہ دونوں دنوں کے مباحثہ میں آپ نے اور ''پادری فرنچ'' نے جو باتیں کہی ہیں ان کو لکھ کر آپ کے سامنے ہم پیش کردیں اور آپ اس پر دستخط کردیں، خصوصاً درج ذیل باتوں کو لکھنے کا آپ نے خط میں ذکر فرمایا کہ ہم درج ذیل باتیں خصوصیت کے ساتھ لکھ بھیجیں گے: مثلاً

(۱) آپ نے اپنی کتاب ''میزان الحق'' کے پہلے باب کی دوسری فصل میں جو دعویٰ کیا ہے اور اس کو قرآن اور مفسرین کی طرف منسوب کیا ہے اسے آپ نے تسلیم کیا ہے کہ وہ غلط ہے۔(۲): جیسے آپ نے اہلِ اسلام کی اصطلاح کے مطابق نسخ کے امکان کو تسلیم کیا ہے اور اسی معنی کے اعتبار سے آپ نے تورات کے منسوخ ہونے کا اعتراف کیا ہے، اور آپ نے مجمعِ عام میں اپنی زبان سے بار بار کہا ہے کہ تورات منسوخ ہے، اسے قبول کرنے میں آپ کو کوئی عذر نہیں سوائے اس کے کہ قولِ مسیح ''ولکن کلامی لا یزول'' کی وجہ سے انجیل منسوخ نہیں مانتے، جبکہ مسیح کا قول صرف ایک خاص خبر سے متعلق ہے عام نہیں ہے۔(۳): ''پادری فرنچ'' نے جیسے پہلے دن جلسہ میں آپ حضرات کی جانب سے اعتراف کیا کہ ''کتبِ مقدسہ'' میں سات آٹھ مقامات میں تحریف ہوئی ہے اور آپ نے اس پر رضا مندی کا اظہار بھی کیا ہے۔(۴): اور ''پادری فرنچ'' نے اسی جلسہ میں ''کتبِ مقدسہ''، میں چالیس ہزار اختلاف عبارت کا اعتراف و اقرار کیا ہے، اور آپ اسے ''سہو کاتب'' کے لفظ و عنوان سے تعبیر کرتے ہیں۔(۵) اور جس طرح آپ حضرات نے ''کتبِ مقدسہ'' میں ''سہوِ کاتب'' کو دوسرے جلسے میں تسلیم کیا ہے، اور میری التماس پر آپ نے اس کی تشریح اس طرح کی ہے کہ اگر حاشیہ کی عبارت متن میں داخل کردی گئی، یا کچھ آیتوں کا اضافہ کردیا گیا، یا بعض آیتوں کو حذف کردیا گیا، یا ان کو نکال دیا گیا (یہ خرابی پانچ چھ مقامات پر واقع ہوئی ہے)۔ یا ایک لفظ کے بدلے وہاں دوسرا لفظ لکھ دیا گیا (اور یہ بہت سارے مقامات پر واقع ہوا ہے)۔ یا متن میں بطورِ تفسیر کچھ الفاظ بڑھا دیئے گئے خواہ یہ اضافہ و تبدیلی یا اسقاط و تبدیلی قصداً ہو یا سہواً، یا خطاً ہو یا جہالۃً، یہ جملہ

چیزیں ہمارے نزدیک ’’سہوِ کاتب‘‘ میں شامل ہیں، یا اس طرح کے دیگر امور بھی ہوں گے جن کا آپ حضرات کو بخوبی علم ہے۔

۲...... ہماری دوسری شرط یہ ہے کہ ہماری بحث وگفت گو ابتداء ہی سے ’’عہدِ قدیم وعہدِ جدید‘‘ دونوں کے مجموعہ پر رہی، صرف ’’عہدِ جدید‘‘ پر نہیں رہی، اسی وجہ سے ہر جلسہ میں متعدد مرتبہ فریقین کی زبان پر یہ بات آئی اور یہی بحث مناظرہ سے قبل کے فریقین کے مکتوبات وخطوط میں طے ہوئی تھی کہ مطلقاً ’’نسخ وتحریف‘‘ موضوعِ مناظرہ ہوگا، نا کہ محض ’’عہدِ جدید‘‘ کے ’’نسخ وتحریف‘‘ پر۔ اس لئے ’’عہدِ جدید‘‘ کو خاص کرنے کی بات اختتامِ جلسہ تک آپ حضرات کی جانب سے نہیں آئی اور نہ آئندہ آنی چاہیے!۔

۳...... تیسری شرط یہ ہے کہ جب کبھی بھی کوئی سائل یا مجیب گفت گو کر رہا ہو تو دورانِ تقریر تمہاری جانب سے ’’نہیں، نہیں‘‘ کا لفظ ہرگز صادر نہیں ہونا چاہیے! یہ تو (دنیا کی اسمبلیوں میں) حکّام کا طرز وطریقہ ہے (اس سے یکسر گریز کرنا چاہیے!) یہ علماء کے وضع کردہ اصولِ مناظرہ کے بالکل خلاف ہے، اور ان شاء اللّٰہ! ہماری جانب سے اصولِ مناظرہ وآدابِ مجلس کے خلاف کوئی امر ظاہر نہیں ہوگا۔ ہر فریق کے لئے لازمی ہے کہ سوال کرنے والے یا جواب دینے والے کی بات کو مکمل طور پر سنے اور جب وہ اپنی بات پوری کر لے تو اس کے بعد ہاں یا نہیں کہنے کا اختیار ہوگا۔

۴...... چوتھی شرط یہ ہے کہ آئندہ سب سے پہلے ’’نبوتِ محمدی (علٰی صاحبھا الصّلٰوۃ و السّلام)‘‘ اور ’’قرآن مجید‘‘ کے برحق ہونے کے مسئلہ پر مباحثہ وگفت گو ہوگی۔ لیکن یاد رہے کہ ’’نبوتِ محمدی (علٰی صاحبھا الصّلٰوۃ و السّلام)‘‘ اور ’’قرآن مجید‘‘ پر بحث کے دوران خیرالبشر ﷺ اور قرآن مجید کے متعلق ایسے نازیبا الفاظ ہرگز زبان پر نہ لائیں جو سامعین کو شاق اور گراں گزریں، اور اردو محاورہ کے لحاظ واعتبار سے ناقابل برداشت ہوں، ہاں! اس امر کا آپ کو اختیار ہے کہ آپ حضور ﷺ کی رسالت سے انکار کریں یا قرآن پاک کو برحق کتاب تسلیم نہ کریں، اور آپ کو ان پر مطاعن واعتراضات کا حق حاصل ہے ضرور کریں، دیگر جو شکوک وشبہات بھی پیش کریں گے! ہم ان کا جواب دیں گے اور دفاع کریں گے۔ امید ہے کہ آپ میری ان چار شرطوں کو منظور فرمائیں گے۔

شیخ کیرانویؒ نے ان چاروں شرطوں کے لکھنے کے بعد ’’پادری فنڈر‘‘ کو اس بات کا جواب دیا جو اس نے ڈاکٹر محمد وزیر خان کی جوابی تقریر کے سلسلہ میں لکھا تھا اور ان کو پابند کیا تھا کہ وہ صرف ایک خاص مسئلہ (کہ انجیل تو اپنی اصلی حالت پر باقی رہی البتہ اس کی تعلیمات واحکام میں فرق پڑ گیا) پر مدلل تقریر کریں گے۔ آپ نے لکھا کہ آپ کی طرف سے ڈاکٹر وزیر خان پر پابندی لگانے پر مجھے حیرت ہے۔

اس حیرت کے تین اسباب ہیں: (۱): اولاً تو اس لئے کہ ہماری ذمہ داری صرف اتنی تھی کہ ہم ’’تورات وانجیل‘‘ کے بارے میں یہ ثابت کریں کہ ان کے مکمل طور پر کلامِ الٰہی ہونے میں شک ہے، ان میں انسانی کلام داخل کر دیا گیا ہے اور خدا کے فضل سے ہم نے اس کو ثابت بھی کر دیا ہے اور آپ نے مجمعِ عام میں تسلیم بھی کر لیا ہے کہ ان میں تحریفات ہوئی ہیں، پہلے جلسہ میں بھی آپ نے اعتراف کیا ہے اور دوسرے جلسہ میں ’’سہوِ کاتب‘‘ مان کر اس کا اعتراف کیا ہے جو ہمارے نزدیک تحریف میں شامل ہے، تحریف ہی کو آپ نے اپنی وضاحت میں ’’سہوِ کاتب‘‘ کہا ہے، اس طرح آپ نے ہمارے دعویٰ کو مکمل تسلیم کر لیا ہے، اب ہمارے اور آپ کے درمیان نزاع صرف لفظی رہ گیا ہے کہ آپ اس کو ’’سہوِ کاتب‘‘ کہتے ہیں اور ہم اس کو تحریف کے لفظ سے تعبیر کرتے ہیں مگر بات ایک ہی ہے، پھر اس کے بعد بے شمار جگہوں پر آپ نے تحریفات کا کھلے لفظوں میں اقرار کر لیا ہے، اب آپ لوگ اس کو کہتے ہیں کہ متن میں تحریف نہیں ہوئی جس سے آپ کی مراد یہ ہے کہ مذہبی تعلیمات واحکام، تثلیث اور مسیح کے کفارہ ہونے پر اس تحریف سے کوئی اثر نہیں پڑا ہے، اس کو ثابت کرنا آپ کی ذمہ داری ہے ہماری ذمہ داری نہیں۔

(۲): دوسری سبب یہ ہے کہ مناظرہ سے قبل والے خط میں آپ لکھ چکے ہیں کہ نسخ اور تحریف اور تثلیث کے مسئلوں میں اہلِ اسلام کی حیثیت معترض کی ہوگی اور آپ کی حیثیت مجیب کی ہوگی، اس لئے کتب مقدسہ میں عدم تحریف کو ثابت کرنا آپ کی ذمہ داری ہے ہم اس ذمہ داری سے قطعاً بری ہیں۔

(۳): تیسری سبب یہ ہے کہ ڈاکٹر وزیر خان ’’پادری فرنچ‘‘ کے طومار کا جواب دینا چاہتے تھے اور اب بھی جواب دینے کے خواہش مند ہیں مگر اور ان کو یہ شکایت ہے کہ ان کو جواب کا موقع نہیں دیا گیا تو ان کی شکایت دور کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ان کی صوابدید کے مطابق جواب دینے کا موقع دیا جائے، اسی لئے مجلسِ مناظرہ منعقد کی جارہی ہے، پھر آپ نے اپنے خط میں ڈاکٹر وزیر خان سے ایک دوسرے موضوع پر کلام کرنے کا کیوں مطالبہ کیا ہے؟ یہ غیر مناسب بات ہے، ہاں جب وہ ’’پادری فرنچ‘‘ کے جواب سے فارغ ہو جائیں تو دوسرے امور جو ہر فریق کی الگ الگ ذمہ داری ہے اپنی ذمہ داری کے مطابق آپ کی باتوں کا جواب دیں گے، میرے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ ڈاکٹر وزیر خان سے اور کسی دوسرے موضوع پر گفت گو کرنے کی پابندی عائد کرنا کسی طرح صحیح نہیں ہے، پھر خط کے آخر میں آپ نے لکھا کہ: آپ نے کتاب کے صفحہ ۶۰ کی طرف مجھے توجہ دلانے پر عذر بیان کیا ہے، مجھے اس سے خوشی ہوئی اور میرا دل صاف ہو گیا چونکہ پہلے میرا غالب گمان یہی تھا کہ آپ نے مجھے قلبی اذیت پہنچانے کی نیت سے صفحہ ۶۰ کا حوالہ دیا

ہے، خدا کا شکر ہے کہ مجھ سے نقل کرنے میں کوئی غلطی نہیں ہوئی اور کتاب دیکھ کر آپ نے میری تصدیق بھی کردی۔ فالحمد للّٰہ! رحمت اللہ کیرانوی ...... ۱۷؍رجب ۱۲۷۰ھ، مطابق ۱۶؍اپریل ۱۸۵۴ء

پادری فنڈر کا تیسرا خط

شیخ کیرانویؒ کا خط پڑھ کر ’’پادری فنڈر‘‘ چوکنا ہوگیا، اس نے سمجھ لیا کہ مجھ سے میری شکست کے دستاویز پر دستخط کرانے کی یہ کوشش ہے، حالانکہ شیخ کیرانویؒ نے جو کچھ بھی لکھا تھا وہ سب کچھ علیٰ رؤس الاشہاد ہوچکا تھا، اس پر کوئی اضافہ نہیں تھا لیکن ’’پادری فنڈر‘‘ اس تحریر پر دستخط کرنے کے لئے تیار نہیں ہوا، اس نے مناظرہ کی روداد میں اپنی طرف سے کچھ جھوٹ آمیزش کر کے اس حقیقت کے خلاف بنادیا اور شیخ کیرانویؒ کو لکھا کہ آپ میری تحریر کے مطابق کاغذ تیار کریں گے تب میں اس پر دستخط کرسکتا ہوں ورنہ نہیں، جبکہ اس نے وہ باتیں لکھیں جو مناظرہ میں نہیں ہوئی تھیں، اس نے مجمعِ عام میں جن باتوں کا اعتراف کیا تھا تمام حاضرین نے سنا تھا اب اپنے اعتراف کو ہلکا کرنے کے لئے اپنی طرف سے کچھ نئی باتوں کو شامل کر کے اس کو خلافِ حقیقت بنادیا تھا، اس طرح اس نے پہلی شرط کو ماننے سے انکار کردیا اور پھر تیسری شرط بھی اس کے حلق سے نیچے نہیں اتر رہی تھی، اس سے بھی اس نے انکار کردیا اپنے خط میں اسی فریب کاری سے اس نے کام لیا تھا، اس نے ۲۸ اپریل ۱۸۵۴ء کو شیخ کیرانویؒ کے نام خط لکھا۔

’’آئندہ مناظرہ اسی قاعدے اور ترتیب سے ہوگا جس کو فریقین پہلے سے طے کرلیں، آپ نے اپنے خط میں جو پہلی شرط لکھی ہے ہر ایک کا بیان نقل کیا جائے اور ہر فریق اپنے بیان پر دستخط کرے اگرچہ یہ طولِ عمل ہے مگر میں اور ’’پادری فرنچ‘‘ اس پر راضی ہیں کہ گزشتہ جلسوں کی کارروائی جس مرحلہ پر ختم ہوئی اس میں یہ ہوا تھا کہ ہم نے تورات کے مسائل فروعیہ میں نسخ کا اعتراف کیا تھا اصولِ ایمانیہ میں نسخ کا اعتراف نہیں کیا تھا، اور فروع کے بارے میں ہم نے کہا تھا کہ ظہورِ مسیح کے بعد وہ ختم ہوں گے، انجیل کے سلسلہ میں کہا تھا کہ وہ نہ منسوخ ہوئی اور نہ منسوخ ہوسکتی ہے، کیونکہ انجیل کے لئے قولِ مسیح موجود ہے یعنی انجیل لوقا باب ۲۱ آیت ۳۳ میں یہ قول موجود ہے۔

پھر تحریف کے سلسلہ میں ہمارا جواب تھا یہ تحریف اور تبدیلی ’’سہوِ کاتب‘‘ کی وجہ سے ہے جو نقطوں، حرفوں اور لفظوں میں واقع ہوئی ہے اور کچھ آیات میں بھی ہمارے علماء نے تمام قدیم نسخوں سے ان غلطیوں کو نکال دیا ہے، غلطیاں تیس ہزار کے قریب تھیں، یہ غلطیاں ساڑھے چھ سو نسخوں میں تھیں، بعض میں کم غلطیاں تھیں اور بعض میں زیادہ، اب چند الفاظ اور چند آیتیں مشکوک اور مشتبہ رہ گئی ہیں، پھر ہم نے ان علماء

کی شہادتیں پیش کیں جنہوں نے تصحیح میں اپنی عمریں صَرف کردیں اور ہم نے یہ ثابت کیا تھا کہ کاتبوں کے سہو سے اصل متن انجیل میں کوئی فرق نہیں پڑا یعنی مطلب اصلی اپنے اصل پر رہا، تمام تعلیمات اور انجیل کے احکام وہی ہیں جو پہلے تھے۔

اس کی صداقت ہمارے علماء کی شہادتوں کے علاوہ متداول انجیلوں اور محمد (ﷺ) کے زمانہ کی انجیل سے مقابلہ کر کے معلوم کی جاسکتی ہے، ہمارے ان دلائل کے بعد آپ لوگوں نے کہا کہ ان تحریفات سے مضمون میں فرق پڑسکتا ہے تو میں نے آپ سے انجیل طلب کی اور کہا کہ ایسی کوئی مشہور انجیل نکالئے جو زمانہ گزشتہ میں مروج رہی ہو اور اس سے ثابت کیجئے کہ اس میں جو تعلیمات اور احکام ہیں وہ ان کے علاوہ ہیں جو موجودہ انجیلوں میں ہیں لیکن آپ لوگوں نے اپنے مدعا کو ثابت کرنے کے لئے کوئی دلیل نہیں دی، میں نے اسی وجہ سے کہا تھا کہ آپ کے پاس صرف زبانی دعویٰ ہے کوئی دلیل نہیں، دوسرا جلسہ اسی بحث پر ختم ہوگیا تھا، اگر آپ لوگ یہی مضمون لکھ کر میرے پاس بھیج دیں گے تو میں بھی اس پر دستخط کروں گا اور ’’پادری فرنچ‘‘ بھی دستخط کردیں گے۔

غلط بیانی اور پردہ پوشی

’’پادری فنڈر‘‘ نے مناظرہ کے ایک ہفتہ بعد اپنے کمرے میں بیٹھ کر یہ روداد گھڑی ہے جس کا حقیقت سے بہت کم تعلق ہے، دوران مناظرہ اس نے کئی بار مجمعِ عام میں اقرار کیا تھا کہ ’’تورات‘‘ منسوخ ہو چکی ہے، تمام حاضرین نے اس کو سنا اس میں کوئی تفصیل نہیں تھی، اب اس کے برعکس لکھتا ہے کہ ہم نے فروع میں تحریف تسلیم کی تھی، تعلیمات واحکام میں تحریف تسلیم نہیں کی تھی اور جن فروع میں ہم نے تحریف تسلیم کی تھی ظہورِ مسیح کے بعد وہ از خود کالعدم ہوگئیں، یہ سارے نکتے اس کو دورانِ مناظرہ نہیں سوجھے تھے اور ایک ہفتہ بعد جب مناظرہ کی بدحواسی ادورہ ختم ہوا تو احساس ہوا کہ ہم نے پہاڑ جیسی غلطیاں کی ہیں، پورے مذہب عیسوی کو داغدار بنا دیا ہے تو اس نے یہ فرضی روداد مرتب کردی اور دونوں کے جلسہ کی کارروائی جو اپنے ذہن سے مرتب کی ہے اس کو صحیح اور سچی ثابت کرنے کے لئے کم از کم اس واقعہ کو ضرور لکھنا چاہئے تھا جب مسلمانوں کے اظہار ومسرّت کو دیکھ کر ’’مسٹر اسمتھ‘‘ حاکم صدر دیوانی نے ’’پادری فرنچ‘‘ سے پوچھا تھا یہ کیا ہو رہا ہے اور کس بات پر خوشی کا اظہار کیا جارہا ہے تو ’’پادری فرنچ‘‘ نے انگریزی میں اس کو بتایا تھا یہ لوگ انجیل سے سات آٹھ مقامات ایسے ڈھونڈ کر لائے ہیں جہاں تحریف ہوئی ہے اور ہمارے علماءِ سلف نے اس کا اقرار کیا ہے، ’’پادری فنڈر‘‘ نے بھی اس کو تسلیم کرلیا ہے۔

جاری ہے!!

حضرت مولانا مفتی رضاء الحق مفتی اعظم جنوبی افریقہ کا خطاب

مولانا محمد طیب

(پیر ار مئی ۲۰۲۳ء ختم نبوت کانفرنس خانقاہ شمسیہ شاہ منصور صوابی)

الحمد للّٰہ رب العلمین والصلوۃ والسلام علی سید الانبیاء والمرسلین ...... اما بعد!

محترم علماء کرام اور مسلمان بھائیو! مجھ سے پہلے شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب نے ہمارے سامنے حضرت مہدی علیہ الرضوان اور حضرت عیسیٰ علی نبینا وعلیہ السلام کے بارے میں بہت اچھی باتیں ارشاد فرمائیں اور مدلل، دلائل سے مزین اور خوبصورت بیان فرمایا۔ آج کل بہت سے لوگ ایسے ہیں کہ حضرت مہدی علیہ الرضوان کے آنے سے انکار کرتے ہیں، حضرت عیسیٰ کے آنے سے انکار کرتے ہیں، اور مختلف شبہات اور شکوک لوگوں کے ذہنوں میں ڈالتے ہیں۔ تو ماشاء اللہ انہوں نے تسلی بخش اور خوبصورت بیان فرمایا۔ اللہ تعالیٰ ختم نبوت کے سر پرستوں اور ختم نبوت کے اکابر کی عمروں میں برکت ڈالے۔ الحمد للہ! اللہ تعالیٰ نے ہمارا یہ گاؤں شاہ منصور ضلع صوابی خیبر پختونخواہ، یہ خانقاہ اور یہ جگہ ختم نبوت کے لئے ایک مرکز بنایا۔ یہ سب اکابر کی برکات ہیں اور اکابر کے انوارات ہیں۔ ہم علامہ بنوری ٹاؤن میں رہ چکے ہیں۔ حضرت مولانا یوسف بنوری جب ۱۹۷۴ء میں تحریک ختم نبوت کے سر پرست تھے تو اس وقت میں تخصص میں تھا۔ پھر میں ۱۹۷۴ء میں مدرس بن گیا۔ حضرت علامہ بنوری کا جوش وجذبہ ہم نے دیکھا تھا۔ بہت جوش سے کام کرتے تھے اور یہ فرمایا کرتے تھے کہ ہم نے اپنے بدن کو اس لئے موٹا کیا کہ ختم نبوت کے راستے میں اگر شہادت مقدر ہو تو ہم شہید ہو جائیں۔ روزانہ طلباء کو بھیجتے تھے کہ آپ جا کر لوگوں کو ختم نبوت کا مسئلہ بیان کریں۔ ہمارے بہت سے ساتھی جب جاتے اور کوئی شکایت کرتا تو وہ گرفتار کیے جاتے۔ تو ہم ہر رات جاتے اور مختلف مقامات پر ختم نبوت کا مسئلہ بیان کرتے۔

حضرت مولانا بنوری کی سر پرستی میں اللہ تعالیٰ نے یہ مسئلہ حل فرمایا اور قادیانی غیر مسلم اقلیت گردانے گئے اور شمار کیے گئے۔ یہ فیصلہ تقریباً شعبان میں ہو چکا تھا۔ شعبان کے بعد رمضان المبارک میں حضرت مولانا بنوری عمرے کے لئے تشریف لے گئے تھے۔ اس وقت جامعہ ازہر کے رئیس اور مہتمم حضرت شیخ عبد الحلیم محمود تھے۔ اس کی خوبصورت داڑھی تھی۔ صوفی تھے اور تصوف میں بھی بہت آگے تھے۔ ذکرو اذکار کیا کرتے تھے۔ حالانکہ شیخ الازہر اکثر ایسے ہوتے ہیں کہ ان کی داڑھی بھی نہیں ہوتی۔ لیکن وہ ایسے تھے کہ بہت

متقی، پاک اور اچھے آدمی تھے۔ جب حضرت مولانا بنوری جب مدینہ منورہ میں تھے تو شیخ الازہر عبدالحلیم محمود آئے۔اور اجازت مانگی کہ میں حضرت مولانا بنوری کے ساتھ اکیلے ملاقات کرنا چاہتا ہوں۔ دونوں نے کمرے میں ملاقات کی۔اور پھر دونوں روتے ہوئے نکلے۔ وہاں جو ساتھی تھے۔انہوں نے پوچھا کہ یہ کیا ہوا کہ شیخ عبدالحلیم محمود بھی روتے ہیں اور حضرت مولانا بنوری بھی روتے ہیں۔ پھر معلوم ہوا کہ شیخ عبدالحلیم محمود نے یہ کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھا۔ رسول اللہ ﷺ بہت خوش تھے اور مجھے فرمایا کہ تم جاؤ اور میری طرف سے مولانا یوسف بنوری کو مبارکباد دو کہ ان کی سرپرستی اور نگرانی میں اللہ تعالیٰ نے یہ مسئلہ حل فرمایا۔تو میں اس لئے مصر سے آیا ہوں۔ مجھے معلوم ہوا کہ آپ عمرے کے لئے تشریف لائے ہیں۔تو میں رسول اللہ ﷺ کی طرف سے مبارکباد دینے آیا ہوں۔ یہ اتنا مبارک مسئلہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی روحانیت اس کی نگرانی کرتی ہے اور اس کی سرپرستی کرتی ہے۔

جب بہاولپور مقدمہ تھا تو حضرت مولانا انورشاہ کشمیری باوجود اس کے کہ بیمار تھے، کئی بیماریاں تھیں لیکن آپ تشریف لائے اور مسلمانوں کی طرف سے وکالت کی۔اور حضرت مولانا انورشاہ کشمیری نے یہ فرمایا کہ ہماری ساری زندگی اس میں گزری کہ حضرت امام ابوحنیفہ کا مذہب راجح ہے، امام شافعی کا مذہب مرجوح اور کمزور ہے۔قبر میں ہم سے یہ نہیں پوچھا جائے گا کہ امام شافعی کے مذہب پر لوگ کیوں چلتے تھے یا امام ابوحنیفہ کے مذہب پر؟ جہاں جو مذہب رائج ہوتا ہے تو اس پر لوگ عمل کرتے ہیں۔اس وجہ سے علماء کرام فرماتے ہیں کہ جب ہم سے پوچھا جائے کہ تمھارا مذہب حق ہے یا باطل ہے؟ تو ہم کہیں گے کہ ہمارا مذہب حق ہے لیکن اس میں خطاء کا احتمال ہے۔اور ہمارے مقابل دوسرے اماموں کا مذہب خطاء ہے لیکن یہ احتمال موجود ہے کہ وہ حق ہو۔تو مذہب میں ہم اپنا مذہب حرف آخر نہیں سمجھیں گے بلکہ غلطی اور خطا کا احتمال اس میں موجود ہے۔اور جب ہم سے عقیدہ کے بارے میں پوچھا جاتا ہے۔اہل سنت والجماعت کا جو عقیدہ ہے جیسا کہ مولانا صاحب نے حضرت مہدی علیہ الرضوان کے پیدا ہونے، اور حضرت عیسیٰ کے نزول کا مسئلہ بیان کیا یہ عقیدے کا مسئلہ ہے۔تو جب عقیدے کے بارے میں ہم سے پوچھا جاتا ہے تو ہم یہ کہیں گے کہ ہمارا عقیدہ حق ہے اور مخالفین کا عقیدہ باطل ہے۔علامہ انورشاہ کشمیری نے فرمایا کہ ہم نے ساری زندگی اسمیں گزاری کہ ہمارا مذہب حق ہے اور مخالفین کے مذہب میں خطا ہوسکتی ہے۔اس کا قبر میں نہیں پوچھا جائے گا لیکن اس بات کا پوچھا جائے گا کہ آپ نے رسول اللہ ﷺ کی ختم نبوت کی حفاظت کی ہے یا نہیں؟ تو اس لئے میں اس حالت میں یہاں آیا ہوں۔

پھر اس کے بعد حضرت علامہ انورشاہ کشمیری نے فیصل آباد میں اپنے ایک خاص شاگرد (مولانا محمد انوری اور مولانا محمد صادق بہاول پوری) سے یہ فرمایا جب مقدمہ بہاولپور کا فیصلہ ہوجائے تو آپ آئیں

گے اور اگر میں موجود نہ ہوں گا تو میری قبر پر وہ فیصلہ مجھے سنائیں گے۔ فقیہ الامت حضرت مولانا مفتی محمود حسن گنگوہی یہ فرمایا کرتے تھے کہ مولانا انور شاہ کشمیری کی اس بات سے آپ کے شاگردوں نے ایک یہ مسئلہ اخذ کیا اور سیکھا کہ فیصلہ مسلمانوں کے حق میں آئے گا۔ دوسرا مسئلہ حضرت شاہ صاحب نے یہ فرمایا کہ یہ فیصلہ میری وفات کے بعد ہوگا۔ اور بالکل ایسا ہی ہوا کہ فیصلہ مسلمانوں کے حق میں ہوا اور حضرت سید انور شاہ کشمیریؒ کے وفات کے بعد فیصلہ ہوا۔ تیسرا مسئلہ سماع موتی کے بارے میں معلوم ہوا جس میں اختلاف ہے بعض احناف مانتے ہیں اور بعض نہیں مانتے ہیں۔ اور جب یہاں شاہ منصور ضلع صوابی میں قرآن مجید کا ترجمہ ہوتا تو یہاں ایک طالب علم غالباً کھنڈو شاہ منصور کے قریب ایک گاؤں سے آتا تھا۔ تو حضرت شیخ القرآن کے ساتھ بحث شروع کرتا۔ بہت دیر تک جب بحث ہوتی تو آخر میں حضرت شیخ القرآن فرماتے کہ اللہ تعالیٰ سلام کو سناتے ہیں اور یہ بات نہیں ہے کہ ہر بات سنتے ہیں اور یہ بات نہیں ہے کہ قبر پر پرندہ یا چڑیا بیٹھ گئی تو اس کو بھی سمجھتے ہیں۔ لیکن سلام اللہ تعالیٰ ان کو سناتے ہیں۔ یہ مسئلہ بھی حضرت شاہ صاحب کے شاگردوں نے معلوم کیا کہ حضرت سید انور شاہ کشمیریؒ سماع موتی کے قائل تھے۔ ویسے ہم سِماع موتی کہتے ہیں لیکن صحیح لفظ سَماع موتی ہے۔ سَماع مصدر ہے۔ اور سِماع نہیں ہے۔ جیسا کہ سَماعت صحیح ہے سِماعت نہیں۔ حضرت شاہ انور شاہ کشمیریؒ سماع موتی کے قائل تھے اور مفتی عزیز الرحمٰن صاحب جو کہ دارالعلوم دیوبند کے مفتی تھے سماع موتی کے قائل نہیں تھے۔ یہ اختلافی مسئلہ ہے۔

بہرحال ہمارے اکابر نے اس میں بہت سی قربانیاں دی ہیں لیکن الحمد للہ! اب ہمارے وطن اور علاقے میں یہ بیداری پیدا ہوئی اور ختم نبوت کی خدمت کرتے ہیں اور مجلس تحفظ ختم نبوت کے جو ہمارے سرپرست اور نگران اور اکابر ہیں وہ ان سب کی نگرانی کرتے ہیں۔ ہم سب کو چاہئے کہ ان کی نگرانی میں کام کریں، ان کے احکام پر عمل کریں۔ ان کی طریقہ کی پیروی کریں، ان کی راستے پر چلیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی عمروں میں برکت ڈال دے اور ختم نبوت کی خدمت کے لئے ہم سب کو قبول و منظور فرمائے۔ علماء فرماتے ہیں کہ ختم نبوت کا مسئلہ اتنا اہم مسئلہ ہے کہ اگر کوئی ختم نبوت نہ مانے اور یہ کہے کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد نبی موجود ہے جس کا شریعت چلتا ہے تو اس نے پوری شریعت سے انکار کیا۔ یہ ایسا ہے جیسا کہ کوئی پوری شریعت سے انکار کرے۔ اس لئے کہ نبی اور رسول اگر دن کو کہے کہ رات ہے تو ہم کہیں گے کہ رات ہے اور اگر رات کو کہے کہ دن ہے تو ہم کہیں گے کہ دن ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی ہر بات کو مانیں گے چاہے ہمارے فہم و عقل میں آئے یا نہیں۔ اب اگر رسول اللہ ﷺ کے بعد کوئی نیا نبی آئے اور کہے کہ میں یہ تمام شریعت ختم کرتا ہوں۔ جیسا کہ غلام احمد قادیانی کہا کرتے تھے کہ نبوت جاری اور جہاد ختم ہے۔ اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

کہ نبوت ختم اور جہاد جاری ہے۔تو ساری شریعت ختم ہو جاتی ہے۔اس لئے یہ پوری شریعت کی حفاظت کا مسئلہ ہے۔اللہ تعالیٰ ہم سب ساتھیوں کو، ہمارے اصاغر کو، سرپرستوں کو اس مسئلے کی وضاحت کرنے،لوگوں کو پہنچانے کی توفیق عطا فرمائے۔اور خصوصا جو لوگ بیرون ملک جاتے ہیں۔اکثر لوگ بیرون ملک جاتے ہیں اور باہر قادیانیوں اوران کی تابعداروں کے جال میں پھنستے ہیں۔وہ کہتے ہیں کہ ہم آپ کو باہر بھیج دیں گے تو وہ خراب ہو جاتے ہیں اور قادیانی بن جاتے ہیں۔یا قادیانیوں کے ساتھ موافق بن جاتے ہیں۔اللہ تعالیٰ ہمارے تمام چھوٹوں کو بڑوں کو اس فتنے سے بچائے۔آمین!

شورکوٹ کینٹ میں ختم نبوت کورسز اور تربیتی ورکشاپس

مورخہ ۴؍جون ۲۰۲۳ کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت شورکوٹ کینٹ کے زیر اہتمام مختلف مقامات پر عقیدہ ختم نبوت کی آگاہی کے سلسلہ میں تربیتی وتنظیمی ورکشاپ اور دروس اور کورسز کا انعقاد کیا گیا۔ان تمام مجالس میں مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی اور مولانا عبدالحکیم نعمانی نے عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت کو واضح کیا۔پروگراموں کی ترتیب یہ ہے:۱......جامعہ اسلامیہ دارالقرآن بلال کالونی میں استاذ القراء، حضرت قاری سلیم اللہ یاسین اور حضرت مولانا صاحبزادہ محمد ضرار معاویہ کی سرپرستی میں دو پروگرام ہوئے۔ختم نبوت ورکشاپ برائے خواتین مدرسہ بنات میں منعقد ہوئی۔جس میں مختلف مدارس کی طالبات واساتذہ خواتین نے بھرپور شرکت کی۔۲......دوسرا پروگرام بعد نماز ظہر جامع مسجد دارالقرآن میں ہوا جس میں مختلف مدارس کے اساتذہ اور طلباء کے علاوہ عوام الناس اور کارکنان ختم نبوت نے بھرپور شرکت کی۔۳......تیسرا پروگرام بعد نماز عصر مدرسہ عربیہ جامعہ مدنیہ تعلیم الفرقان میں مولانا قاری محمد طاہر اور حضرت مولانا محمد احسن کی سرپرستی میں ہوا۔جس میں طلباء مدرسہ وکارکنان ختم نبوت، مدارس کے اساتذہ اور شعبہ بنات میں بھی اساتذہ وطالبات کے علاوہ خواتین نے بھرپور شرکت کی۔۴...... چوتھا پروگرام بعد نماز مغرب جامع مسجد صدیقیہ چک نمبر ۳۲۷ میں مولانا مفتی ذبیح اللہ مہران کی سرپرستی میں ہوا۔جس میں کارکنان ختم نبوت اور عوام الناس نے بھرپور شرکت کی۔

ختم نبوت کنونشن احمد پور سیال جھنگ

۵؍جون ۲۰۲۳ء مسجد عثمانیہ محمدی محلّہ میں مولانا سید عبدالرحمٰن کی صدارت میں ختم نبوت کنونشن منعقد ہوا۔نقابت مولانا عبدالخالق سیال نے فرمائی۔کنونشن سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہ نماء مولانا محمد اسماعیل شجاعبادی اور مولانا عبدالحکیم نعمانی نے خطاب کیا۔

مولانا سید انور شاہ دیپال پوری کا وصال

مولانا اللہ وسایا

حویلی لکھا میں مولانا سید مسعود الحسن اور دیپال پور میں مولانا سید محمود شاہ دو بھائی ہوتے تھے۔ دونوں اپنے علم وفضل اور ذاتی شرافت اور نسبی وجاہت کے باعث بہت نامور تھے۔ مؤخر الذکر مولانا سید محمود شاہ دارالعلوم دیوبند اور مظاہر العلوم سہارنپور کے تعلیم یافتہ تھے۔ حضرت شیخ الحدیث مولانا زکریا کاندھلوی کے شاگرد رشید تھے۔ حضرت شاہ عبدالقادر رائے پوری کے مسترشد تھے۔ آپ نے دیپال پور شاہی مسجد میں خطابت کے ساتھ جامعہ محمودیہ کی بنیاد رکھی۔ ۱۹۵۵ء میں قدرت حق نے آپ کو صاحبزادہ کی نعمت سے سرفراز کیا۔ جس کا تفاؤل کے طور پر نام سید انور شاہ تجویز ہوا۔ سید انور شاہ صاحب نے دینی اور طب کی تمام تعلیم اپنے والد گرامی سید محمود شاہ صاحب سے جامعہ محمودیہ دیپال پور میں حاصل کی۔ البتہ دورہ تفسیر شیخ القرآن حضرت مولانا غلام اللہ خان سے پڑھا۔ ۱۹۷۵ء میں اپنے والد گرامی کے وصال کے بعد سید انور شاہ شاہی مسجد کی خطابت اور جامعہ محمودیہ کے اہتمام پر فائز ہوئے۔ بنین کے ساتھ بنات کے لئے بھی ادارہ قائم کیا اور اس میں دورہ حدیث شریف تک بنات کی تعلیم کا اہتمام کیا۔ ۱۹۷۷ء میں نظام مصطفیٰ کی تحریک میں مردانہ وار حصہ لیا، تین ماہ تک سنٹرل جیل ساہی وال میں قید رہے۔ ان کی مسجد ومدرسہ اہل حق کا اس علاقہ میں سب سے بڑا مرکز شمار ہوتا تھا۔ تمام اکابرین یہاں پر تشریف لائے۔ سید انور شاہ کشمیری کے زمانہ میں حضرت درخواستی، مولانا سید عبدالمجید ندیم، مولانا سید امیر حسین گیلانی، مولانا محمد سلیمان طارق، شیخ الحدیث مولانا محمد عبداللہ رائے پوری، مولانا حبیب اللہ فاضل جالندھری، مولانا سید نفیس الحسینی شاہ، شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خان اور مولانا منظور احمد چنیوٹی ایسے اکابر کا تسلسل کے ساتھ ان کے ہاں آنا جانا رہا۔

مولانا سید انور شاہ بخاری بنیادی طور پر جمعیت علمائے اسلام کے ساتھ وابستہ رہے اور اس علاقہ میں جمعیت علمائے اسلام اور اہل حق کی آپ شناخت تھے۔ آپ نے اپنے جامعہ محمودیہ میں تدریس کے عمل کو بھی جاری رکھا۔ طلباء وطالبات نے سینکڑوں کی تعداد میں آپ سے پڑھنے کا شرف حاصل کیا۔ عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے آپ کی ذات گرامی اس علاقہ میں ایک اتھارٹی کا درجہ رکھتی تھی۔ ملتان، چنیوٹ، چناب نگر کی سالانہ ختم نبوت کانفرنسوں میں آپ صحت کے زمانہ میں بھرپور قافلہ کے ساتھ شریک ہوتے تھے۔

والد گرامی کے بعد سلسلہ قادریہ رائے پور کے طریقہ تصوف پر گامزن رہے۔ ۱۹۸۵ء میں حضرت

سید نفیس الحسینی نے آپ کو خلافت سے بھی نوازا۔ علاقہ بھر میں چودہ مدارس کی شاخیں جامعہ محمودیہ کے تحت قائم کیں اور ان کی سرپرستی فرماتے رہے۔ آپ نے برطانیہ کا بھی غیر ملکی سفر کیا، سفر حج وعمرہ بھی ہوئے۔ ملک عزیز کی تمام دینی تحریکوں میں اپنے علاقہ کی نمائندگی فرماتے رہے۔ عرصہ سے جگر کے مریض تھے۔ علاج اور سرگرمیاں جاری رہیں۔ آخری وقت تک بڑی بہادری کے ساتھ اپنے معمولات کو جاری رکھا۔ ۱۷؍مئی ۲۰۲۳ء کو مغرب کے بعد کلمہ طیبہ کا ورد کرتے ہوئے جان جان آفرین کے سپرد کی۔ اگلے روز آپ کے صاحبزادہ مولانا سید انظر شاہ کی امامت میں جنازہ ہوا جو اس علاقہ کا ایک بڑا جنازہ تھا۔

آہ! مولانا محمد ریاض خان سواتی

ہمارے مخدوم اور بزرگ، عالم ربّانی، مفسر قرآن، عارف باﷲ، جامعہ نصرت العلوم ومسجد نور گوجرانوالہ کے بانی حضرت مولانا صوفی عبدالحمید سواتی کے ہاں حق تعالیٰ نے ۲۶؍اپریل ۱۹۶۸ء کو صاحبزادہ عنایت کیا۔ جن کا نام ''محمد ریاض خان'' تجویز کیا گیا۔ اس صاحبزادہ نے محلّہ کے سکول سے پرائمری تک تعلیم مکمل کی۔ قرآن مجید ناظرہ، حفظ وقرأت اور پورا درس نظامی دورہ حدیث تک ۱۹۹۲ء میں مکمل کر کے فارغ التحصیل عالم دین ہوگئے۔ ربع صدی میں علوم اسلامیہ کی تعلیم مکمل کرتے ہی آپ کو جامعہ نصرت العلوم میں ابتدائی مدرس اور نائب ناظم کی خدمات پر مقرر کیا گیا۔

مولانا محمد ریاض خان سواتی کی خوش بختی کہ اپنے اساتذہ اور والد گرامی کی زیر سرپرستی وہ خدمات سرانجام دیں کہ بس بڑھتے ہی چلے گئے۔ یہی وجہ ہے کہ آگے چل کر حضرت صوفی عبدالحمید سواتی مرحوم نے اپنے بڑھاپے کے باعث اپنے بڑے صاحبزادے مولانا محمد فیاض خان سواتی کو مہتمم اور مولانا محمد ریاض خان کو مدرسہ کا ناظم اعلیٰ مقرر فرمادیا۔ مولانا محمد ریاض خان نے اپنے والد گرامی اور برادر کبیر کی سرکردگی میں وہ کارہائے نمایاں سرانجام دیئے کہ دونوں حضرات کی آنکھوں کا تارا ہوگئے۔ بہت سارے انتظامی امور انہوں نے کامیابی کے ساتھ آگے بڑھائے۔ تعمیرات، مدرسہ کی ترقی، کتب خانہ کی وسعت، مہمانوں کی دیکھ بھال، مدرسہ کے تمام اہم امور اندرونی وبیرونی، مدرسہ کے طلباء کی خدمت، ان کی فلاح وبہبود، ان کی تمام ضروریات کی کفالت کہ وہ یکسوئی اور تندہی سے اپنی تمام توجہ تعلیم پر مرکوز رکھیں۔ ایسا خوبصورت ماحول بنادیا کہ جس کے باعث وہ ہر دلعزیزی کی بلندیوں پر فائز ہوگئے۔ جامعہ کے طلباء کا ان سے ایسا نیاز مندانہ احترام کا محبانہ تعلق تھا کہ جامعہ کے ماحول میں ان طلباء کو ماں باپ کی تمام محبت وشفقت مولانا محمد ریاض خان کے ہاں ملتی تھی۔ جامعہ میں آنے والے مہمانوں سے ان کے اکرام کا معاملہ ایسا تھا کہ جو جامعہ کے

وزٹ کے لئے آتا اپنا دل مولانا محمد ریاض خان کو دے جاتا۔ مسجد نور کے تمام تر معاملات پنج وقتہ جماعت، جمعہ، تراویح، عیدین کا انتظام ایسا عمدہ اور مثالی رکھتے کہ جو دیکھتا متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکتا تھا۔

رفتہ رفتہ آپ کی ہردلعزیزی نے اپنا راستہ بنانا شروع کیا۔ آپ کو ضلع کی امن کمیٹی کا ممبر بنا دیا گیا۔ صرف شہر ہی نہیں ضلع بھر کے امن وامان میں آپ نے گراں قدر خدمات سرانجام دیں۔ فرقہ واریت کے عفریت کو بوتل میں بند کرنا، اپنے مسلک کی بھرپور نمائندگی اور مسلک کے دوستوں کے جائز حقوق کی نگہداشت میں عدل وانصاف کی میزان کو کسی طرف جھکنے نہ دینا۔ آپ کی معتدل طبیعت، انصاف پسند مزاج کا ہر ایک نے اعتراف کیا۔ محلّہ وشہر نہیں ضلع بھر سے جماعتی دوست آتے، ان کے باہمی تنازعات کو اس حکمت عملی کے ساتھ طے کرتے کہ فریقین ان کے لئے دیدہ دل فرش راہ ہوجاتے۔ غرض عوام وخواص خلق خدا کی آپ نے مخلصانہ خدمات کا ایک ریکارڈ قائم کیا کہ دنیا عش عش کر اٹھی۔

آپ ایک بہادر جرأت مند عالم دین تھے۔ حق وصداقت کا جھنڈا اس بہادری کے ساتھ بلند کرتے کہ مثال قائم ہوجاتی۔ والد گرامی کی تربیت، برادر کبیر کا اعتماد بزرگوں واساتذہ کی دعاؤں، دوستوں کی محبت واطاعت نے ان سے ایسے ایسے لاینحل مسائل حل کرائے جو یادگار ہیں۔ جماعتی اعتبار سے ہمیشہ وہ جمعیت علماء اسلام کے ساتھ رہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سے اپنے والد گرامی اور جامعہ کے تعلق کی روایت کو پروان چڑھایا۔ چناب نگر کی سالانہ ختم نبوت کانفرنس میں بھرپور وفد ان کی قیادت میں شریک ہوتا۔ وہاں پہنچ کر کانفرنس کے انتظامات میں شاگردوں سمیت شریک ہوجاتے۔ جو کام اپنے ذمہ لیتے منتظمین کو اس سے فارغ کردیتے۔ کسی کو اس طرف نظر کرنے کی ضرورت نہ رہتی۔ سیالکوٹ، گوجرانوالہ میں مجلس کی تمام کانفرنسوں میں قافلہ سمیت نہ صرف شریک ہوتے بلکہ اپنے جامعہ اپنے بزرگوں کی نمائندگی کا حق ادا کرتے۔ ان کا خطاب معلومات سے بھرپور، جذبات کی عکاسی، حالات کے صحیح تجزیہ پر ایسا مشتمل ہوتا جو بھی سنتا سر دھنتا۔ غرض ایک بہادر، مستعد، ذہین اور فطین راہ نما کی تمام صفات کا قدرت حق نے انہیں مرقع بنایا تھا۔

عوام وخواص، علماء وسرکاری ضلعی افسران، طلباء ومتعلقین سب کے دلوں پر آپ حکومت کرتے تھے۔ پچاس ساٹھ کے پیٹے میں تھے۔ صحت بہت اچھی تھی۔ وہم وگمان بھی نہ تھا۔ چند دن قبل دل کا مسئلہ کھڑا ہوا ہسپتال آنا جانا رہا۔ بس دیکھتے ہی دیکھتے قدم اٹھایا اور ایک جہاں سے دوسرے جہاں جا پہنچے۔

۲۸؍مئی ۲۰۲۳ء کی صبح دل کی تکلیف کے باعث سات بجے ہسپتال میں انتقال ہوا۔ اسی روز بعد عشاء حضرت مولانا زاہد الراشدی کی امامت میں جنازہ ہوا۔ اپنے والد ماجد کے جوار میں ابدی استراحت کے لئے سپرد خاک کردیئے گئے۔ حق تعالیٰ مرحوم کو جنت میں اعلیٰ مقام اور پسماندگان کو صبر جمیل نصیب فرمائیں، آمین!

آہ! مجاہد ختم نبوت...... حضرت مولانا محمد رفیق جلال پور پیر والا

مولانا محمد وسیم اسلم

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت جلال پور پیر والا کے عظیم مجاہد ختم نبوت، متحرک، مستعد، فعال اور مخلص کارکن، انکساری کا پیکر، محنت کے خوگر، فاقہ مست و درویش صفت فاضل نوجوان حضرت مولانا محمد رفیق چند دن کی علالت کے بعد ۳ جون ۲۰۲۳ء کو جان جان آفرین کے سپرد کر گئے۔ انا اللہ ما اخذ و لہ ما اعطی و کل شئی عندہ لاجل مسمیٰ.

مولانا محمد رفیق ۲۶ جون ۱۹۸۰ء کو ایک متوسط درجہ گھرانہ میں حاجی محمد حسین کے ہاں پیدا ہوئے۔ اپنے آبائی علاقہ خیر پور ڈاہا ضلع بہاول پور میں علاقہ کے معروف استاذ القراء قاری محمد ابراہیم مدظلہ سے حفظ قرآن کی سعادت حاصل کی۔ درجہ کتب کے لئے جامعہ عمر بن خطاب ملتان میں داخلہ لیا، اعدادیہ تا موقوف علیہ تک کی تعلیم اپنے مشفق استاذ حضرت مولانا کریم بخشؒ کی زیرنگرانی حاصل کی۔ ۲۰۰۲ء میں دورہ حدیث شریف کے لئے جامعہ خیر المدارس ملتان شیخ الحدیث مولانا محمد صدیق، فقیہ العصر مولانا مفتی عبدالستار، علامہ شبیر الحق کشمیری اور مولانا منظور احمد رحمہم اللہ ایسے حضرات کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کئے۔ ۲۰۰۳ء میں فراغت کے بعد حضرت مولانا کریم بخشؒ کے حکم پر دعوت و تبلیغ میں اندرون سال لگایا، بعدازاں اساتذہ کے حکم کی بجاآوری میں جامعہ رحمۃ للعالمین جلال پور پیر والا میں تدریسی سفر کا آغاز کیا۔ قریباً پندرہ سال رحمۃ للعالمین میں تدریس کرنے کے بعد جامعہ رحمانیہ جلال پور میں تدریس شروع کی تو تادم زیست وہیں مدرس رہے۔ شہر کے وسط میں امیر آباد کالونی کی مرکزی جامع مسجد فاروقیہ میں عرصہ دراز سے امامت وخطابت کے فرائض سرانجام دے رہے تھے، مسجد کا ماحول خوب سے خوب تر بنایا، سردیوں کی فجر کی نماز میں مسجد کا ہال اور گرمیوں کی فجر کی نماز میں مسجد کا وسیع صحن بھی نمازیوں سے بھرا رہتا، نماز فجر کے بعد درس قرآن کریم ارشاد فرماتے۔ جلال پور پیر والا اور اپنے آبائی علاقہ خیر پور ڈاہا (جو کہ جلال پور سے قریباً صرف بیس کلومیٹر کے فاصلے پر ہے،) میں بہت سے خیر کے کاموں کی داغ بیل ڈالی۔

دعوت و تبلیغ کے کام سے عشق اور تحفظ ختم نبوت کے مشن سے جنوں کی حد تک غیر معمولی لگاؤ تھا۔ جلال پور پیر والا میں تحفظ ختم نبوت کے مشن کو از سر نو آگے بڑھانے میں کلیدی کردار ادا کیا۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۳ جون کو علی مشتاق اسٹیڈیم جلال پور پیر والا میں منعقد

ہونے والی کانفرنس کی تیاریوں میں برابر شریک عمل رہے۔ کانفرنس کی تیاریوں کے سلسلہ میں ابتداء علماء کنونشن کا اعلان ہوا تو علاقہ بھر کے علماء کرام سے بھرپور رابطے شروع کئے، امامت وخطابت اور درس و تدریس کی مصروفیات کے باوجود یومیہ کی بنیاد پر تحفظ ختم نبوت کے لئے قریہ،قریہ اور بستی بستی گشت کرتے۔

۱۸مئی ۲۰۲۳ء علماء کنونشن کے بعد باقاعدہ کانفرنس کی تیاریوں کا سلسلہ شروع ہوا تو مولانا مرحوم، قاری نذیر احمد ثاقب، مولانا محمد طارق اور مولانا محمد عثمان یومیہ کا روٹ پلان ترتیب دیتے اور اپنی اپنی ذمہ داری خندہ پیشانی سے قبول کرتے ہوئے دیوانہ وار مصروف عمل ہوجاتے۔ جلال پور پیروالا کے امیر مولانا پروفیسر عبدالشکور شاکر مہتمم جامعہ رحمانیہ بھی یومیہ کی کارگزاری سنتے، ہدایات دیتے، لوگوں سے اپنی ملاقاتوں کا ذکر فرماتے، یوں ہفتہ، دس دن، رات دن ایک کئے۔

۲۵مئی کو مولانا مرحوم نے اپنی مسجد میں بعد نماز فجر درس قرآن ارشاد فرمایا، بعدازاں جامعہ رحمانیہ میں دوسبق پڑھائے، پھر مولانا مرحوم، مولانا محمد عثمان اور راقم تین رکنی کمیٹی نے گشت کی مشاورت کے بعد اپنے اپنے رخ کا تعین کیا اور روانہ ہوئے۔ مولانا مرحوم نے اپنے جسم کے نچلے حصہ میں کچھ نقاہت محسوس کی، اٹھنے بیٹھنے میں کچھ دشواری کا سامنا کرنا پڑا تو دوپہر بارہ بجے جلال پور کے سرکاری ہسپتال تشریف لے گئے، انہوں نے شام کو بہاول پور وکٹوریہ ریفر کردیا۔ چند دن کی علالت کے بعد کانفرنس کے انعقاد کے دن ہی سہ پہر تین بجے کے بعد آپ داغ مفارقت دے گئے۔ اسی روز علی مشتاق اسٹیڈیم جلال پور میں فقید المثال ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد طے تھا۔ مولانا مرحوم نے اس کانفرنس کے انعقاد کے لئے دن رات اس جانفشانی سے تحریک چلائی کہ عنداللہ مقبول ہوکر شہادت کا رتبہ پایا، مقبولیت کی علامت اس سے بڑی اور کیا ہوسکتی ہے کہ جس پنڈال کو سجانے کے لئے کوشاں رہے، اسی پنڈال میں کانفرنس سے قبل جلال پور پیروالا کا مثالی جنازہ سفیر ختم نبوت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کی اقتداء میں پڑھا گیا۔ زہے نصیب!

مولانا محمد رفیق میانہ قد، سفیدی مائل گندمی رنگ، ہنس مکھ چہرہ، انکساری کا پیکر، محنت کے خوگر، فاقہ مست اور درویش منش انسان تھے۔ اتنی سادہ طبیعت کے مالک تھے کہ آپ کو جدھر بھیج دیا، چلے گئے۔ جہاں بٹھایا، بیٹھ گئے۔ جو کھلایا، کھالیا۔ کسی قسم کا طبیعت میں کوئی تکلف نہیں تھا۔ کم عمر میں چھوٹی سی جان بڑی یادیں دے گئے۔ سعادت کی زندگی گزار کر قابل رشک موت لے کر گئے۔

لواحقین میں ایک بیوہ، چھ بیٹیاں اور تین بیٹے تینوں حافظ قرآن بنتے چھوڑ کر گئے۔ رحمت حق پردہ غیب سے کفالت کا انتظام فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل نصیب فرمائے۔ آمین بحرمۃ النبی الامین!

رہنے کو سدا دہر میں آتا نہیں کوئی　　تم جیسے گئے ایسے بھی جاتا نہیں کوئی

قادیانیوں کی قانونی و دینی حیثیت

جناب رفیق گوریجہ ملتان سینئر ایڈووکیٹ سپریم کورٹ

پیش لفظ

سال ۱۹۵۳ء میں جب قادیانیوں کے خلاف تحریک زوروں پر تھی تو میں ۱۹۵۳ء ۵۴ میں مڈل کلاس کا طالب علم تھا۔ تب سے لے کر ۱۹۶۲ء تک سکول، کالج اور یونیورسٹی کے عرصۂ تعلیم کے دوران اپنے ہم مذہب لوگوں کے علاوہ، ایسے طلباء، اساتذہ اور شہری جو قادیانی مذہب سے تعلق رکھتے تھے، ان سے گفت گو، مضمون ہذا کے موضوع پر مختلف کتب، رسائل اور صاحب علم لوگوں کی تقاریر اور عام لوگوں سے عمومی گفت گو اور تکمیل تعلیم جو قانون کی ڈگری پر منتج ہوئی اور اس کے فوری بعد ضلع کچہری ملتان میں بطور وکیل ۱۹۶۲ء سے ۱۹۶۷ء تک، اور دسمبر ۲۰۰۲ء میں بار میں واپسی سے لے کر آج تک، اپنے ساتھی وکلاء، جن میں سے کچھ قادیانی بھی ہیں/ تھے، اُن سے تبادلۂ خیالات، اس کے درمیانی عرصہ زائد از ۳۵ سال جولائی ۱۹۶۷ء سے دسمبر ۲۰۰۲ء تک بطور جوڈیشل آفیسر مختلف مناصب اور مختلف شہروں میں تعیناتی کے دوران، بعض مقدمات کی سماعت کے وقت، اپنے ہم مذہب افراد کے علاوہ، قادیانی کولیگز، افسران، ماتحتوں، سرکاری اور غیر سرکاری محکموں اور دیگر شعبۂ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے مسلمانوں اور قادیانی لوگوں سے رسمی، غیر رسمی تبادلۂ خیالات کا موقع ملتا رہا۔ اس تمام عرصہ کے دوران مختلف ذرائع سے بصورت سننے، پڑھنے، علمی اور عملی مشاہدہ کرنے سے جو معلومات حاصل ہوئیں، زیر نظر مضمون ان کا نچوڑ ہے۔

قادیانیت، مرزائیت، پس منظر

جغرافیائی لحاظ سے قادیان ایک خطہ ارضی کا نام ہے جو کہ ضلع گورداس پور بھارت کا حصہ ہے اور اس جگہ کے رہنے والوں کو عام رعایت/ مروّجہ طریقہ کے مطابق ’’قادیانی‘‘ کہا جاتا ہے۔ لفظ قادیان خود اپنی اصل صورت میں نہیں، بلکہ قاضیاں کی بگڑی ہوئی مستعمل صورت ہے، کچھ لوگ حرف (ض) کو صوتی لحاظ سے (د) کے قریب ترین پڑھتے ہیں۔

قطع نظر اس تشریح کے، اب لفظ قادیانی کو اتنے محدود معنوں میں لکھا، پڑھا اور سمجھا نہیں جاتا بلکہ تاریخی، مذہبی اور معاشرتی تناظر میں، اب اس سے مراد وہ شخص ہے جسے مرزا غلام احمد قادیانی کے نام سے

جانا جاتا ہے جو کہ اس خطہ کا باسی تھا اور جس نے ایک نئے مذہب (قادیانیت۔مرزائیت) کو متعارف کرایا جس کا مرکزی کردار وہ خود تھا اور یوں اس کے خود تراشیدہ مذہب کو عرفِ عام میں ’’قادیانی مذہب، قادیانیت یا مرزائیت‘‘ کے ناموں سے جانا، پہچانا اور پکارا جاتا ہے۔ شخصی اور علاقائی مناسبت کے لحاظ سے اس کے پیروکاروں کو قادیانی یا مرزائی کے ناموں سے شناخت کیا جاتا ہے، جبکہ وہ خود کو احمدی کا نام دیتے ہیں اور اپنے بے بنیاد اور لغو مؤقف اور گمراہ کن عقیدہ کی پردہ پوشی کے لئے خود کو مسلمان کہلوانے کے دعوے دار ہیں۔ سوائے جھوٹی نبوت کے دعویٰ کے، مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے پیروکاروں کے پاس اپنا کیا ہے نہ کوئی مضبوط دینی اقدار، نہ کوئی ضابطہ حیات اور نہ ہی انتظامی یا دینی سطح پر اُصول وضوابط جو کہ عام انسان کے روزمرہ معاملات میں اس کی راہ نمائی اور مدد کا باعث ہوں۔ جس کی کمی کئی ایک مقدمات میں عدالتی سطح پر بھی محسوس کی گئی ہے، جیسے جیسے آپ ان کے بارہ میں پڑھتے اور انہیں پرکھتے جائیں تو یہ بات عیاں تر ہوتی جاتی ہے کہ جھوٹے نبی نے خود اور ان کے پیروکاروں نے اسلام پر کھلی ڈاکہ زنی کی ہے، اس کے نام سمیت، اس کے متبرک اور مقدس القابات، مروّجہ اصطلاحات، دینی اور دنیاوی شعائر بشمول مختلف عبادات، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، خیرات، صدقہ وغیرہ کو چوری کر کے، اس کے ظاہری خول کے اندر قادیانیت/ مرزائیت کو چھپا کر بطورِ اسلام پیش کیا جاتا رہا ہے قادیانیوں کی دیدہ دلیری دیکھئے کہ جن کا مسلمانوں کا اثاثہ دن دیہاڑے چوری کیا جارہا ہے انہی سے تقاضا ہے کہ وہ چوروں کو مالک مان لیں اور اپنی چوری کے خلاف آہ و بکا بھی نہ کریں۔ قادیانیت غالباً اپنی طرح کا واحد مذہب ہے جس کی بنیاد، نام اور مختلف کاموں/ اعمال کے عنوان تک چوری سے حاصل کئے گئے ہیں۔

چہ دلاور است وزدے کہ بکف چراغ دارد

قبل از قیام پاکستان

قیام پاکستان سے پہلے قادیانیوں کو غیر مسلم سرکار کی سرپرستی اور اعانت حاصل رہی اور بغیر کسی حکومتی روک ٹوک کے انہیں کُھل کر کھیلنے کا موقع ملا اور قادیانیوں نے اپنے دنیاوی آقاؤں کی ایماء، منشاء اور مرضی کے مطابق، ان کے سائے اور تحفظ میں اپنی مذموم سرگرمیاں جاری رکھیں اور عوام الناس، بالخصوص مسلمانوں، کو گمراہ کرنے کا عمل جاری رکھا۔ اس مسلم کش تحریک میں غیر مسلموں کی دلچسپی، مسلمانوں کے وجود کو مٹانے، ان کے مذہب اسلام، اس کی اقدار اور تعلیمات کو مسخ کرنے کی مشترکہ خواہش کا نتیجہ تھی۔ جس کا اندازہ پنڈت نہرو اور علامہ محمد اقبال مرحوم کے درمیان اس موضوع پر خطوط سے باآسانی کیا جاسکتا ہے۔

علامہ محمد اقبالؒ نے پنڈت نہرو پر واضح کیا تھا کہ:''قادیانی مذہب اور ملک کے غدار ہیں۔''

برطانوی سرکار اور دین اسلام کے دشمنوں کے زیر سایہ قادیانیوں نے مسلمانوں کے دین (اسلام) سے جتنا کھلواڑ کرنا تھا کرلیا۔ قیام پاکستان سے قبل مسلمانوں اور ان کے قائدین اور اکابرین نے ہر ممکن طریقہ سے نہایت مؤثر انداز میں ان کی لغویات دین سے اپنے ہم مذہبوں کو آگاہ کیا اور جس طرح سے ان کے انتہائی غلط، بے بنیاد اور کھوکھلے مؤقف کو طشت از بام کیا، وہ انہیں کا حصہ تھا۔ ان کی کوششوں اور بے لوث جدوجہد سے اسلام کو اپنی اصلی خالص حالت میں برقرار رکھنے میں کامیابی حاصل کی۔ اللہ تعالیٰ انہیں اس کا اَجر کثیر عطا فرمائے اور ہمیں بھی ان کی کامیابیوں سے مستفید ہونے اور ان کی جدوجہد کو مزید جاری رکھنے اور انہیں مستحکم کرنے کی قوت اور ہمت عطا فرمائے۔

بہ آں گروہے کہ از ساغر وفا مستند سلام ما برسانید ہر کجا ہستند

بعد از قیامِ پاکستان

بفضل تعالیٰ، قیام پاکستان کے بعد حالات نے کروٹ لی اور مسلمانانِ پاکستان نے نا مساعد حالات کے باوجود بہت سی اہم نوعیت کی کامیابیاں حاصل کیں اور آج بھی وہ اس بارے میں مکمل اخلاص کے ساتھ سینہ سپر ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں اپنی خوشنودی سے سرفراز فرمائے۔ اللہ رب العزت کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ قیام پاکستان کے بعد، اس کے مقاصد کے عین مطابق، سال ۱۹۴۸ میں قرارداد پاکستان منظور ہوئی، جو موجودہ آئین میں آرٹیکل ۲/اے کی صورت میں اس کا مستقل حصہ ہے۔ مسلمانوں کی جدوجہد اور باہمی اتحاد کے نتیجہ میں، قادیانیوں کے گمراہ گروہوں کو سال ۱۹۷۴ء میں دوسری آئینی ترمیم کے ذریعے غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا گیا۔

ایں سعادت بزور بازو نیست تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

اور اس کے ساتھ ہی ان سے چوری شدہ مقدس اثاثوں کی واپسی کا عمل شروع ہو گیا۔ جس کے لئے اسلامی جمہوریہ پاکستان کی پارلیمنٹ نے کئی قوانین وضع کئے جن کا نفاذ حکومتِ وقت نے کیا۔ اور یوں ان تمام امور اور شعائر پر جو کہ چودہ سو سال سے زائد عرصہ سے مسلمانوں کے ایمان کے مظہر اور بحیثیت مسلمان، بلاشرکت غیرے، ان کی شناخت چلے آرہے تھے، اور جن کی بقاء اور ترویج کے لئے انہوں نے بے پناہ قربانیاں دی تھیں، قادیانیوں کو ان کے استعمال کرنے، اور ان کے حوالے/ سہارے سے اپنی شناخت کرانے سے منع کر دیا گیا۔ قادیانیوں کے مذموم عزائم کے سدباب کے لئے جو مختلف قوانین وضع کئے

گئے ہیں ان کے مؤثر نفاذ کے لئے ہر سطح پر سنجیدہ کوششوں کی ضرورت ہے، جس کے لئے اعلیٰ عدالتوں نے بھی اپنے فیصلوں کے ذریعے اس جانب توجہ دلائی ہے۔ایک عام محاورہ ہے کہ:

’’چور چوریوں چلا جانداا ے، پر ہیرا پھیریئوں نئیں جاندا۔‘‘

یہی دستور کچھ قادیانیوں/ مرزائیوں کا ہے، جو اپنی اصل شناخت (مرزائی، قادیانی) کو چھپا کر، اب بھی اس تاک میں رہتے ہیں کہ وہ کسی نہ کسی طرح سے عام مسلمانوں کو گمراہ کر کے اپنے دام میں پھنسا سکیں، اس لئے عامۃ الناس، بالخصوص سادہ لوح مسلمانوں کو، اس سے آگاہ کرتے رہنا چاہئے، تاکہ انہیں کوئی قادیانی گمراہ نہ کر سکے۔

تازہ خواہی داشتن گر راز ہائے سینہ را　　گاہے گاہے باز خواں ایں قصہ پارینہ را

یہ کاوش اسی مقصد کے لئے ہے۔

مرزائیوں اور قادیانیوں کے بارہ میں آگاہی

عام لوگوں، بالخصوص مسلمانوں کو مرزائیوں کے بارہ میں آگاہ کرنے اور انہیں ان کے کافرانہ عقائد، اور مسلمانوں سے ان کے دینی اختلافات، اور ان بنیادی وجوہ، جو قادیانیوں کے دائرہ اسلام سے مکمل اخراج کا باعث ہیں، انہیں واضح طور پر مسلمانوں سے بالکل الگ اور قطعی طور پر دین اسلام سے مختلف مذہب کا پیروکار ظاہر کرتی ہیں۔ وقتاً فوقتاً آگاہ کرتے رہنا چاہئے۔

ویسے بھی اِن وجوہ کا جاننا ہر مسلمان کے لئے بہت ضروری ہے تاکہ کسی بھی قسم کے قادیانی سے کسی بھی وجہ سے واسطہ پڑ جائے تو ابتدائے گفت گو میں ہی اسے مذہباً پہچان سکیں، اور ان کی مکر وفریب میں لپٹی ہوئی باتوں کو جان کر خود کو گمراہی سے بچا سکیں۔

اسلام کو ریاست کا مذہب قرار دیئے جانے کے بعد حکومت وقت کا فرض ہے کہ وہ اسلام اور مسلمانوں کے تشخص کو بگاڑنے، مسخ کرنے اور اس کی مسلّمہ تعلیمات سے انحراف کو روکنے اور ان کے سدباب کے لئے ضروری اور مناسب اقدامات عمل میں لائے، اور ایسا کرنا ویسے بھی لازم آتا ہے کہ اس کا تعلق سیدھا براہ راست بنیادی حقوق اور ریاست کی سلامتی سے ہے۔ حکومت کو چاہئے کہ وہ اسلامی نظریاتی کونسل کو پابند کرے کہ وہ گاہے بگاہے شہریوں کو اس بارے میں آگاہ کرتے رہیں اور ساتھ ہی ساتھ حکومت اور پارلیمنٹ کو اس بارہ میں مطلع کرتے رہیں تاکہ اگر ضروری اور مناسب سمجھا جائے تو مناسب قانون سازی بروقت ہو سکے۔　جاری ہے!!!

محاسبہ قادیانیت جلد ۲۸ کا دیباچہ

مولانا اللہ وسایا

اجمالی فہرست رسائل مشمولہ.....محاسبہ قادیانیت جلد ۲۸

☆	عرض مرتب	مولانا اللہ وسایا	۴
۱	تحقیق الکلام فی حیات عیسیٰ علیہ السلام	مولانا مفتی سید عبدالشکور ترمذیؒ	۱۳
۲	توضیح المراد لمن تخبط فی عقوبۃ الارتداد المعروف بہ اسلام میں ارتداد کی سزا	〃 〃 〃	۳۳
۳	مرزائیوں کے متعلق ججوں کے فیصلے	〃 〃 〃	۵۹
۴	شہاب ثاقب بر مسیح کاذب	مولانا سعد اللہ لدھیانویؒ	۶۷
۵	گیدڑ نامہ	〃 〃 〃	۹۱
۶	انہزام قادیانی	〃 〃 〃	۱۴۱
۷	نظم ہدایت معانی مسمّٰی بہ اظہار فریب قادیانی	〃 〃 〃	۲۴۱
۸	انجام مرزا	〃 〃 〃	۲۶۵
۹	انجمن اسلامیہ قادیان کے جلسہ ہائے سالانہ کی روئیدادیں	جناب سید عبدالمجید شاہ	۲۶۷
۱۰	انجمن اسلامیہ قادیان کے پہلے سالانہ جلسہ کی کارروائی مع تقریر	جناب بابو پیر بخش لاہوریؒ	۲۸۷
۱۱	انجمن اسلامیہ قادیان کے دوسرے سالانہ جلسہ کی کارروائی	مولانا قاضی حبیب اللہ لاہور	۳۰۵
۱۲	انجمن اسلامیہ قادیان کے دوسرے سالانہ جلسہ کی کارروائی	جناب منشی مولا بخش کشتہ	۳۵۹
۱۳	انجمن اسلامیہ قادیان کے دوسرے سالانہ جلسہ میں بابو پیر بخش کی تقریر	جناب بابو پیر بخش لاہوریؒ	۳۹۹
۱۴	انجمن اسلامیہ قادیان کے دوسرے سالانہ جلسہ میں مولانا ابراہیم میر کی شرکت	مولانا میر محمد ابراہیم سیالکوٹیؒ	۴۱۳
	تیسرے سالانہ جلسہ کی کارروائی نہ مل سکی		۴۱۹
۱۵	انجمن اسلامیہ قادیان کے تیسرے سالانہ جلسہ میں بابو پیر بخش کی تقریر	جناب بابو پیر بخش لاہوریؒ	۴۲۰
۱۶	انجمن اسلامیہ قادیان کے چوتھے سالانہ جلسہ کی کارروائی (۱۷،۱۸،۱۹/مارچ ۱۹۲۳ء)	〃 〃 〃	۴۳۳
۱۷	انجمن اسلامیہ قادیان کے چوتھے سالانہ جلسہ میں بابو پیر بخش کی تقریر	〃 〃 〃	۴۴۳
۱۸	انجمن اسلامیہ قادیان کے پانچویں سالانہ جلسہ کی کارروائی	مولانا قاضی حبیب اللہ لاہور	۴۵۱
۱۹	انجمن اسلامیہ قادیان کے پانچویں سالانہ جلسہ میں بابو پیر بخش کی تقریر	جناب بابو پیر بخش لاہوریؒ	۴۸۱
	چھٹے سالانہ جلسہ کی کارروائی نہ مل سکی		۴۸۹
۲۰	انجمن اسلامیہ قادیان کے چھٹے سالانہ جلسہ میں بابو پیر بخش کی تقریر	جناب بابو پیر بخش لاہوریؒ	۴۹۱
۲۱	انجمن اسلامیہ قادیان کے ساتویں سالانہ جلسہ کا اشتہار	〃 〃 〃	۵۰۳
۲۲	انجمن اسلامیہ قادیان کے ساتویں سالانہ جلسہ کی کارروائی	〃 〃 〃	۵۰۵
۲۳	انجمن اسلامیہ قادیان کے ساتویں سالانہ جلسہ میں بابو پیر بخش کی تقریر	〃 〃 〃	۵۱۳

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرضِ مرتب

الحمدللہ وکفٰی وسلام علٰی عبادہ الذین اصطفٰی. امابعد!

اللہ رب العزت کے فضل وکرم سے محاسبہ قادیانیت کی جلد اٹھائیس پیش خدمت ہے۔اس میں جن حضرات کے جو رسائل شامل اشاعت ہیں، ان کی تفصیل یہ ہے:

حضرت مولانا سید عبدالشکور ترمذی رحمۃ اللہ علیہ......(۲۸؍فروری ۱۹۲۳ء......یکم؍جنوری ۲۰۰۱ء)

ہمارے مخدوم گرامی منزلت حضرت مولانا سید عبدالشکور ترمذی رحمۃ اللہ علیہ بانی جامعہ حقانیہ ساہیوال ضلع سرگودھا، نامور عالم ربانی اور فقیہ العصر تھے۔آپ کے تین رسائل محاسبہ قادیانیت کی اٹھائیسویں جلد میں پیش خدمت ہیں۔ان رسائل کا تعارف حضرت مرحوم کے جانشین ہمارے مخدوم اور مخدوم زادہ حضرت مولانا مفتی سید عبدالقدوس ترمذی نے تحریر فرمایا ہے۔انہی کے الفاظ میں ملاحظہ ہو:

۱۱۹۴/۱...... تحقیق الکلام فی حیات عیسٰی علیہ السلام: فقیہ العصر حضرت مولانا مفتی سید عبدالشکور ترمذی رحمۃ اللہ علیہ:

’’دراصل یہ مقالہ ’’احکام القرآن لعلّامۃ التھانوی‘‘ میں حضرت عیسٰی علیہ السلام کی حیات پر سورۃ مائدہ کے آخر میں عربی زبان میں تحریر کیا گیا، جو’’احکام القرآن‘‘ جلد۲ میں شائع ہو چکا ہے۔افادہ عوام کے لئے جامعہ حقانیہ ساہیوال سرگودھا کے استاذ الحدیث مولانا عدیل عبدالباسط نے اس کا اردو میں ترجمہ کیا ہے۔یہ ترجمہ اب تک کہیں شائع نہیں ہوا۔‘‘

۱۱۹۵/۲...... توضیح المراد لمن تخبط فی عقوبۃ الارتداد المعروف بہ اسلام میں ارتداد کی سزا

فقیہ العصر حضرت مولانا مفتی سید عبدالشکور ترمذی رحمۃ اللہ علیہ: ’’حضرت مولانا مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ نے مرتد کی سزا کے بارہ میں جو انٹرویو دیا تھا اس کے جواب میں ۱۳؍فروری ۱۹۷۳ء میں روزنامہ ’’نوائے وقت‘‘ نے الحاج ممتاز احمد فاروقی کا ایک مضمون ’’کیا مذہب اسلام نے واقعی ارتداد کی سزا قتل مقرر کی ہے‘‘ شائع کیا تھا۔حضرت فقیہ العصر رحمۃ اللہ علیہ نے یہ مضمون اس کے جواب میں سپرد قلم فرمایا جو پہلی مرتبہ ماہنامہ ’’الحق‘‘ اکوڑہ خٹک میں شائع ہوا اور پھر مجلّہ ’’الحقانیہ‘‘ نے بھی اس کو شائع کیا۔‘‘

۱۱۹۶/۳...... مرزائیوں کے متعلق ججوں کے فیصلے: فقیہ العصر حضرت مولانا مفتی سید عبدالشکور ترمذی رحمۃ اللہ علیہ:

’’عرصہ دراز پہلے ’’ترجمان اسلام‘‘ میں اشاعت کے لئے تحریر کیا گیا تھا۔لیکن اس میں شائع نہیں ہوسکا۔پہلی مرتبہ مجلّہ ’’الحقانیہ‘‘ محرم الحرام ۱۴۳۵ھ میں شائع ہوا۔‘‘ (مولانا مفتی سید عبدالقدوس ترمذی)

(قادیانیوں کے خلاف مقدمہ بہاول پور اور مقدمہ راولپنڈی کے اقتباسات کو درج کیا گیا ہے)
یہ تینوں مضامین پہلی بار کتابی شکل میں محاسبہ قادیانیت میں شائع کرنے کی توفیق سے اللہ رب العزت نے سرفراز فرمایا ہے۔ ردقادیانیت پر آپ کے یہ تینوں مقالہ جات اس جلد میں یکجا ہونے پر دلی خوشی ہے۔

مولانا سعداللہ لدھیانوی

☆...... حضرت مولانا سعداللہ لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ ان خوش نصیب لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے اپنے عہد حیات میں مرزا کادیانی ملعون کو تگنی کا ناچ نچایا۔ آپ نے مرزا کادیانی کے خلاف نظم ونثر میں لکھا اور خوب لکھا۔ مرزا کادیانی ملعون آپ کے نام ''سعد'' کو جل بھن کر ''نحس'' لکھتا تھا۔ نتیجہ میں مولانا سعداللہ بھی جواب آں غزل میں مرزا کادیانی کو وہ سناتے کہ: ''تتے توّے'' پر رقص کرنے لگ جاتا۔ مؤرخہ ۱۱؍رمضان المبارک ۱۳۱۴ھ مطابق ۱۴؍فروری ۱۸۹۷ء کو آپ نے سولہ صفحاتی ایک رسالہ لکھا۔

۱...... ''قادیانی دجال کا استیصال'': علیحدہ علیحدہ چار مضامین تھے۔ ایک ہی صفحہ پر علیحدہ علیحدہ کالم بناکر کچھ حاشیہ پر لکھ کر سمندر کو کوزہ میں بند کیا۔

الف...... قادیانی دجال کا استیصال (حصہ نثر)

ب...... قادیانی دجال کا استیصال (حصہ نظم) (اس میں پانچ نظمیں ہیں)

ج...... قادیانی دجال کی تازہ بے حیائی پر تبصرہ۔

اس رسالہ میں دو باتوں پر تبصرہ کیا ہے: (الف) قادیانی کی تازہ بے حیائی کہتا ہے کہ میں نے عبدالحق غزنوی کے حق میں بددعا نہیں کی۔ (صرف مباہلہ کیا تھا) اس لئے وہ سلامت رہا۔ (ب) قادیانی کی ایک اور بے حیائی کہتا ہے کہ مرزا سلطان بیگ قادیانی کی تکذیب نہیں کرتا۔ (اگرچہ اس کی الہامی زوجہ پر قابض ہے) اب اس سے کوئی تکذیب کرا کر دکھلائے۔ ان دو امور کو اس مضمون میں زیر بحث لائے۔ اس کتابچہ کے آخر پر نظم میں ایک لطیفہ تھا وہ کاٹ دیا۔ اس لئے کہ وہ دوسرے رسالہ میں آگے آرہا ہے۔

د...... حاشیہ پر ''قادیانی اور ایک نصرانی کی گفت گو میں ایک مسلمان کی ثالثی'' کا عنوان دے کر چند سطور تحریر کیں۔ ہم نے ان چاروں رسائل کو علیحدہ علیحدہ عنوان سے اس جلد میں شامل کیا ہے۔ ایک سو چودہ سال پہلے کی امانت آج کی نسل کے سامنے لانے میں خوشی محسوس کرتے ہیں۔

۲...... ''دوسہ حرفیاں (چودھویں صدی کا جھوٹا مسیح)'': پمفلٹ کا نام تو دوسہ حرفیاں ہے۔ لیکن اس میں تین حرفیاں ہیں۔ (الف، ب) چودھویں صدی کا جھوٹا مسیح۔ (ج) سہ حرفی ارڑپوپو۔ اس کے علاوہ اس میں (د) اہل سنت والجماعت دے عقائد دا بیان، وصیت دے طور اوتے۔ (ھ) مرزا قادیانی کے قرآن پر

ایمان کی حقیقت سوال وجواب کے پیرایہ میں پہلے چار نمبرات پنجابی میں ہیں۔ پانچواں نمبر اردو میں مکالمہ ہے۔(و)اس رسالہ کے آخر میں ''سارے جہان کے مسیحیوں کی تردید کا بے مثال نغمہ'' بہت ہی برجستہ اردو مزاحیہ کلام پر مشتمل ہے۔

۳...... ''نظم حقانی مسمّی بہ سرائر قادیانی'': یہ بڑے سائز کے آٹھ صفحات کا رسالہ تھا جو مولانا محمد سعد اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ۲۳؍شعبان ۱۳۱۳ھ مطابق ۱۰؍فروری ۱۸۹۶ء کو تحریر فرمایا۔ یہ رسالہ مصنف مرحوم کے منظوم کلام پر مشتمل ہے۔ البتہ قادیانی کی درخواست بحضور گورنمنٹ پر مختصر ایک صفحاتی ریمارکس نثر پر مشتمل تھا۔ یہ بھی آپ نے تحریر فرمایا۔

۴...... ''حملہ آسمانی درباره شکست قادیانی'': امرتسر میں مرزا قادیانی اور عبداللہ آتھم پادری کا ۲۳؍مئی ۱۸۹۳ء سے پندرہ دن تحریری مناظرہ ہوا۔ مرزا قادیانی نے اس میں لازوال ذلت کا مال خریدا تو پیش گوئی جڑ دی کہ ۱۵دن سے مراد پندرہ ماہ۔ یعنی ۵؍ستمبر ۱۸۹۴ء تک عبداللہ آتھم ہاویہ میں گرے گا۔ یعنی مرجائے گا۔ نتیجہ میں مرزا قادیانی کی یہ پیش گوئی بھی اس کی دیگر پیش گوئیوں کی طرح دھوکہ کی ٹٹی ثابت ہوئی۔ مرزا قادیانی نے تقریر فتح اسلام کے نام پر ایک اشتہار شائع کیا جو مجموعہ اشتہارات ج۲ ص۲۳ تا ۳۸ پر ہے۔ یہی اشتہار انوار الاسلام ص۱ تا ۱۲، خزائن ج۹ ص۱ تا ۱۳ پر بھی شائع شدہ ہے۔ اس اشتہار کا مولانا محمود گنجوی رحمۃ اللہ علیہ وارد مالیر کوٹلہ نے ''حملہ آسمانی درباره شکست قادیانی'' کے نام سے جوابی مضمون تحریر فرمایا۔ اسی رسالہ کے اختتام پر مولانا سعد اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی پانچ نظمیں بھی ساتھ ہی شائع کی گئیں۔ یہ رسالہ آٹھ صفحات بڑے سائز پر مشتمل تھا۔ ۱۰؍اکتوبر ۱۸۹۴ء اشاعت کی تاریخ لکھی گئی تھی۔

۵...... ''حقو حق'': یہ مولانا محمد سعد اللہ رحمۃ اللہ علیہ کا پنجابی زبان میں بڑے سائز کے ۱۶؍صفحات کا رسالہ ہے جو تمام نظم پر مشتمل ہے۔

یہ پانچ رسائل ہم احتساب قادیانیت جلد۴۲ ص۴۹۷ تا ۶۲۶ پر شائع کر چکے ہیں۔ اس وقت ہم نے لکھا تھا کہ انہز ام قادیانی، گیدڑ نامہ مولانا سعد اللہ لدھیانوی کے رسائل ردقادیانیت پر ہیں۔ مگر ہمیں میسر نہیں آئے۔ یہ فروری 2012ء کی بات ہے۔ آج اپریل ۲۰۲۳ء میں یہ لکھتے ہوئے ہمیں کتنی خوشی ہو رہی ہے کہ اس وقت ہمیں نہ صرف یہ دو رسالے بلکہ مزید تین رسالے بھی مولانا سعد اللہ مرحوم کے مل گئے۔ پانچ رسائل احتساب قادیانیت جلد۴۲ میں مولانا مرحوم کے شائع ہوئے۔ پانچ رسائل محاسبہ قادیانیت جلد ۲۸ میں شائع کرنے کی ہم سعادت حاصل کر رہے ہیں۔ جن کی تفصیل یہ ہے:

۱۱۹۷/۴ شہاب ثاقب برمسیح کاذب: یہ مولانا سعد اللہ لدھیانوی کا اردو نظم پر مشتمل رسالہ ہے۔ جگہ جگہ توضیحی

حواشی شامل ہیں۔شوال ۱۳۰۸ھ مطابق مئی ۱۸۹۱ء میں مطبع زنکاری لدھیانہ سے شائع ہوا۔اس رسالہ کے شائع ہونے کے بعد ملعون قادیان سترہ سال زندہ رہا۔مگر اس رسالہ کا جواب لکھنا اس کے لئے دردزہ بنا رہا۔ آج ایک سوبتیس سال بعد دوبارہ قدرت کے فضل خاص سے محاسبہ کی جلد ۲۸ میں شائع ہو رہا ہے۔الحمدللہ!

۱۱۹۸/ ۵...... گیدڑ نامہ: یہ رسالہ بھی مرزا قادیانی کے خلاف اردو نظم میں مولانا سعداللہ لدھیانوی نے تحریر فرمایا جو ربیع الاوّل ۱۳۰۹ھ مطابق اکتوبر ۱۸۹۱ء میں نظامی پریس لدھیانہ سے شائع ہوا۔آج ایک سوبتیس سال بعد اس کی دوبارہ اشاعت محض حق تعالیٰ کا کرم ہے۔اس کے حواشی کو رسالہ کے آخر میں ضمیمہ کے طور پر ملحق کیا گیا تھا۔نظم اور حواشی تمام کو کامل و مکمل ہم شائع کرنے کی سعادت سے بہرہ ور ہو رہے ہیں۔

۱۱۹۹/ ۶...... انہزام قادیانی: یہ رسالہ بھی مولانا سعداللہ لدھیانوی کا تحریر کردہ ہے۔جس میں ملعون قادیان کی لدھیانہ، دہلی، پٹیالہ، لاہور، سیالکوٹ وغیرہ میں شکست کا بیان ہے۔یہ ۱۳۱۰ھ میں شائع ہوا۔اس کی اشاعت کے بعد ملعون قادیان سولہ سال زندہ رہا، مگر اس رسالہ کا جواب نہ دے پایا۔گویا مولانا سعداللہ نے ملعون کو اس رسالہ کے ذریعہ سولہ آنہ جھوٹا ثابت کردیا۔یہ رسالہ بھی اردو نظم میں ہے۔انڈین آرمی پریس لدھیانہ سے شائع ہوا۔ایک سو چونتیس سال بعد ۱۴۴۴ھ میں اس کی اشاعت ہمارے لئے سعادت کی بات ہے۔

۱۲۰۰/ ۷...... نظم ہدایت معانی مسمّٰی بہ اظہار فریب قادیانی: یہ ملعون قادیان کے رسالہ ''نشان آسمانی'' کا اردو نظم میں جواب ہے۔رسالہ نمبر ۶، ۷ ایک ساتھ شائع ہوئے۔اس کے ساتھ مولانا کا ''مباہلہ نامہ'' چند صفحاتی رسالہ بھی شامل ہے جسے ہم نے علیحدہ شمار نہیں کیا، لیکن شامل اشاعت رکھا۔

۱۲۰۱/ ۸...... ''انجام مرزا'': یہ مولانا کی ایک نظم ہے جو ملعون قادیان کے خلاف تحریر کی۔

یوں احتساب قادیانیت جلد ۴۲ میں پانچ رسائل اور محاسبہ قادیانیت جلد ہذا اٹھائیس میں مزید پانچ رسائل گویا مولانا سعداللہ لدھیانوی کے ملعون قادیان کے خلاف دس رسائل شائع کرنے کی سعادت سے بہرہ ور ہوئے ہیں۔خیال ہے کہ مرزا کی کلیات رد قادیانیت پر ہم شائع کرنے کی سعادت سے سرفراز ہو چکے۔!

۱۲۰۲/ ۹...... انجمن اسلامیہ قادیان کے جلسہ ہائے سالانہ کی روئیدادیں (سید عبدالمجید شاہ)

فقیر راقم نے ابتدائی چند صفحات تمہید کے طور پر لکھ کر سید عبدالمجید شاہ کے رسالہ ''میں اور قادیان'' سے طویل اقتباس نقل کیا ہے۔

۱۲۰۳/ ۱۰...... انجمن اسلامیہ قادیان کے پہلے سالانہ جلسہ کی کارروائی مع تقریر (مولانا بابو پیر بخش لاہور)

۱۲۰۴/ ۱۱...... انجمن اسلامیہ قادیان کے دوسرے سالانہ جلسہ کی کارروائی (مولانا قاضی حبیب اللہ لاہور)

۱۲۰۵/ ۱۲...... انجمن اسلامیہ قادیان کے دوسرے سالانہ جلسہ کی کارروائی (منشی مولا بخش کشتہ)

۱۲۰۶/۱۳...... انجمن اسلامیہ قادیان کے دوسرے سالانہ جلسہ میں پیر بخش کی تقریر (مولانا بابو پیر بخش لاہور)

۱۲۰۷/۱۴...... انجمن اسلامیہ قادیان کے دوسرے سالانہ جلسہ میں شرکت (مولانا میر محمد ابراہیم سیالکوٹی)

تیسرے سالانہ جلسہ کی کارروائی نہ مل سکی

۱۲۰۸/۱۵...... انجمن اسلامیہ قادیان کے تیسرے سالانہ جلسہ میں پیر بخش کی تقریر (مولانا بابو پیر بخش لاہور)

۱۲۰۹/۱۶...... انجمن اسلامیہ قادیان کے چوتھے سالانہ جلسہ کی کارروائی (مولانا بابو پیر بخش لاہور)

۱۲۱۰/۱۷...... انجمن اسلامیہ قادیان کے چوتھے سالانہ جلسہ میں پیر بخش کی تقریر (مولانا بابو پیر بخش لاہور)

۱۲۱۱/۱۸...... انجمن اسلامیہ قادیان کے پانچویں سالانہ جلسہ کی کارروائی (مولانا قاضی حبیب اللہ لاہور)

۱۲۱۲/۱۹...... انجمن اسلامیہ قادیان کے پانچویں سالانہ جلسہ میں پیر بخش کی تقریر (مولانا بابو پیر بخش لاہور)

چھٹے سالانہ جلسہ کی کارروائی نہ مل سکی

۱۲۱۳/۲۰...... انجمن اسلامیہ قادیان کے چھٹے سالانہ جلسہ میں بابو پیر بخش کی تقریر (مولانا بابو پیر بخش لاہور)

۱۲۱۴/۲۱...... انجمن اسلامیہ قادیان کے ساتویں سالانہ جلسہ کا اشتہار (مولانا بابو پیر بخش لاہور)

۱۲۱۵/۲۲...... انجمن اسلامیہ قادیان کے ساتویں سالانہ جلسہ کی کارروائی (مولانا بابو پیر بخش لاہور)

۱۲۱۶/۲۳...... انجمن اسلامیہ قادیان کے ساتویں سالانہ جلسہ میں پیر بخش کی تقریر (مولانا بابو پیر بخش لاہور)

محاسبہ قادیانیت کی اس جلد اٹھائیس میں:

۵۵۸/۱...... مولانا مفتی سید عبدالشکور ترمذی رحمۃ اللہ علیہ	کے	۳	رسائل
۲...... مولانا سعد اللہ لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ	کے	۵	رسائل
۳...... جناب سید عبدالمجید شاہ رحمۃ اللہ علیہ	کا	۱	رسالہ
۴...... جناب بابو پیر بخش لاہور رحمۃ اللہ علیہ	کے	۱۰	رسائل
۵۵۹/۵...... جناب قاضی حبیب اللہ لاہور رحمۃ اللہ علیہ	کے	۲	رسائل
۶...... جناب منشی مولا بخش کشتہ رحمۃ اللہ علیہ	کا	۱	رسالہ
۷...... مولانا میر محمد ابراہیم سیالکوٹی رحمۃ اللہ علیہ	کا	۱	رسالہ
گویا کل ۷ حضرات	کے	۲۳	رسائل

اس جلد میں جمع کرنے کی سعادت حاصل کی ہے۔

نتیجہ: اب تک احتساب قادیانیت ساٹھ جلدیں اور محاسبہ قادیانیت ۲۸ جلدیں، یعنی کل ۸۸ جلدوں میں تکرار کے حذف کے بعد پانچ سو انسٹھ (۵۵۹) مصنفین کے کل قدیم و نایاب بارہ سو سولہ (۱۲۱۶) کتب و رسائل شائع کرنے کی سعادت حاصل کر چکے ہیں۔ فالحمدللہ اوّلاً و آخراً!

قادیانیوں سے چند سوالات

مولانا عتیق الرحمٰن

۱۰...... حضرت ابن عباسؓ نے آیت ’’واذ قال اللہ یا عیسیٰ انی متوفیک ورافعک الی ومطھرک...... الخ ‘‘میں متوفیک ورافعک میں تقدیم وتاخیر کے اعتبار سے معنی کئے کہ پہلے آسمانوں پر اٹھایا پھر نزول ہوگا اس کے بعد وفات ہوگی اس تقدیم وتاخیر کا سن کر مرزا قادیانی نے اس کو الحاد ولعنت ویہودیت کا نام دیا ہے۔ (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۸۷،خزائن ج ۲۱ص ۳۴۷)

اب اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے فرماتے ہیں ہم آپ کو(الزاموں سے) پاک کریں گے اور پھر آپ کے ماننے والوں کو کافروں پر غالب کریں گے۔عیسائیوں کی سلطنت واقعہ صلیب (عندالیہود) کے تین سوسال بعد قائم ہوئی۔گویا تطھّر اس سے پہلے ہو چکا تھا۔لیکن مرزا قادیانی اپنی کتاب میں لکھتے ہیں۔’’اور مطہرک کی پیش گوئی میں یہ اشارہ ہے کہ ایک زمانہ وہ آتا ہے کہ خدا تعالیٰ ان الزاموں سے مسیح کو پاک کرے گا اور یہی وہ زمانہ (مرزا قادیانی کا زمانہ) ہے۔‘‘(مسیح ہندوستان ص ۵۲خزائن ج ۱۵ص ۵۴)اب ظاہر ہے کہ تطہر بعد میں یعنی مرزا کے زمانہ میں ہوا اور غلبہ پہلے ہو چکا ہے۔حالانکہ غالب آنے کا وعدہ تطہر کے بعد ہے۔اسی کو تقدیم وتاخیر کہتے ہیں۔مرزا قادیانی کی عبارت کو سامنے رکھتے ہوئے معلوم ہوا کہ تطہر واقعہ صلیب کے دو ہزار سال بعد مرزا کے زمانہ میں ہوا۔اور غلبہ واقعہ صلیب کے تین سوسال بعد۔جو کہ تطہر کے بعد مرزا قادیانی کے زمانہ میں ہونا چاہئے تھا۔

اب سوال یہ ہے کہ اگر ایک کام رسول اللہ ﷺ کا صحابی کرے تو وہ الحاد و یہودیت ہو۔اور وہی کام اگر مرزا قادیانی کرے تو کیا وہ الحاد و یہودیت ہوگا یا نہیں؟

۱۱...... کنز العمال کی ایک روایت ہے۔جس کا مفہوم یہ ہے کہ رسالت مآب ﷺ کے زمانہ مبارک میں ابن صیاد نامی شخص کے متعلق مشہور ہوگیا کہ دجال آچکا ہے اور ابن صیاد، دجال ہے۔اس شخص کو جماعت صحابہ رضی اللہ عنہم دیکھنے کے لئے تشریف لے گئی۔آپ ﷺ ساتھ تھے۔اس میں کچھ علامتیں دجال کی پائی گئیں تو حضرت عمرؓ نے رسول اللہ ﷺ سے اجازت مانگی کہ میں ابن صیاد کو جو کہ دجال ہے ابھی قتل کر دوں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ دجال کا قاتل عیسیٰ بن مریم ہے۔انہوں نے آکر قتل کرنا ہے تو دجال کا قاتل نہیں ہے۔اس حدیث سے ثابت ہے کہ حضرت عمرؓ حیات مسیح کے قائل تھے ورنہ آپ ﷺ کے اس جواب پر کہ دجال کو عیسیٰ ابن مریم قتل کریں گے فوراً عرض کرتے کہ یا رسول اللہ! مسیح تو وفات پا چکے ہیں۔وہ

دجال کو کس طرح قتل کریں گے؟ حضرت عمرؓ جیسے جلیل القدر صحابی کا سوال نہ کرنا اور آپ کے فرمان کے بعد سکوت اختیار کر لینا پختہ دلیل ہے اس بات پر کہ حضرت عمرؓ حیات مسیح کے قائل تھے۔ مرزا قادیانی نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ ’’یہ بات سوء ادب ہے کہ کہا جائے حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت نہیں ہوئے اور یہ شرک عظیم ہے اور ایسا عقیدہ نیکیوں کو کھا جاتا ہے۔‘‘ (ضمیمہ حقیقۃ الوحی ص ۳۹ خزائن ج ۲۲ ص ۶۶۰)

اب سوال یہ ہے کہ آپ ﷺ کے زمانہ مبارک میں وحی کا نزول ہوا کرتا تھا اگر حیات مسیح کا عقیدہ شرک عظیم ہے تو اس شرکی عقیدہ کو ختم کرنے کے لئے وحی کا نزول کیوں نہ ہوا؟

۱۲...... خدا تعالیٰ کی سنت یہ ہے کہ وہ ہمیشہ اپنے پیغمبروں کو کسی ضلع میں پیدا کرتا رہا ہے۔ چنانچہ قرآن میں فرمایا ’’وما کان ربک مھلک القریٰ حتی یبعث فی امھا رسولا‘‘. یعنی خدا تعالیٰ بستیوں کو ہلاک نہیں کرتا جب تک ان بستیوں کے ضلع یعنی ام القریٰ میں کوئی رسول نہ مبعوث کر دے۔ اور مرزا قادیانی ایک گاؤں میں پیدا ہوئے جس کا نام قادیان تھا اور وہ ضلع گورداسپور کا حصہ تھا۔

اب سوال یہ ہے کہ مرزا قادیانی مدعی ہے رسالت کا اور قادیانی بھی اسے نبی ورسول مانتے ہیں تو کیا کوئی قادیانی بتا سکتا ہے کہ مرزا قادیانی بجائے ام القریٰ کے ایک دیہات میں کیوں پیدا ہوئے۔

۱۳...... مرزا قادیانی نے لکھا ’’النبی محدث والمحدث نبی‘‘ یعنی نبی محدث ہوتا ہے اور محدث نبی ہوتا ہے۔ گویا نبی اور محدث ایک چیز ہے ان میں کوئی فرق نہیں ہے۔ اب اگر اسی عبارت میں لفظ نبی کی جگہ لفظ محدث لکھا جائے کیونکہ محدث کا معنی بھی نبی ہے اور مرزا قادیانی سے یا اس کی ذریت سے ترجمہ کرایا جائے تو معنی ہوگا نبی نبی ہوتا ہے اور نبی نبی ہوتا ہے۔

اب سوال یہ ہے کہ مرزائی حضرات میں اب بھی کوئی اس طرح کے علمی موتی بکھیرنے والا بندہ موجود ہے یا صرف ایسے علمی نکات مرزا قادیانی ہی کے ایجاد کردہ ہیں؟

قاری ریاض احمد کی والدہ کا انتقال

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت جھنگ کے راہ نما مولانا قاری ریاض احمد خطیب جامع مسجد رحمت للعالمین محلہ اسلام آباد جھنگ سٹی کی والدہ قضاء الٰہی سے انتقال فرما گئیں۔ مرحومہ ایک دیندار اور نماز روزہ کی پابند خاتون تھیں۔ اولاد کی اسلامی تعلیمات کے مطابق تربیت کی۔ آپ کی نماز جنازہ رشید چوک محلہ موسیٰ آباد میں شیخ الحدیث مولانا عبدالرحیم نقشبندی کی اقتداء میں ادا کی گئی۔ سید مصدوق حسین شاہ، قاری خلیل احمد، مولانا محمد سرور خان، مبلغ ختم نبوت مولانا عبدالحکیم نعمانی مولانا عمر دراز، مولانا جاوید اقبال نے آپ کی والدہ مرحومہ کے لئے مغفرت کی دعا اور ان سے تعزیت کی۔

تحفظ ختم نبوت کانفرنس جلال پور پیروالا ضلع ملتان

مولانا محمد وسیم اسلم

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان کے زیر اہتمام ۳ جون ۲۰۲۳ء بروز ہفتہ بعد نماز مغرب علی مشتاق اسٹیڈیم جلال پور پیروالا میں عظیم الشان تحفظ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ کانفرنس کے آغاز سے قبل بعد نماز مغرب کانفرنس کے لئے سجائے گئے پنڈال میں جلال پور پیروالا کے عظیم مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا محمد رفیق کا تاریخی جنازہ پڑھایا گیا، جس میں شیخ الحدیث مفتی عطاء الرحمٰن بہاول پور، شیخ الحدیث مولانا سیف الرحمٰن ملتان ایسے مشائخ حضرات نے شرکت کی۔ مولانا محمد رفیق مرحوم کا تعارف اسی شمارے میں موجود ہے۔

موسم کی ناموافق تبدیلی کے باوجود جلال پور پیروالا کی تاریخ میں مثالی کانفرنس منعقد ہوئی۔ کانفرنس کا آغاز قاری محمد صدیق کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ ازاں بعد برستی بارش کے دوران نقابت کے فرائض سر انجام دیتے ہوئے مولانا حافظ محمد انس نے کانفرنس کے تسلسل کو حق تعالیٰ کے فضل وکرم اور اپنے پائے استقلال کے ساتھ برقرار رکھا، اسی بارش کے دوران عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم تبلیغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی اسٹیج پر موجود رہ کر صدارت فرماتے رہے۔ تیز برستی بارش کے دوران کھلے آسمان تلے کھڑے مجاہدین ختم نبوت کا منظر قابل دید تھا۔ بارش کے دوران علماء کرام کے بیانات، سامعین کا جوش وخروش اور نعرہائے ختم نبوت کی صداؤں نے جلال پور پیروالا میں تاریخ رقم کی۔ مولانا مفتی محمد وقاص کریم مہتمم جامعہ عمر بن خطاب ملتان، مولانا حمزہ لقمان مظفر گڑھ، راقم الحروف اور مولانا محمد طیب معاویہ نائب مدیر جامعہ فاروقیہ شجاع آبادی کے بیانات اور حافظ محمد صدیق کی نعت، ایک گھنٹہ پر محیط برستی بارش کے دوران ہوئے۔

جامعہ فاروقیہ شجاع آباد کے نائب مدیر مولانا محمد طیب معاویہ کے بیان کے دوران بارش کے تھمنے کے آثار نمایاں ہوئے تو پنڈال مزید سامعین کرام سے اٹنا شروع ہوگیا۔ کانفرنس کے مہمانان گرامی پہنچنا شروع ہوئے تو کانفرنس اپنے عروج وارتقاء کی طرف گامزن ہوگئی۔

قاری عبدالغفور معاویہ نے ہدیہ نعت اور عظمت اہل بیتؓ پر نظم پیش کی۔ بالترتیب مولانا محمد اسحاق ساقی، مولانا خالد عابد سرگودھا، مولانا مفتی محمد راشد مدنی رحیم یار خان، شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا، وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے ناظم اعلیٰ شیخ الحدیث مولانا قاری محمد حنیف جالندھری، امیر مرکزیہ حضرت حافظ پیر ناصر الدین خان خاکوانی مدظلہم کے بیانات ہوئے۔ اختتامی دعا سے قبل ملک کے

معروف ثناء خوان مصطفیٰ مولانا محمد شاہد عمران عارفی نے حضور خاتم النّبیین ﷺ کو نذرانہ عقیدت پیش کرتے ہوئے ختم نبوت کے عنوانات پر نظمیں پیش کر کے سامعین کا دل موہ لیا۔ اس موقع پر کانفرنس میں مولانا زبیر احمد صدیقی مدظلہ، مولانا محمد احمد حنیف جالندھری، مولانا محمد عبداللہ بہلوی، مولانا پروفیسر عبدالشکور شاکر، استاذ القراء قاری محمد امین، مولانا حبیب اللہ رفیقی، قاری نذیر احمد ثاقب، مولانا خلیل احمد، حاجی محمد اسحاق عثمانی، مہر محمد وقاص، مولانا محمد نعیم، مولانا محمد عثمان، مولانا محمد بلال، مولانا اسد اللہ ضیاء، مولانا محمد وقاص حاصل پور، مولانا محمد عامر سعید، مولانا مفتی محمد یوسف، مولانا محمد فیاض، مولانا عبدالرحمٰن جامی، مولانا محمد طارق، مولانا صفدر حسین، مولانا خرم شہزاد اور مولانا محمد نوید سمیت علاقہ بھر کے علماء کرام اسٹیج پر موجود تھے۔

تحفظ ختم نبوت وتکریم شہدائے پاک فوج ریلی جلال پور پیروالا

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام جلال پور پیروالا میں منعقد ہونے والی کانفرنس کی تشہیر کے لئے جلال پور کے مین بازاروں اور شاہراؤں کی ہر ہر دوکان پر کانفرنس کا پمفلٹ اور جماعت کا لٹریچر تقسیم کیا گیا، کانفرنس کی دعوت کو مزید عام کرنے کے لئے کانفرنس سے دو روز قبل یکم جون ۲۰۲۳ء بروز جمعرات صبح دس بجے عیدگاہ موڑ پرمٹ روڈ سے فوارہ چوک تک ایک عظیم الشان ریلی کا اہتمام کیا گیا۔ ریلی میں قاری عبدالغفور معاویہ نے نظمیں پیش کیں، مولانا محمد انس ملتان، مولانا اسحاق ساقی بہاول پور، مولانا خالد عابد سرگودھا، مولانا حبیب اللہ رفیقی، ظفر خان بلوچ، مولانا پروفیسر عبدالشکور شاکر، مولانا محمد وسیم اسلم ملتان، مکتب فکر اہل حدیث کے پروفیسر محمد عرفان رشید، جماعت اسلامی کے جناب خالد محمود اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم تبلیغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے ایمان پرور خطابات ہوئے۔ حاجی محمد اسحاق عثمانی، قاری محمد امین، قاری نذیر احمد ثاقب، مولانا محمد نعیم اور مولانا محمد عثمان کا ریلی کے انعقاد کے لئے خصوصی تعاون حاصل رہا۔

خطبات جمعۃ المبارک جلال پور پیروالا

جلال پور پیروالا سٹی میں مسلکی کل ۲۸ مساجد قائم ہیں، ۳ مساجد میں نماز جمعہ ادا نہیں کی جاتی علاوہ ازیں ۲۴ مساجد میں ۲ جون ۲۰۲۳ء کے خطبات جمعہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام منعقد کئے گئے، جو کہ مبلغین ختم نبوت اور ملتان سٹی کے نگران حضرات نے ارشاد فرمائے۔ جس میں مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا محمد اسحاق ساقی، مولانا محمد انس، مولانا محمد وسیم اسلم، مولانا خالد عابد، مولانا حمزہ لقمان، مولانا محمد نعیم، مولانا محمد عثمان، مولانا عتیق الرحمٰن، مولانا محمد بلال، مولانا اسد اللہ ضیاء، حافظ محمد طیب، مولانا مفتی محمد آصف، مولانا عبدالرحیم قریشی، مولانا حبیب الرحمٰن فیض، مولانا محمد ندیم ریاض، مولانا حبیب اللہ رفیقی، مولانا ساجد محمود عباسی، مولانا صفدر حسین، مولانا اللہ یار، قاری مختار الحق، مولانا محمد عمر زکریا اور مولانا لال حسین اختر شامل ہیں۔

تبصرہ کتب

تبصرہ کے لئے دو کتابوں کا آنا ضروری ہے...... مبصر: مولانا اللہ وسایا

نام کتاب: تفسیر تلخیص البیان فی فہم القرآن: صفحات: ہر دو جلد ساڑھے بارہ سو: مرتب: شیخ الحدیث مولانا محمد زاہد انور مدظلہم: قیمت: درج نہیں: ملنے کا پتہ: جامعہ عثمانیہ شورکوٹ شہر ضلع جھنگ۔

حضرت مولانا بشیر احمد صاحب ایک درویش، فرشتہ خصلت عالم تھے۔ ان کے والد صاحب کا حضرت مولانا احمد علی لاہوری اور مولانا بشیر احمد صاحب کا حضرت مولانا عبیداللہ انور سے بیعت کا تعلق تھا۔ مولانا بشیر احمد جامعہ عثمانیہ شورکوٹ کے بانی تھے۔ ان کے بڑے صاحبزادہ کا نام مولانا محمد زاہد انور ہے، ان کا بھی بیعت کا تعلق حضرت مولانا عبیداللہ انور سے ہے۔ مولانا زاہد صاحب جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی کے فارغ التحصیل ہیں۔ اس وقت جامعہ عثمانیہ کے مہتمم اور شیخ الحدیث ہیں۔ اسی طرح جامعہ خالد بن ولید ٹھینگی کالونی وہاڑی کے بھی سرپرست اور استاذ الحدیث والفقہ ہیں۔ مولانا محمد زاہد انور نے ہمت کی پندرہ، پندرہ پارہ کی دو جلدوں میں قرآن مجید کا ترجمہ قرآن عزیز حضرت لاہوری کا شائع کیا۔ حاشیہ پر الحمد سے لے کر والناس تک ہر آیت کا خلاصہ مفہوم بالالتزام بیان کیا ہے۔ ابتداء میں کئی عنوان قائم کر کے پورے قرآن مجید سے توحید، رسالت، قیامت، ملائکہ، یوم البعث والنشور، تقدیر جتنے بنیادی عقائد کی جو جو تفصیلات قرآن مجید کی جن جن آیات سے ثابت ہوتی ہیں ان کا نقشہ دے دیا ہے۔

اسی طرح پیدائش سیدنا آدم سے آخر بلکہ ابدالاباد کے جو جو مسائل واعتقادات واقعات تاریخ عالم قرآن مجید میں بیان ہوئے ہیں اور جن جن آیات میں ان کا بیان ہے سب کو مضمون وار بیان کر دیا ہے۔ دوران میں جہاں جہاں جن بنیادی مسائل کا قرآن مجید میں تذکرہ ہوا۔ آپ نے وہاں پر اس پر مستقل مقالہ لکھ کر شامل تفسیر کر دیا۔ ختم نبوت، حیات عیسیٰ علیہ السلام، دجال، بیع وشراء، اصلاح معاشرہ، فضیلت اہل بیت وعظمت صحابہ، معاہدات، معاملات، اعتقادات، عبادات، پردہ، سود۔ غرض اس وقت کے حالات کو سامنے رکھ کر کوئی ایسا دینی یا دنیاوی، بنیادی مسئلہ نہیں جس کا ان مختصر مقالہ جات میں قرآنی حل پیش نہ کر دیا گیا ہو۔

نورانی قاعدہ پڑھنے سے حروف شناسی سے لے کر رواں تلاوت تک کی مشق ہو جاتی ہے۔ تلخیص البیان سے آسان مختصر مگر جامع فہم قرآن اوّل سے آخر تک ذہن نشین ہو جاتا ہے۔ طباعت کے لئے تصحیح،

بائنڈنگ،فولڈنگ،کاغذ، پرنٹنگ،جلد بندی میں معیار بلند اور مقدار مکمل کا خیال رکھا ہے۔تجلید بیروتی ہے۔ جاذب نظر،فرحت افزاء قلب وجگر ہے۔مولانا ایک نظریاتی مفتی عالم دین ہیں اور ان کی یہ تفسیری خدمت لائق تحسین ہے۔رابطہ نمبرز 0333-6176051-03327236793!

نام کتاب: سیدنا معاویہ بن ابی سفیانؓ: مؤلف: حضرت مولانا محمد الیاس گھمن مدظلہم: صفحات: اڑھائی صد: قیمت: درج نہیں: ملنے کا پتہ: مرکز اہل سنت والجماعت چک نمبر ۸۷ جنوبی سرگودھا

سیدنا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ جلیل القدر صحابی رسول ہیں۔آپ ﷺ، سیدنا صدیق اکبر، سیدنا فاروق اعظم، سیدنا عثمان رضی اللہ عنہم کے زمانہ میں عظیم الشان خدمات پر مامور اور نمایاں رہے۔جو کام ان کے ذمہ لگتا اسے پایہ تکمیل تک پہنچانے میں دیر نہ لگاتے۔سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں مسیلمہ کذاب جھوٹے مدعی نبوت کے خلاف جو معرکہ حق وباطل یمامہ میں بپا ہوا اس میں جلیل القدر صحابہ کرام کے ساتھ آپ بھی شریک تھے اور لائق صد تحسین خدمات سرانجام دیں۔

سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد سیدنا علی المرتضیٰؓ مسند آرائے خلافت ہوئے تو آپ نے بیعت کے لئے شرائط رکھیں۔اختلاف رائے کے باوجود آپ نے سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے مقام وشرف کا ہمیشہ قلبی احترام کیا۔بیعت نہ کرنے کے باوجود سیدنا علی المرتضیٰؓ کی زندگی میں اپنی خلافت کا اعلان نہ کیا۔اہل سنت کے نزدیک سیدنا علی المرتضیٰؓ اقرب الی الحق تھے اور سیدنا معاویہؓ قریب الی الحق تھے۔حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ نے خوب پتہ کی بات کہی کہ سیدنا حسنؓ سے صلح کے بعد سیدنا معاویہؓ کی خلافت کا انعقاد بھی اہل سنت کے ہاں مسلّم ہے۔سیدنا معاویہؓ نے جس طرح سیدنا علی المرتضیٰؓ کے مقام ومنصب اور مرتبہ کا خیال کیا۔ہر مسلمان کے لئے سیدنا معاویہؓ کا اعزاز واکرام بھی ضروری ہے۔جو لوگ آپ کے مقام ومرتبہ کا انکار کرتے ہیں یا آپ پر زبان طعن دراز کرتے ہیں وہ اپنے ایمان کی فکر کریں۔سیدنا معاویہؓ کی حیات وخدمات اور ان پر اعتراضات کے جوابات کو اس کتاب میں دو علیحدہ علیحدہ حصوں میں بیان کر کے یکجا شائع کر دیا گیا ہے۔

حضرت مولانا محمد الیاس گھمن مدظلہم کا نام ہی کتاب کی ثقاہت کے لئے کافی ہے۔مگر قارئین ملاحظہ کریں گے کہ کوئی بات بلاحوالہ نہیں کہی گئی۔کہیں درشتگی نہیں۔الفاظ نرم اور دلائل گرم کا یہ کتاب مرقع ہے۔خوشی ہے کہ مؤلف مخدوم نے ہر بات کو خوب جانچ ناپ،تول وپرکھ سے گزار کر ایسے منقح کر دیا ہے کہ کہیں انگلی رکھنے کی گنجائش نہیں رہنے دی۔مشاجرات صحابہؓ بڑی دشوار پل ہے لیکن مولانا نے بڑی کامیابی کے ساتھ اسے عبور کر کے منزل مراد پر جا جھنڈا گاڑا ہے۔پڑھیئے کہ علمی مستند دستاویز ہے۔

جماعتی سرگرمیاں

ادارہ!

ختم نبوت سمینار گڑھ مہاراجہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام مورخہ ۶؍مئی ۲۰۲۳ء جامع مسجد سید الکونین گڑھ مہاراجہ جھنگ میں ختم نبوت سمینار منعقد ہوا۔ تلاوت قاری اللہ بخش حیدری نے کی نعتیہ کلام قاری طیب نے پیش کیا۔ سمینار سے مبلغ ختم نبوت مولانا عبدالحکیم نعمانی اور مولانا محمد رفیق جامی سمیت دیگر علماء کرام نے خطاب کیا۔

ختم نبوت کانفرنس اٹک

مرکز ختم نبوت اٹک میں ۱۳؍مئی ۲۰۲۳ء بعد نماز مغرب پروگرام شروع ہوا، جس کی صدارت مولانا ابراہیم الحسینی امیر عالمی مجلس اٹک نے کی۔ تلاوت قرآن پاک قاری حماد انور نفیسی نے کی، ہدیہ نعت مولانا قاسم گجر نے پیش کیا۔ مولانا محمد طارق مبلغ راولپنڈی، مولانا محمد طیب مبلغ اسلام آباد، حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ کے بیانات ہوئے۔ اخر میں مولانا قاضی ارشد الحسینی مدظلہ نے مجلس ذکر اور دعا فرمائی۔

ختم نبوت کانفرنس تھرپارکر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تھرپارکر کے زیراہتمام ۱۷؍مئی ۲۰۲۳ء ایئرپورٹ روڈ مٹھی گودھیار میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ تلاوت ونعت کے بعد مولانا محمد حنیف سیال مبلغ تھرپارکر، مولانا تاج محمود سومرو، مولانا مختار احمد مبلغ میرپور خاص، مرکزی راہ نما مولانا قاضی احسان احمد کے بیانات ہوئے۔ مولانا سکندر سومرو، محمد یامین سومرو، مولانا عبدالرؤف سومرو اور الیاس سومرو اور ان کی ٹیم نے بھرپور معاونت کی۔

تحفظ ختم نبوت تربیتی نشست ضلع بٹگرام

۱۸؍مئی ۲۰۲۳ء دن ۱۲ بجے تا عصر انتہائی شاندار پروقار تربیتی کنونشن زیراہتمام عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع بٹگرام منعقد ہوا۔ مہمانان خصوصی میں امیر عالمی ایبٹ آباد مولانا عبدالواجد اور راہ نما عالمی مجلس حاجی وقار جدون نے اپنی آمد سے تربیتی نشست کو چار چاند لگائے۔ نقابت کے فرائض مولانا رشید احمد نے سرانجام دیئے۔ جناب حاجی وقار جدون نے مجاہدین ختم نبوت کی قربانیوں پر بیان کیا۔ حضرت مولانا عبدالواجد امیر عالمی مجلس ایبٹ آباد نے عقیدہ ختم نبوت کی ضرورت واہمیت پر مدلل ومکمل بیان کیا۔ آخر میں حضرت مولانا نجم

الدین نے جملہ شرکاء محفل کا خصوصی شرکت پر شکریہ ادا کیا۔ سرپرست عالمی مجلس ضلع بٹگرام پیر طریقت حضرت قاری حبیب الرحمٰن کی اختتامی بیان ودعا سے کنونشن ختم ہوا۔ (مولوی نظام الدین بٹگرام)

تحفظ ختم نبوت واستحکام پاکستان کانفرنس تھرپارکر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر انتظام ۱۸؍مئی ۲۰۲۳ء ڈانو داندل تحصیل ننگر پارکر میں کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت قاری ہمیر درس نے فرمائی۔ کانفرنس سے مرکزی راہ نما حضرت مولانا قاضی احسان احمد، مبلغ میرپور مولانا مختار احمد، مولانا محمد حنیف سیال مبلغ تھرپارکر کے بیانات ہوئے۔ اس پروگرام کو کامیاب بنانے میں عطاء اللہ دل، قاری ہمیر درس نے مثالی محنت کی۔

سیرت خاتم الانبیاء ﷺ کانفرنس تھرپارکر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۱۸؍مئی ۲۰۲۳ء بعد ظہر انفائیزی سالٹ فیکٹری موکھٹی تھرپارکر میں کانفرنس منعقد ہوئی۔ صدارت قاری ہمیر درس نے جب کہ نگرانی جی ایم سالٹ فیکٹری محمد رمضان ودیگر نے کی، مولانا محمد حنیف سیال مبلغ تھرپارکر، مولانا مختار احمد مبلغ میرپورخاص اور مرکزی راہ نما مولانا قاضی احسان احمد کے بیانات ہوئے۔

تحفظ ختم نبوت کانفرنس تھرپارکر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۱۸؍مئی ۲۰۲۳ء بعد عشاء مٹھڑاؤ دل تھرپارکر میں کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت مولانا عزیز اللہ ساند امیر جمعیت علماء اسلام تھرپارکر، نگرانی قاری مولانا بخش دل نے کی۔ نقابت مولانا اللہ بخش نہڑی، مولانا مفتی رفیق امین نے کی۔ کانفرنس سے مولانا قاضی احسان احمد کراچی، مولانا مختار احمد مبلغ میرپورخاص، مولانا محمد حنیف سیال مبلغ تھرپارکر کے بیانات ہوئے۔

تحفظ ختم نبوت علماء کنونشن جلال پور پیروالا ملتان

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام علی مشتاق اسٹیڈیم جلال پور پیروالا میں منعقد ہونے والی تحفظ ختم نبوت کانفرنس کی تیاریوں کے سلسلہ میں ۱۸مئی ۲۰۲۳ء بروز جمعرات بعد نماز ظہر جامعہ رحمانیہ جلال پور میں ایک عظیم الشان علماء کنونشن منعقد ہوا، تلاوت کلام پاک اور ہدیہ نعت کی سعادت قاری عبدالغفور معاویہ نے حاصل کی، شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ کا خصوصی خطاب ہوا، علاوہ ازیں مولانا محمد اسحاق ساقی، مولانا محمد انس، مولانا عبدالشکور شاکر، مولانا محمد وسیم اسلم کے بیانات ہوئے۔ اجلاس میں

ملتان سے مولانا محمد عثمان، مولانا اسد اللہ ضیاء، احمد پور شرقیہ بہاول پور سے مولانا جلیل احمد عباسی، مولانا محمد بابر علی صدیقی، مولانا محمد عمر فاروق فاروقی، شجاع آباد سے مولانا محمد طیب معاویہ، مولانا محمد عبداللہ، مولانا ثناء اللہ سبحانی، مولانا محمد عابد، مولانا محمد ہاشم، قاری شبیر احمد، مولانا محمد یحییٰ، حافظ محمد شفیق، مولانا امداد اللہ، مولانا سید محمد یوسف شاہ، جلال پور سے قاری محمد امین، مولانا عمر زکریا، قاری نذیر احمد ثاقب، مولانا محمد رفیق، مولانا حبیب اللہ رفیقی، قاضی محمد ارشد، مولانا محمد امین، مولانا خلیل احمد، مولانا محمد طارق، مولانا محمد موسیٰ اشعری، مولانا خالد فاروقی، مولانا خرم شہزاد، مولانا عامر سعید، مولانا ساجد محمود عباسی، قاری غلام فرید رحیمی، قاری محمد قاسم جان ومولانا محمد اعجاز سمیت درجنوں حضرات نے شرکت کی۔

تحفظ ختم نبوت وناموس رسالت ﷺ کانفرنس مٹھی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۱۹ر مئی ۲۰۲۳ء بعد عشاء جامع مسجد مٹھی سٹی میں کانفرنس منعقد ہوئی، جس کی صدارت مولانا محمد نواز نے کی۔ کانفرنس سے مولانا قاضی احسان احمد کراچی، مولانا مختار احمد مبلغ میر پور خاص اور مولانا محمد حنیف سیال مبلغ تھرپارکر نے خطاب کیا۔ کانفرنس کی کامیابی کے لئے ایان دل، سراج دل، حافظ امتیاز کنہار اور دیگر نے بھرپور کوشش کی۔ نیز ۱۹ر مئی ۲۰۲۳ء کے خطبات جمعہ مرکزی جامع مسجد خضریٰ اسلام کوٹ تھرپارکر میں مولانا قاضی احسان احمد، جامع مسجد کنہار محلہ میں مولانا مختار احمد مبلغ میر پور خاص، جامع مسجد بجیر محلہ میں مولانا محمد حنیف سیال مبلغ تھرپار نے ارشاد فرمائے۔

ماہانہ درس ختم نبوت پنوں عاقل

الحمدللہ زیر تعمیر مرکز ختم نبوت پنوعاقل میں پندرہواں ماہانہ درس ختم نبوت ۲۱ر مئی ۲۰۲۳ء بعد نماز ظہر منعقد ہوا، جس کی صدارت حضرت مولانا جاوید احمد پنوعاقل نے فرمائی۔ حضرت سید امین الدین پاشا ملتان نے خصوصی خطاب فرمایا، علاوہ ازیں مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سکھر مولانا محمد حسین ناصر، مولانا عبد اللطیف اشرفی اور مولانا فہد علی کورائی نے بھی بیانات کئے۔ پروگرام میں سینکڑوں احباب نے شرکت فرمائی۔

تحفظ ختم نبوت علماء کنونشن شجاع آباد ملتان

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام علی مشتاق اسٹیڈیم جلال پور پیروالا میں منعقد ہونے والی تحفظ ختم نبوت کانفرنس کی تیاریوں کے سلسلہ میں ۲۵ مئی بروز جمعرات بعد نماز ظہر جامعہ فاروقیہ شجاع آباد میں ایک عظیم الشان علماء کنونشن منعقد ہوا۔ کنونشن کی صدارت اور خصوصی خطاب شیخ الحدیث مولانا زبیر احمد صدیقی نے فرمایا۔ علاوہ ازیں مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی مرکزی ناظم تبلیغ عالمی مجلس، مولانا محمد طیب معاویہ اور

مولانا محمد وسیم اسلم ملتان نے بیانات کئے۔ کنونشن میں مولانا محمد نعیم مبلغ لیہ وکوٹ ادو، مولانا احسان اللہ، مولانا قاری جمیل احمد بہلوی، مولانا محمد لیاقت حسین، مولانا محمد وقاص رفیع، خواجہ عبدالمالک صدیقی، مولانا محمد عبداللہ، مولانا ثناء اللہ سبحانی، مولانا محمد ہاشم، مولانا محمد یحییٰ راجہ رام، مولانا قاری محمد قاسم کوٹلی، مولانا عبدالباسط لاڑ، مولانا صفی اللہ ارشد گیلے وال سمیت متعدد علماء نے اجلاس میں شرکت کی اور جلال پور کانفرنس میں وفود کی صورت میں آمد کی یقین دہانی کرائی۔

مولانا قاضی احسان احمد کراچی کا دورہ راول پنڈی

۲۶؍مئی ۲۰۲۳ء خطبہ جمعہ مرکزی جامع مسجد لالہ رخ میں ارشاد فرمایا، صدارت مولانا محمد قاسم اور نگرانی مولانا محمد طارق نے کی۔ بعد نماز عصر ٹیکسلا میں علماء کا جوڑ ہوا اس میں تحصیل ٹیکسلا کے علماء نے بھرپور شرکت فرمائی۔ اجلاس میں کام کے حوالے سے مولانا قاضی احسان احمد نے تفصیلی بیان فرمایا۔ آخر میں قاضی ابراہیم الحسینی امیر اٹک نے اختتامی کلمات ارشاد فرمائے اور دعا کرائی۔ پروگرام کے منتظم قاری زکریا تھے۔

۲۶؍مئی بروز جمعہ جامع مسجد حسنین کریمین بھوئی موڑ واہ کینٹ میں ختم نبوت کانفرنس ہوئی۔ تلاوت ونعت کے بعد مولانا محمد طارق مبلغ راول پنڈی اور مولانا قاضی احسان احمد کا خطاب ہوا۔ آخر میں قاضی ابراہیم الحسینی امیر اٹک نے دعا کرائی۔ منتظم مولانا دانش تھے۔

۲۷؍مئی بروز ہفتہ صبح ۱۰ بجے مدرسہ ابن عباس ٹیکسلا میں پروگرام ہوا، مولانا قاضی احسان احمد نے طلباء میں تفصیلی بیان فرمایا چناب نگر کورس کی دعوت دی۔ طلباء نے نام لکھوائے۔ اس پروگرام کے منتظم مفتی ایاز، مولانا عبدالشکور تھے۔ بعد نماز مغرب کہوٹہ میں پروگرام ہوا، تلاوت ونعت کے بعد مولانا قاضی احسان احمد کا بیان ہوا۔ آخر میں قاضی شفیق الرحمٰن راول پنڈی کا بیان ہوا۔ منتظم مولانا عبدالشکور تھے۔

ختم نبوت کانفرنس اپر ملک پورہ ایبٹ آباد

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حلقہ فاروق اعظم کی دوسری سالانہ کانفرنس عیدگاہ اپر ملک پورہ ایبٹ آباد میں ۲۸؍مئی ۲۰۲۳ء کو انعقاد پذیر ہوئی۔ قاری شان الٰہی نے تلاوت کلام پاک کی، نقابت مفتی نورالحق نے فرمائی۔ ہدیہ حمد ونعت سید اعجاز حسین شاہ کاظمی آف مظفرآباد نے اور مولانا اسماعیل تنولی نے پیش کیا۔ مبلغ ختم نبوت اسلام آباد مولانا محمد طیب، مولانا پیر عبدالرحم رحیم یار خان کے بیانات کے بعد پیر طریقت مولانا مفتی محمود الحسن مسعودی مظفرآباد نے گلگت سے ٹیلیفونک خطاب فرمایا۔ مولانا قاضی احسان احمد کراچی نے ۱۹۴۹ء سے اب تک تحریک ختم نبوت کی تاریخ بیان فرمائی۔ ضلعی امیر حضرت مولانا مفتی عبدالواجد نے آئے ہوئے

معزز مہمانوں اور شرکاء کا تہہ دل سے شکریہ ادا کیا۔ سرپرست اعلی ایبٹ آباد مولانا مفتی محمد زبیر صلاح نے تمام مجمع سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام جہاں کہیں بھی اجتماع ہو مجلس ہو محفل ہو درس ہو اس میں شرکت کا بھرپور عزم وارادہ لیا، مجمع نے فضاء میں ہاتھوں کو لہراتے ہوئے عزم مصمم کیا۔ ازاں بعد حضرت مولانا مفتی محمد حسن آف لاہور نے عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کی اہمیت اور اصلاح نفس پر اپنی علمی وروحانی قوت واستعداد وصلاحیتوں سے مجمع کو فیض یاب فرمایا اور رقت آمیز دعائیں دیتے ہوئے کانفرنس کو اپنے اختتام تک پہنچایا۔ مجمع اس قدر قابل دید تھا کہ پنڈال کی جگہ تنگی کی شکایت کرنے لگی۔

ہم شکرگزار ہیں معزز علماء کرام، مشائخ عظام، تاجر حضرات اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے تمام ضلعی مجلس عاملہ تمام تحصیلوں کی مجلس عاملہ اور تمام حلقہ جات کے ذمہ داران، بالخصوص ضلعی امیر مفتی عبدالواحد، ضلعی ناظم مولانا سید مبشر حسین شاہ، جناب وقار خان جدون، جناب ساجد اعوان اور مفتی نورالحق، مولانا فضل ربی اور دیگر تمام حلقے کے ذمہ داران حضرات کا جنہوں نے اپنے جان مال سے تعاون فرمایا۔

ختم نبوت کورس جھنگ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام دوروزہ ختم نبوت کورس ۲، ۳ جون ۲۰۲۳ء بروز جمعہ المبارک اور ہفتہ کو جامعہ علوم شرعیہ ٹوبہ روڈ جھنگ میں منعقد ہوا۔ کورس سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا عبدالحکیم نعمانی اور مولانا سید مسرور حسین کے عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت وفضیلت پر لیکچرز ہوئے۔

ختم نبوت کانفرنس گڑھ مہاراجہ

ختم نبوت کے زیر اہتمام جامع مسجد سید الکونین گڑھ مہاراجہ میں ۵/جون ۲۰۲۳ بعد نماز مغرب ایک عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ کانفرنس سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہ نماء مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا محمد رفیق جامی اور مولانا عبدالحکیم نعمانی سمیت دیگر علماء کرام نے خطاب کیا۔

ختم نبوت کنونشن شورکوٹ شہر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام مورخہ ۵/جون ۲۰۲۳ء کو بعد نماز عشاء خانقاہ حسینیہ میں ایک عظیم الشان ختم نبوت کنونشن منعقد ہوا۔ صدارت پرفیسر محمد فیاض نے کی۔ کنونشن سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہ نماء مولانا محمد اسماعیل شجاعبادی، مولانا محمد علی اور مولانا عبدالحکیم نعمانی نے خطاب کیا۔ مقررین نے حرمت رسول ﷺ اور دفاع ختم نبوت کے موضوع پر تفصیلی روشنی ڈالی۔ تمام تر پروگرام مولانا زاہد انور اور رانا محمد اشفاق اور دیگر رفقاء ختم نبوت کی مشاورت ومعاونت منعقد کئے گئے۔

ضروری اعلان

الحمدللّٰہ وکفیٰ وسلام علیٰ سید الرسل وخاتم الانبیاء، اما بعد!

اہل علم قارئین لولاک اور جماعتی رفقاء جانتے ہیں کہ ردقادیانیت پر صدی ڈیڑھ صدی قبل جو کچھ امت کے اہل علم حضرات نے تحریر فرمایا تھا اسے ''احتساب قادیانیت'' کے نام پر جمع کرنے کا کام شروع کیا تھا۔ جس کی عظیم وضخیم ساٹھ جلدیں شائع ہوگئیں۔

☆...... احتساب قادیانیت کے اس ذخیرہ کو ہمہ وقت مارکیٹ میں مہیا رکھنا دشوار وگراں ہوگیا تو اسے بند کر کے پھر ''محاسبہ قادیانیت'' کے نئے نام سے اس کام کو جاری رکھا۔ اللہ رب العزت کے فضل وکرم سے ''محاسبہ قادیانیت'' کی تیسویں جلد کمپوزنگ کے مرحلہ میں ہے۔

☆...... اس وقت تک احتساب قادیانیت ۶۰ جلدیں اور محاسبہ قادیانیت ۳۰ جلدیں، یعنی کل ۹۰ جلدوں میں ۵۶۰، اکابر اہل علم، اصحاب قلم، متکلمین اسلام، مناظرین ومحققین کے صدی ڈیڑھ صدی قبل کے رشحات قلم ردقادیانیت پر ۱۲۵۰ کتب ورسائل جو ۵۰۰۰۰ سے زائد صفحات پر مشتمل ہیں، شائع ہوچکے ہیں۔ اتنا بڑا ذخیرہ کس طرح جمع ہوا۔ قریباً بیس سالوں میں یہ تحقیق وتخریج وجدید حوالہ جات کے ساتھ کیسے یکجا ہوگیا۔ یہ سب کچھ ان مصنفین کرام کے عقیدہ ختم نبوت کی جدوجہد کی عنداللہ مقبولیت کی دلیل ہے۔ ورنہ ایک خواب ہے کہ جو حقیقت کا روپ دھار گیا۔

☆...... اب خیال ہے کہ مزید ۱۰ جلدوں کی اشاعت کے بعد ردقادیانیت کا یہ انسائیکلو پیڈیا ۱۰۰ جلدوں پر تکمیل کے بعد مزید اشاعت روک دی جائے گی۔

☆...... اس اعلان کے ذریعہ دوستوں سے یہ کہنا ہے کہ جن دوستوں کے پاس محاسبہ قادیانیت کی جلدیں شارٹ ہیں یا سرے سے حاصل نہیں، وہ اس کو غنیمت جان کر اپنے سیٹ مکمل کرلیں۔ اس کی اشاعت کا جب کام بند ہوا تو احتساب قادیانیت کی طرح محاسبہ قادیانیت بھی مارکیٹ سے عنقاء ہوجائے گی اور اس کا حصول بھی جوئے شیر لانے کے مترادف ہوجائے گا۔ امید ہے کہ اس پر اہل علم توجہ فرمائیں گے۔

اس وقت جو جلدیں شارٹ ہیں وہ مکمل کرنے کی فکر میں ہیں۔ اس کے بعد جو شارٹ ہوں گی وہ شاید شائع نہ کرسکیں گے۔ اس لئے اس موقعہ کو غنیمت جان کر اپنے اپنے سیٹ مکمل کرنے کی فکر فرمائیں۔

واجرکم علی اللہ! ...... **والسلام** فقیر: اللہ وسایا

لوٹے کے والا چوک
شادباغ لاہور
15 جولائی 2023
ہفتہ
بعد نماز مغرب
حضرت مولانا مفتی محمد حسن صاحب
ختم نبوت کانفرنس
عظیم الشان
پُر وقار
بڑے تزک و احتشام کے ساتھ منعقد ہو رہی ہے
حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب
حضرت مولانا عزیز الرحمن ثانی
لیاقت بلوچ
پیر رضوان نفیس
شیخ نعیم بادشاہ صاحب
حضرت مولانا محمد امجد خان صاحب
حضرت مولانا غلام حسین
قاری علیم الدین شاکر
قاری حسان اللہ فاروقی
حضرت مولانا محمد قاسم گجر
عبدالواحد قریشی
محبوب الحسن طاہر
خالد محمود
عبدالنعیم
0321-4897406
0305-7076308
0321-9494199
رابطہ کمیٹی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت شمالی لاہور

رعایتی قیمت مطبوعات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

نمبر شمار	نام کتاب	مصنف	رعایتی قیمت
1	قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ	پروفیسر محمد الیاس برنیؒ	400
2	رئیس قادیان	ابوالقاسم مولانا محمد رفیق دلاوریؒ	400
3	ائمہ تلبیس	ابوالقاسم مولانا محمد رفیق دلاوریؒ	400
4	تحفہ قادیانیت (چھ جلدیں)	حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ	1200
5	فتنہ قادیانیت کے خلاف عدالتی فیصلے (2 جلدیں)	جناب محمد متین خالد صاحب	700
6	تحریک ختم نبوت (10 جلد مکمل سیٹ)	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	2500
7	مقدمہ بہاولپور مکمل سیٹ (تین جلدیں)	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	1000
8	محاسبہ قادیانیت۔ جلد نمبر 1 تا 27 (مزید جلدوں کی اشاعت جاری ہے)	متعدد حضرات کے مجموعہ رسائل	7500
9	قومی اسمبلی میں قادیانی مسئلہ پر بحث کی مصدقہ رپورٹ (5 جلدیں)	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	1000
10	قادیانی شبہات کے جوابات (کامل)	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	400
11	چمنستان ختم نبوت کے گلہائے رنگارنگ (5 جلدیں) مکمل سیٹ	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	1200
12	آئینہ قادیانیت	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	200
13	ایک ہفتہ شیخ الہندؒ کے دیس میں	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	200
14	قادیانیوں سے فیصلہ کن مناظرے	جناب محمد متین خالد صاحب	250
15	تذکرہ مجاہدین ختم نبوت	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	300
16	خطبات شاہین ختم نبوت (دو جلدیں)	مولانا محمد بلال، مولانا محمد یوسف ماما	400
17	اسلام اور قادیانیت ایک تقابلی مطالعہ	مولانا عبدالغنی پٹیالویؒ	300
18	مجموعہ رسائل (رد قادیانیت) (دو جلدیں)	رسائل اکابرین	500
19	قادیانیت کا تعاقب	مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ، مولانا قاضی احسان احمد	250
20	ختم نبوت کورس	مولانا مفتی مصطفیٰ عزیز صاحب	300
21	مولانا ظفر علی خان اور فتنہ قادیانیت	جناب محمد متین خالد صاحب	400
22	قادیانیت عقل وانصاف کی نظر میں	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	100

نوٹ: ...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تبلیغی ادارہ ہے۔ تبلیغ کے نقطہ نظر سے تقریباً لاگت پر کتب مہیا کی جاتی ہیں

ملنے کا پتہ: ...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان ...... جامعہ عربیہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر ضلع چنیوٹ

MONTHLY LAULAK MULTAN REGD. Number M-108

اسلام زندہ باد

تاجدارِ ختمِ نبوت زندہ باد

فرما گئے یہ ہادی لا نبی بعدی

عظیم الشان فقید المثال

ختمِ نبوۃ کانفرنس

ان شاء اللہ

بڑے تزک و احتشام کے ساتھ منعقد ہو رہی ہے

6 ستمبر 2023 بروز بدھ بعد نماز مغرب

بمقام کرکٹ گراؤنڈ وحدت روڈ لاہور

پیر طریقت رہبر شریعت حضرت مولانا حافظ محمد ناصر الدین خان خاکوانی صاحب مدظلہ

امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

ولی ابن ولی حضرت مولانا صاحبزادہ خواجہ عزیز احمد صاحب مدظلہ

نائب امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

یادگارِ اسلاف ولیِ کامل حضرت مولانا مفتی محمد حسن صاحب دامت برکاتہم العالیہ

امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ لاہور

ملک کے جید علماء، مشائخ عظام اور مذہبی و سیاسی جماعتوں کے قائدین، دانشور اور قانون دان خطاب فرمائیں گے

شمع ختم نبوت کے پروانوں سے شرکت کی درخواست ہے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور

0423-5441166
0300-4304277
0300-4981840

قیمت فی شمارہ -/25 روپے

قیمت سالانہ -/300 روپے